

www.sirat-e-mustaqeem.net

گفتار دلشیں

چہار دہ معصوم (علیہم السلام)

اس کتاب میں چودہ معصوموں کے
۵۶۰ احادیث جمع ہیں ہر معصوم
کی چالیس حدیث ہے

مترجم

استاذ الاساتذہ، حجتہ الاسلام والمسلمین الحاج مولانا روشن علی بھٹانی

Center for the Study of
Asian Quid History
International Relations
P.O. Box 91578, 3134
Tel: 59080
I.R. IRAN, Mashhad.

فہرست مطالب

عنوان ----- صفحہ

مقدمہ مترجم -----

معصوم اول

۱۰ ----- رسول خدا، پیغمبر اسلام (ص) اور آپ کے چالیس اقوال

۱۱ ----- مشخصات پہلے معصوم پیغمبر اسلام

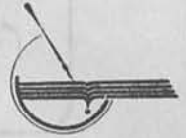
۱۳ ----- پیغمبر اسلام کی چالیس حدیث

معصوم دوم

۲۸ ----- حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ وسلامہ علیہا

۲۹ ----- مشخصات معصوم دوم حضرت فاطمہ زہرا معصومہ کبریٰ (ص)

۳۱ ----- جناب فاطمہ زہرا کی چالیس حدیث



نام کتاب ----- گفتار دہنشین چہارده معصوم

مترجم ----- استاذ الاساتذہ جناب علانارون علی حساب

ناشر ----- انتشارات النصاریان - قم تلفن ۲۱۴۲۲

کتابت ----- جعفر خان سلطانی پوری

تعداد ----- ۲۰۰۰

چاپ ----- اول

عنوان ----- صفحہ

تیسرے معصوم

- امام اول، حضرت علی علیہ السلام کی چالیس حدیث ----- ۵۲
 مشخصات حضرت علی علیہ السلام ----- ۵۳
 حضرت علیؑ کی چالیس حدیث ----- ۵۵

معصوم چہارم

- امام دوم، امام حسن مجتبیٰ (ع) اور آپ کے چالیس کلمات ----- ۶۲
 مشخصات معصوم چہارم امام حسن مجتبیٰ (ع) ----- ۶۳
 امام حسنؑ کی چالیس حدیث ----- ۶۵

معصوم پنجم

- امام سوم حضرت امام حسین (ع) اسید الشہداء آپ کے چالیس کلمات ----- ۸۸
 مشخصات معصوم پنجم امام حسین (ع) ----- ۸۹
 امام حسینؑ کی چالیس حدیث ----- ۹۱

معصوم ششم

- امام چہارم حضرت سجاد علیہ السلام اور ان کی چالیس حدیث ----- ۱۰۴
 مشخصات چھٹے معصوم چوتھے امام حضرت سجاد (ع) ----- ۱۰۵
 امام زین العابدینؑ کی چالیس حدیث ----- ۱۰۶

عنوان ----- صفحہ

معصوم ہفتم

- امام پنجم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور آپ کی چالیس حدیث ----- ۱۲۴
 مشخصات معصوم ہفتم امام پنجم حضرت امام محمد باقر (ع) ----- ۱۲۵
 امام محمد باقر علیہ السلام کی چالیس حدیث ----- ۱۲۶

معصوم ہشتم

- امام ششم حضرت امام جعفر صادقؑ اور آپ کی چالیس حدیث ----- ۱۴۲
 مشخصات امام ششم حضرت امام صادق علیہ السلام ----- ۱۴۳
 امام جعفر صادقؑ کی چالیس حدیث ----- ۱۴۵

معصوم نہم

- امام ہفتم حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام اور آپ کی چالیس حدیث ----- ۱۶۲
 مشخصات معصوم نہم امام ہفتم حضرت امام موسیٰ کاظمؑ ----- ۱۶۳
 حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی چالیس حدیث ----- ۱۶۵

دسویں معصوم

- آٹھویں امام حضرت علی رضا علیہ السلام کی چالیس حدیث ----- ۱۸۰
 مشخصات آٹھویں امام حضرت علی رضا (ع) ----- ۱۸۱
 امام علی رضا (ع) کی چالیس حدیث ----- ۱۸۳

معصوم یازدہم

۲۰۰	امام نہم حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور آپ کی چالیس حدیث
۲۰۱	مشخصات، معصوم یازدہم - امام نہم - حضرت جواد علیہ السلام
۲۰۳	امام جواد علیہ السلام کی چالیس حدیث

معصوم دوازدہم

۲۱۴	امام دہم حضرت علی الحادی علیہ السلام کی چالیس حدیث
۲۱۵	مشخصات معصوم دوازدہم امام دہم حضرت امام علی نقی (ع)
۲۱۶	امام ہادی علیہ السلام کی چالیس حدیث

معصوم سیزدہم

۲۲۰	گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکریؑ کی چالیس حدیث
۲۲۱	مشخصات معصوم سیزدہم امام یازدہم امام حسن عسکریؑ
۲۲۲	امام حسن عسکریؑ کی چالیس حدیث

معصوم چہار دہم

۲۲۴	امام دوازدہم حضرت امام مہدی امام زمانہ (ع) اور آپ کی چالیس حدیث
۲۲۵	مشخصات امام دوازدہم حضرت مہدی (ع)
۲۲۶	حضرت جغت کی چالیس حدیث

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین محمد وآلہ الطاہرین
الی قیام یوم الدین :
اما بعد !

یہ کتاب ”گفتار دل نشین“، مشتمل بر اقوال ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین
ہے۔ سازمان تبلیغات اسلامی نے ۱۴۲۱ھ معصوموں کے اقوال کو جمع کر کے فارسی
اور ترکی زبان میں اس کا ترجمہ شایع کر دیا ہے، اس کتاب میں ہر ایک معصوم کی چالیس
چالیس حدیثوں کو اکٹھا کیا گیا ہے اس طرح مجموعی طور سے ۵۶۰ حدیثوں کا ترجمہ کیا گیا ہے
کتاب کی خوبی کو دیکھ کر حاجی آقائے انصاریان نے مجھ سے کہا : کیا اچھا ہوتا یہ
کتاب اردو زبان میں بھی چھپ جاتی۔ میں نے کتاب لے تولی مگر شتت بال و شرت
اشتغال نے تا بال اس کو لیت و لعل کے حوالہ رکھا۔ آخر آقائے انصاریان کے اصرار
سے مجبور ہو کر بیس دن کے اندر اندر اس کا ترجمہ مکمل کرنا پڑا۔
چونکہ ترجمہ بہت جلدی میں کیا گیا ہے اس لئے صرف امکان نہیں ظن کی حد تک اشتباہ

کا احتمال ہے، لفظی غلطیاں تو قاری حضرات خود ہی اصلاح کر سکتے ہیں۔ البتہ اگر معنوی غلطی ہو تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اگر قابل قبول ہوئیں تو آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی تاکید کر دی جائے گی۔ قابل قبول کی شرط اس لئے ہے کہ ممکن ہے وہ قاری کی نظر میں غلط ہو مگر واقعاً غلط نہ ہو، مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ہمارے مزاج میں ضد ہے: جی نہیں اگر غلط ہے تو ڈنکے کی چوٹ پر غلط ہے اور ہم کو اعتراف کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا کیونکہ وہ تو مطابق اصل ہے۔

البتہ کتابت کی غلطیاں ہوتی ہیں اور ہوں گی اور ان کی اصلاح بھی بہت مشکل ہے اردو کی شاید ہی کوئی کتاب اس عیب سے پاک ہو:

والسلام:

نور محمد
"روشن علی"

تقدیم

میں اپنی اس بضاعت مزجاء کو
بے مثل خدا کے "الامثال العلیا"
کی بارگاہوں میں لیکر عاجزانہ طریقہ
سے حاضر ہوا ہوں کہ کاش
اس کو شرف قبولیت عطا
ہو جائے

عاصی پر معاصی
"روشن علی"

پہلے موصوم

رسول خداؐ - پنجمبر اسلام، ص،

اور آپ کے چالیس اقوال

موصوم اول
پنجمبر اسلام، ص،

نام ----- محمد، احمد صلی اللہ علیہ وآلہ
مشہور لقب ----- رسول اللہ، خاتم النبیین،
کنیت ----- ابوالقاسم
ماں، باپ ----- آمنہ، عبد اللہ
وقت وجائے پیدائش ----- طلوع فجر، روز جمعہ، ۱۲ ربیع الاول، سن ۵۷۱ م
(بہشت سے چالیس سال پہلے) مکہ میں پیدا ہوئے۔
زمانہ نبوت: ----- ۲۳ سال، ۲۰ سال سے لیکر ۴۳ سال تک، ۱۳
سال مکہ میں، ۱۰ سال مدینہ میں، نبوت کا آغاز ۲۷ رجب سے۔
وقت وجائے شہادت و مرتد منور: ----- روز دوشنبہ ۲۸ صفر، سن ۱۱ ہجری، مدینہ میں ۶۳
سال کی عمر میں شہید ہوئے، قبر مطہر مدینہ میں مسجد نبوی کے کنارے۔
تفصیل عمر: ----- تین حصے ۱۔ نبوت سے پہلے (۴۰ سال) ۲۔
نبوت کے بعد مکہ میں (۱۳ سال) ۳۔ مکہ سے ہجرت کے بعد مدینہ میں اور حکومت اسلامی تشکیل دینے میں (تقریباً
دس سال)

اربعون حدیثاً

عن النبی الاکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

۱- يَا عِبَادَ اللَّهِ اَنْتُمْ كَالْمَرْضَى وَرَبُّ الْعَالَمِينَ كَالطَّبِيبِ، فَصَلِّحِ الْمَرْضَى
فِيْمَا يَعْلَمُهُ الطَّبِيبُ وَتَذَيِّرُهُ بِهِ، لَا فِيمَا يَشْتَهِيهِ الْمَرِيضُ وَتَقْرِحُهُ، اَلَا
فَسَلِّمُوا لِلَّهِ اَمْرَهُ تَكُونُوا مِنَ الْفَائِزِينَ.

(مجموعہ ورام ج ۲ ص ۱۱۷)

۲- مَنْ اَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِاُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ يَسْمَعُ رَجُلًا يَنَادِي بِاَل
لِلْمُسْلِمِينَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

(بخارالانوار ج ۷۴ ص ۳۳۹)

۳- اِنَّ النَّبِيَّ بَعَثَ سَرِيَّةً، فَلَمَّا رَجَعُوا قَالَ: مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَضَوْا الْجِهَادَ
اَلَا ضَعُفَ وَبَقِيَ عَلَيْهِمُ الْجِهَادُ اَلَا كَبُرُ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْجِهَادُ
اَلَا كَبُرُ؟ قَالَ: جِهَادُ النَّفْسِ.

(وسائل الشيعة ج ۱۱ ص ۱۲۲)

۴- اِذَا ظَهَرَتِ الْبِدْعُ فِي اُمَّتِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
اللَّهِ.

(اصول کافی ج ۱ ص ۵۴)

پینیسیر اسلام کی چالیس حدیث

۱- اے خدا کے بندو!

تم سب بیمار کی طرح ہو اور خداوند عالم طبیب کی طرح ہے پس مریضوں کی صلاح (یعنی تمہاری صلاح)
اسی میں ہے کہ جسکو طبیب جانتا ہے اور اس کے لئے دستور دیتا ہے (اسکی صلاح) اس میں نہیں ہے جو
مریض چاہتا ہے اور جو کرتا ہے (لہذا) خدا کے احکام کی پابندی کرو تاکہ کامیاب رہو۔

» مجموعہ ورام، ج ۲، ص ۱۱۷

۲- جو اس عالم میں صبح کرے کہ مسلمانوں کے امور کی (فکر اور اسکا) اہتمام نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہے
(اسی طرح) جو مسلمانوں کی مدد کو پکارے پوچھو بھی اس کی آواز پر لبیک نہ کہے وہ (بھی) مسلمان نہیں ہے۔

» بخار، ج ۲، ص ۳۳۹

۳- رسول خدا نے ایک چھوٹے لشکر کو (دشمنوں سے جنگ کیلئے) بھیجا جب وہ لوگ واپس
آئے تو رسول نے فرمایا: ان لوگوں کیلئے جہاد ہے جو چھوٹے جہاد سے آگئے اور اب ان کے اوپر بڑا
جہاد باقی ہے، پوچھا گیا: اے خدا کے رسول جہاد اکبر کیا ہے؟ فرمایا: نفس سے جہاد کرنا۔

» وسائل الشیعة، ج ۱۱ ص ۱۲۲

۴- جب میری امت میں بدعتیں پھوٹ پڑیں تو عالم کی ذمہ داری ہے اپنے علم کو ظاہر کرے اور
جو ایسا نہ کرے اس پر خدا کی لعنت ہو۔

» اصول کافی ج ۱ ص ۵۴

۵- اَلْفَقَهَاءُ اٰمَنَاءُ الرُّسُلِ مَا لَمْ يَدْخُلُوْا فِي الدُّنْيَا، قَبْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: وَمَا دُخُوْلُهُمْ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: اَتَّبَاعُ السُّلْطَانِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَاَخَذَرُوْهُمْ عَلٰی دِيْنِكُمْ. کنز العمال، الحديث ۲۸۹۵۲ (اصول الکافی ج ۱ ص ۴۶)

۶- اِنِّیْ لَا اَتَخَوِّفُ عَلٰی اَمْنِیْ مُؤْمِنًا وَلَا مُشْرِكًا، فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَخْجِزُهُ اِيْمَانُهُ وَاَمَّا الْمُشْرِكُ فَيَقْمَعُهُ كُفْرُهُ، وَلٰكِنْ اَتَخَوِّفُ عَلَیْكُمْ مُنَافِقًا عَلِیْمًا لِلْسَّانِ بِقَوْلٍ مَا تَعْرِفُوْنَ وَتَعْمَلُ مَا تُسْكِرُوْنَ. (بخاری الانوار ج ۲ ص ۱۱۰)

۷- اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ نَادٰی مُنَادٍ اٰتِیْنَ الظُّلَمَہُ وَاعْوَانُهُمْ؟ مَنْ لَاقَ لَهُمْ دَوَاةً، اَوْ رَبَطَ لَهُمْ کِیْسًا، اَوْ مَدَّ لَهُمْ مَدَّةَ قَلَمٍ، فَاخْشَرُوْهُمْ مَعَهُمْ.

(بخاری الانوار ج ۷۵ ص ۳۷۲)

۸- فَوْقَ كُلِّ بَرٍّ رَّحْمٰتِیْ حَتّٰی یُقْتَلَ الرَّجُلُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِذَا قُتِلَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَیْسَ فَوْقَهُ بَرٌّ.

۹- شَرُّ النَّاسِ مَنْ بَاعَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَاہِ، وَشَرُّ مَنْ ذَلِكَ مَنْ بَاعَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَیْرِہِ.

(بخاری الانوار ج ۷۷ ص ۴۶)

۱۰- مَنْ اَرْضٰی سُلْطَانًا بِمَا یُسَخِطُ اللّٰہُ خَرَجَ مِنْ دِیْنِ اللّٰہِ.

(تحف العقول ص ۵۷)

۱۱- مَنْ اَتٰی غَیْبًا فَتَضَعَعُ لَهُ ذَهَبٌ ثَلَاثًا دِیْنِہِ.

(تحف العقول ص ۸)

۵- فقہار رسولوں اور پیغمبروں کے اس وقت تک امین ہیں۔ یعنی پیغمبروں کے امین نامند اور مورد اطمینان ہیں۔ جب تک امور دنیا میں داخل نہ ہوں۔ پوچھا گیا اے خدا کے رسول امور دنیا میں داخل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ رسول خدا نے جواب دیا: دنیا میں داخل ہونے کا مطلب بادشاہ (حاکم طاغوت) کی پیروی کرنے لگیں۔ جب یہ علماء سلطان کی پیروی کرنے لگیں تو اپنے دین کی حفاظت میں ان سے پرہیز کرو، (کنز العمال۔ حدیث ۲۸۹۵۲ (اصول الکافی ج ۱ ص ۸۶)

۶- میں اپنی امت کے سلسلے میں کسی مومن سے خوف کھاتا ہوں نہ کسی مشرک سے۔ اس لئے کہ مومن کا ایمان است کو نزد پہنچانے سے روکے گا اور مشرک کا کفر خود اس کی ذلت و رسوائی کا سبب ہوگا۔ ہاں اس منافق کے نزدیک پہنچانے سے ڈرتا ہوں۔ جو حیرت زبان ہو اور زبان دراز ہو (کیونکہ وہ) جن چیزوں کی خوبی کو تم جانتے ہو اس کو زبان سے کہے گا اور جن سے تم کو نفرت ہے علماء اسی کو انجام دیگا۔ (بخاری الانوار ج ۲ ص ۱۱۰)

۷- قیامت کے دن خدا کی طرف سے ایک منادی نادی کرے گا: ستمگار کہاں ہیں؟ ستمگاروں کے مددگار کہاں ہیں؟ جو لوگ ستمگاروں کی دوات میں کپڑا ڈالتے تھے وہ کہاں ہیں؟ جو ان کی تھیلی کو باندھتے تھے وہ کہاں ہیں؟ جو ان کا قلم بناتے تھے وہ کہاں ہیں؟ ان تمام ستمگاروں کو ایک جگہ محشور کرو!

۸- ہر نیکی کے اوپر ایک نیکی ہے یہاں تک کہ کوئی راہ خدا میں شہید ہو جائے جب وہ راہ خدا میں قتل کر دیا جائے تو (یہ ایسی نیکی ہے کہ) اسکے اوپر کوئی نیکی نہیں ہے۔ (بخاری الانوار ج ۱۰ ص ۱۰)

۹- سب سے بدتر وہ شخص ہے جو اپنی آخرت اپنی دنیا کیلئے بیچ دے اور اس سے بھی بدتر وہ شخص ہے جو اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے بدلے بیچ دے۔ (بخاری الانوار ج ۸ ص ۴۴)

۱۰- جو شخص کسی چیز میں اپنے خدا کو ناراض کر کے بادشاہ کو راضی کرے وہ دین خدا سے خارج ہے (تحف العقول ص ۴۵)

۱۲- أَمَّا عَلَامَةُ الْبَارِ فَقَعْرَةُ: يُحِبُّ فِي اللَّهِ وَيُبْغِضُ فِي اللَّهِ وَيُبْصِحُ فِي اللَّهِ وَيُفَارِقُ فِي اللَّهِ وَيَغْضِبُ فِي اللَّهِ. وَتَرْضَى فِي اللَّهِ وَيَعْمَلُ لِلَّهِ، وَيَتَطَلَّبُ إِلَيْهِ وَيَخْشَعُ لِلَّهِ خَائِفًا، مَخُوفًا، طَاهِرًا، مُخْلِصًا، مُسْتَخِيًّا، مُرَاقِبًا، وَيُحْسِنُ فِي اللَّهِ.

(تحف العقول ص ۲۱)

۱۳- سَيَاتِي زَمَانٌ عَلَى أُمِّي لَا يَعْرِفُونَ الْعُلَمَاءَ إِلَّا بِتَوْبِ حَسَنٍ، وَلَا يَعْرِفُونَ الْقُرْآنَ إِلَّا بِصَوْتِ حَسَنٍ، وَلَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ إِلَّا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ. فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا لَا يَعْلَمُ لَهُ وَلَا حِلْمَ لَهُ وَلَا رَحْمَ لَهُ.

(بحار الانوار ج ۲۲ ص ۴۵۴)

۱۴- إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَزِنَ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ بِدِمَائِ الشَّهْدَاءِ قَبْرُجُحٌ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلَى دِمَائِ الشَّهْدَاءِ.

(لئالی الاخبار ج ۲ ص ۲۷۲)

۱۵- مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.

(جامع الصغير ج ۲ ص ۵۳۳ حدیث ۸۱۶۲)

۱۶- مَلْعُونٌ مَنْ أَلْفَى كَلِمَةً عَلَى النَّاسِ.

(تحف العقول ص ۳۷)

۱۷- إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ لَمْ تَزَلْ قَدَمًا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنْ عُمْرِهِ فِيْمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيْمَ أَفْلَاهُ، وَعَمَّا اكْتَسَبَهُ مِنْ أَثْنِ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ انْفَقَهُ. وَعَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ.

(تحف العقول / ص ۵۶)

۱۱- جو کسی دولت مند کے پاس آکر (اس کی دولت کی وجہ سے) اس کا احترام کرے اس کا ہمہ کلام دین چلا جاتا ہے۔

(تحف العقول ص ۸)

۱۲- نیکو کار کی علامتیں دس ہیں:

۱- خدا کیلئے دوستی کرتا ہے۔ ۲- خدا کیلئے دشمنی کرتا ہے۔ ۳- خدا کیلئے رفاقت کرتا ہے۔ ۴- خدا کیلئے جدا ہوتا ہے۔ ۵- خدا کیلئے غصہ کرتا ہے۔ ۶- خدا کیلئے خوش ہوتا ہے۔ ۷- خدا کیلئے عمل کرتا ہے۔ ۸- خدا کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے۔ ۹- خدا کیلئے مخصوص و شروع کرتا ہے۔ ۱۰- خدا کیلئے نیکو کرتا ہے۔ ۱۱- خدا کیلئے نیکو کرتا ہے۔

(تحف العقول ص ۱۲)

۱۳- میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جب علماء کی پہچان اچھے لباس سے ہوگی تو ان کی پہچان خوش الحانی سے ہوگی خدا کی عبادت صرف رمضان میں ہوگی اور جب ایسا ہوگا تو اس وقت خدا میری امت پر ایسے بادشاہ کو مسلط کر دے گا جس کے پاس نہ علم ہوگا نہ حلم، نہ رحم ہوگا۔

۱۴- قیامت کے دن علماء کی روشنائی کو شہداء کے خون سے تولال جائے گا اسوقت علماء کے قلم کی روشنائی کا وزن شہداء کے خون سے زیادہ ہوگا۔

(لئالی الاخبار ج ۲ ص ۲۷۲)

۱۵- میرے اہلبیت کی مثال سفینہ نوح کی طرح ہے کہ جو اس پر سوار ہوگا نجات پائے گا اور جو اس سے الگ رہے گا وہ ڈوب جائیگا۔

(جامع الصغير ج ۲ ص ۵۳۳ حدیث ۸۱۶۲)

۱۶- جو شخص اپنا بوجھ لوگوں پر ڈال دے وہ ملعون ہے۔

(تحف العقول ص ۳۷)

۱۷- قیامت کے دن جب تک لوگوں سے چار چیزوں کا سوال نہ کر لیا جائے گا انکو انکی جگہ سے اٹھنے نہ دیا جائیگا۔

۱- عمر کے بارے میں کہ کس میں صرف کیا ہے؟ ۲- جوانی کے بارے میں کہ کس کو نکاح کیا ہے؟ ۳- مال و دولت کے بارے میں کہ کہاں سے اکٹھا کیا اور کہاں خرچ کیا؟ ۴- ہم خاندان رسالت کی محبت کے بارے میں۔

(تحف العقول ص ۶۵)

۱۸۔ قَالَ شَمْعُونُ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَعْلَامِ الْجَاهِلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ صَحْبَتَهُ عِتَالٌ، وَإِنْ اغْتَرَلَتْهُ شَتَمَكَ، وَإِنْ أَعْطَاكَ مَنْ عَلَيْكَ، وَإِنْ أَعْطَيْتَهُ كَفَرَكَ، وَإِنْ أَسْرَزْتَ إِلَيْهِ خَانَكَ وَإِنْ أَسْرَأَ إِلَيْكَ أَتَهَمَكَ، وَإِنْ اسْتَغْنَى بِطَرٍّ، وَكَانَ فَظًّا غَلِيظًا، وَإِنْ افْتَقَرَ جَحَدَ نِعْمَةِ اللَّهِ وَلَمْ يَتَحَرَّجْ، وَإِنْ فَرِحَ أَشْرَفَ وَطَغَى، وَإِنْ حَزَنَ أَيْسَ، وَإِنْ ضَحِكَ فَهَقَّ، وَإِنْ بَكَى خَارَ، يَقَعُ فِي الْأَنْرَاءِ، وَلَا يُحِبُّ اللَّهُ وَلَا يُرَاقِبُهُ، وَلَا يَنْتَحِبِي مِنْ اللَّهِ وَلَا يَذْكُرُهُ، إِنَّ أَرْضِيئَهُ مَدَحَكَ، وَقَالَ فَبِكَ مِنَ الْحَسَنَةِ مَا لَيْسَ بِكَ، وَإِنْ سَخِطَ عَلَيْكَ ذَهَبَتْ مَذْحَنُهُ، وَوَقَعَ بِكَ مِنَ الشَّوْءِ مَا لَيْسَ بِكَ، فَهَذَا مَجْرَى الْجَاهِلِ.

(تحف العقول ص ۱۸-۱۹)

۱۹۔ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) يَا عَلِيُّ تُرِيدُ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ شَاةٍ أَوْ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ دِينَارٍ أَوْ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ كَلِمَةٍ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ كَلِمَةٍ فَقَالَ: أَجْمَعُ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ كَلِمَةٍ فِي سِتِّ كَلِمَاتٍ يَا عَلِيُّ: إِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِالْفَضَائِلِ فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِإِتْمَامِ الْفَرَائِضِ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِعَمَلِ الدُّنْيَا فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِعُيُوبِ النَّاسِ فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِعُيُوبِ نَفْسِكَ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِتَرْبِيَةِ الدُّنْيَا فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِتَرْبِيَةِ الْآخِرَةِ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِكَثْرَةِ الْعَمَلِ فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِصَفْوَةِ الْعَمَلِ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَتَوَسَّلُونَ بِالْخَلْقِ فَتَوَسَّلْ أَنْتَ بِالْخَالِقِ.

(المواعظ العددية، الباب ۶ الفصل ۴ الحديث ۱)

۱۸۔ شمعون نے فرمایا: ۱۔ اگر اس کے ہم نشین بنو گے تو تم کو رنج پہنچائے گا ۲۔ اگر اس سے الگ رہو گے تو کمزور اور اچھا لگے گا ۳۔ اگر کوئی چیز تم کو دیکھا تو احسان جتا گے ۴۔ اور اگر تم اس کو کچھ رو گے تو اس کی سرکری کرے گا۔ ۵۔ اگر اس سے کوئی راز کی بات کہو گے تو اس کو فاش کر کے تمہارے ساتھ خیانت کرے گا۔ ۶۔ اور اگر اس نے تم سے کوئی راز کی بات کہی تو (افشائے راز کا) الزام تم پر رکھے گا۔ ۷۔ اگر بے نیاز و مالدار ہو جائیگا تو مغرور و شرس ہو جائیگا اور حق سے پیش آئیگا۔ ۸۔ اگر فقیر ہوگا تو خدا کی نعمتوں کا انکار کریگا اور گناہ کی پروا نہیں کریگا۔ ۹۔ اگر خوش ہوگا تو طغیان و زیادہ روی کریگا۔ ۱۰۔ اگر غمگین ہوگا تو ناامید ہو جائیگا۔ ۱۱۔ اگر روئے گا تو نار و فیرا کرے گا۔ ۱۲۔ نیکیوں کی غیبت کریگا۔ ۱۳۔ اور اگر گنہگار ہوگا تو اس کی نفسی قبضہ ہوگی۔ ۱۴۔ خدا کو دوست نہیں رکھے گا اور قانون الہی کا احترام نہیں کریگا۔ ۱۵۔ خدا سے شرم نہیں کریگا ۱۶۔ خدا کی بات نہیں کریگا۔ ۱۷۔ اگر تم اس کو خوش کرو تو تمہاری تعریف کریگا اور تعریف میں لاف و کراف سے کام لے گا جو باتیں تمہارے یہاں نہیں ہیں تمہاری نیکیوں کے عنوان سے تم میں نوائے گا۔ ۱۸۔ اگر تم سے ناراض ہو جائے تو ساری تعریفوں کو تم کو دیکھا اور تمہاری طرف ناروا چیزوں کی نسبت دیکھا یہ جہال کی علامتیں ہیں۔

(تحف العقول ص ۱۸-۱۹)

۱۹۔ رسول خدا نے حضرت علی سے فرمایا: تم چھ لاکھ کو غنہ چاہو یا چھ لاکھ دینار یا چھ لاکھ کلمات؟ (یعنی نصیحت) حضرت علی نے فرمایا: چھ لاکھ کلمات! رسول خدا نے فرمایا: میں چھ لاکھ کلمات کو چھ لاکھ کلمات میں سمجھتا ہوں (اور وہ ہیں) ۱۔ علی ۲۔ جب تم دیکھو کہ لوگ سب بات (اور غیر واجب نیکیوں) میں مشغول ہیں تو تم فراموش کیں گے میں لگ جاؤ ۳۔ جب تم دیکھو کہ لوگ دنیا کے کاموں میں مشغول ہیں تو تم آخرت کے کاموں میں مشغول ہو جاؤ ۴۔ جب تم لوگوں کو دیکھو کہ برائیاں بیان کرنے میں لگے ہیں تو تم اپنے عیوب (کے بارے) میں مشغول ہو جاؤ ۵۔ جب تم دیکھو کہ لوگ دنیا کو زینت دینے میں مشغول ہیں تو تم آخرت کو زینت دینے میں مشغول ہو جاؤ ۶۔ جب تم دیکھو کہ لوگ زیارتی عمل (از نظر کمیت) کی طرف متوجہ ہیں تو تم خلوص عمل (اور کیفیت عمل) کی طرف متوجہ ہو جاؤ ۷۔ اور جب تم دیکھو کہ لوگ مخلوق کی طرف متوسل ہو رہے ہیں اور مخلوق کی طرف دست سوال دراز کر رہے ہیں تو تم خدا پر بھروسہ کرو اور اس کی طرف دست سوال دراز کرو۔ (المواعظ العددية، الباب ۶ الفصل ۴ الحديث ۱)

۲۰۔ مَا لِي أَرَى حُبَّ الدُّنْيَا قَدْ غَلَبَ عَلَى كَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ، حَتَّى كَانُوا الْمَوْتَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا عَلَى غَيْرِهِمْ كُتِبَ، وَكَأَنَّ الْحَقَّ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا عَلَى غَيْرِهِمْ وَجَبَ... هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ أَمَا يَتَعَبَّوْنَ آخِرَهُمْ بِأَوْلِيهِمْ؟

(تحف العقول ص ۲۹)

۲۱۔ أَوْصَانِي رَبِّي بِتَشِيعِ: أَوْصَانِي بِالْإِخْلَاصِ فِي السَّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْعَدْلِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَنْ أَغْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي، وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَأَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي، وَأَنْ يَكُونَ صَمْتِي فِكْرًا وَمَنْطِقِي ذِكْرًا وَنَظَرِي عِبْرًا.

(تحف العقول ص ۳۶)

۲۲۔ يَا عَلِيُّ لَا تَغْضَبْ، فَإِذَا غَضِبْتَ فَافْعَدْ، وَتَهَكَّرْ فِي قُدْرَةِ الرَّبِّ عَلَى الْعِبَادِ، وَجَلِّمِهِ عَنْهُمْ.

(تحف العقول ص ۱۴)

۲۳۔ مَا مِنْ عَبْدٍ يُخْلِصُ الْعَمَلَ لِلَّهِ تَعَالَى أَوْ تَعَبَنَ يَوْمًا إِلَّا ظَهَرَتْ بَنَائِعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ.

(جامع السعادات ج ۲ ص ۴۰۴)

۲۴۔ يَا عَلِيُّ كُلُّ عَيْنٍ بَاكِئَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا ثَلَاثَ أَغْنِي: عَيْنٌ سَهَرَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ فَاصَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ.

(تحف العقول ص ۸)

۲۵۔ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيُّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

(جامع الصغير ج ۱ ص ۴۱۵ حدیث ۲۷۰۵)

۲۰۔ (آخر کیوں) میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا کی محبت لوگوں پر اس طرح غالب آگئی ہے کہ جیسے موت دنیا میں کسی اور کیلئے دکھی گئی ہے اور جیسے حق کی رعایت دوسروں پر واجب ہے.... (افسوساً صدم) افسوس آخر آنے والے گزشتہ لوگوں کے کیوں عبرت نہیں حاصل کرتے؟ (تحف العقول ص ۲۹)

۲۱۔ میرے خدا نے مجھے نوجیزوں کی بہت تاکید فرمائی ہے۔
۱۔ ظاہر و باطن میں اخلاص ۲۔ خوشی و مسرت، رنج و غم ہر حالت میں انصاف و عدالت سے کام لینا ۳۔ فقیروں و ملذذوں کی حالت میں میانہ روی اختیار کرنا ۴۔ جس نے زیادتی کی ہے اسکو معاف کر دینا ۵۔ جس نے محروم کیا ہے اس کو عطا و بخش کرنا ۶۔ جس نے قطع حلق کر لیا ہے اس کے رابطہ قائم کرنا ۷۔ خاموشی کے وقت غور و فکر کرنا ۸۔ گفتگو کے وقت یاد خدا رکھنا اور ذکر خدا کرنا ۹۔ اور دیکھتے وقت عبرت حاصل کرنا۔ (تحف العقول ص ۳۶)

۲۲۔ اے علی! (پہلی بات تو یہی ہے کہ) غصہ نہ کرو۔ اور (اگر غصہ آجائے تو) غصہ کے وقت میٹھ جاؤ اور خود کی اپنے بندوں کے متعلق حلم و بردباری کے بارے میں غور کرو۔ (تحف العقول ص ۱۴)

۲۳۔ جو شخص اپنے عمل کو خلوص کے ساتھ پے در پے چالیس دن تک اپنے خدا کیلئے کرے تو خدا کے قلب سے حکمت و معرفت کے چشمے اسکی زبان پر جاری کر دیتا ہے۔ (جامع السعادات ج ۲ ص ۴۰۴)

۲۴۔ اے علی! قیامت کے دن تین آنکھوں کے علاوہ ہر آنکھ گریاں ہوگی۔

۱۔ وہ آنکھ جو رات سے صبح تک راہ خدا میں جاگتی رہے۔ ۲۔ وہ آنکھ جو حلم سے

بندر ہے۔ ۳۔ وہ آنکھ جو خوف خدا سے آنسو بہاتی رہے۔

(تحف العقول ص ۸)

۲۵۔ میں شہر علم ہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں پس جو شخص تحصیل علم کرنا چاہتا ہے اس کو

دروازہ سے آنا چاہیئے۔

(جامع الصغير ج ۱ ص ۴۱۵ حدیث ۲۷۰۵)

۲۶- يَا أَبَا ذَرٍّ، إغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغَنَّاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَقِرَاعَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ.

(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۷۵)

۲۷- إِنَّ اللَّهَ بَارِكُكَ وَتَعَالَى لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكَ وَلَا إِلَى أَمْوَالِكَ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكَ وَأَعْمَالِكَ.

(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۸۸)

۲۸- يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مِنْ [مَا] إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَصِلُوا: كِتَابَ اللَّهِ وَعِزَّتِي أَهْلَ بَيْتِي..

(سنن الترمذی، الحديث: ۴۰۳۶)

۲۹- قَالَ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ): قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْثَمَ لِنَحْوَارَيْنِ: [جَالِسُوا] مَنْ يُدْكِرُكُمْ اللَّهُ رُؤْيَاهُ، وَيَزِيدُ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقَهُ، وَيُرْعِبُكُمْ فِي الْآخِرَةِ عَمَلَهُ.

(تحف العقول ص ۴۴)

۳۰- أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ، وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خِيَلَةٌ مِنَ التَّفَاقُحِ حَتَّى يَدَّعِيَهَا: مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذِبًا، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

(خصال صدوق ج ۱ ص ۲۵۴)

۳۱- أَلَا إِنَّ شَرَّ أُمَّتِي الَّذِينَ يُكْرِمُونَ مَخَافَةَ شَرِّهِمْ، أَلَا وَمَنْ أَكْرَمَهُ أَلَتَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ فَلَيْسَ مِنِّي.

(تحف العقول ص ۵۸)

۳۲- لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرْتِنٍ.

(مسند احمد ابن حنبل ج ۲ ص ۱۱۵)

۳۱- اے ابوذر پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ ۱۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو ۲۔ بیماری سے پہلے صحت کو ۳۔ فقری سے پہلے مالدار کی کو ۴۔ مشغولیت سے پہلے فرصت کو ۵۔ موت سے پہلے زندگی کو۔

(بحار ج ۷۷ ص ۷۵)

۳۲- خدا نے تمہاری صورت کو دیکھے گا نہ مال کو بلکہ وہ تمہارے دل اور کردار کو دیکھے گا۔

(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۸۸)

۲۸- لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم نے اکی پیر وی کی تو گمراہ نہ ہو گے (اور بعض نسخوں میں ہے) ایسوں کو چھوڑا ہے۔ اور وہ قرآن اور میری عمرت ہے۔ (سنن ترمذی ہیٹ ۴۰۳۶)

۲۹- حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ: حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں سے کہا: ایسے شخص کی ہم نشینی اختیار کرو جس کا دیدار تم کو خدا کی یاد میں مبتلا کر دے۔ اور جس کی گفتار تمہارے علم و دانش میں اضافہ کرے، اور جس کا کردار تم کو آخرت کا مشتاق بنا دے۔ (تحف العقول ص ۴۴)

۳۰- جس شخص کے اندر درج ذیل چار خصلتیں ہوں وہ منافق ہے۔ اور اگر صرف کوئی ایک خصلت ہو تو پھر اس میں منافق کی ایک صفت ہے یہاں تک کہ اس کو اپنے سے دور کر دے (اور وہ چار خصلتیں یہ ہیں) ۱۔ گفتگو کرتے وقت جھوٹ بولے۔ ۲۔ وعدہ خلافی کرے ۳۔ معاہدے کی خلاف ورزی کرے ۴۔ جوانی دشمنی میں فتنی و غراف کو اپنا پیشہ بنائے۔ (خصال صدوق ج ۱ ص ۲۵۴)

۳۱- آگاہ ہو جاؤ میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جنکے شر سے ان کا احترام کیا جائے۔ آگاہ ہو جاؤ۔ لوگ جس کے شر اور گزند سے بچنے کے لئے اس کا احترام کریں وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (تحف العقول ص ۵۸)

۳۲- مومن ایک سوراخ سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا۔

(مسند احمد ابن حنبل ج ۲ ص ۱۱۵)

۳۳- [بَا] مَغْشَرِ الْمُسْلِمِينَ إِنَّا كُنْم وَالزَّيْنَاءِ فِيهِ سِتَّ خِصَالٍ، ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا وَثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ، فَأَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا: فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِالْبَهَاءِ، وَيُورِثُ الْفَقْرَ، وَيَنْقُصُ الْعُمَرَ، وَأَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ يُوجِبُ سَخَطَ الرَّبِّ وَسُوءَ الْحِسَابِ وَالْخُلُودَ فِي النَّارِ.

(کتاب الخصال للصدوق ج ۱ ص ۳۲۰)

۳۴- بَا عَلِيٍّ: ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ لَمْ يَقُمْ لَهُ عَمَلٌ: وَزَجَّ يَخْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِلْمٌ يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ السَّفِيهِ وَعَقْلٌ يُدَارِي بِهِ النَّاسَ.

(تحف العقول ص ۷)

۳۵- مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيَغْيِرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ. (مسند احمد ابن حنبل ج ۳ ص ۴۹)

۳۶- مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيدًا أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مَقْصُورًا لَهُ أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ تَائِبًا أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤْمِنًا مُسْتَكْمِلًا الْإِيمَانِ أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ يُرْفُثُ إِلَى الْجَنَّةِ كَمَا تُرْفُثُ الْعُرُوسُ إِلَى بَيْتِ زَوْجِهَا.

(تفسير الكشاف ج ۴ ص ۲۲۰).

۳۳- اے مسلمانو! خبردار زنا سے بچو کیونکہ اس میں چھ حقیقتیں ہیں تین دنیا کے اندر تین آخرت کے اندر۔ تین دنیاوی برائیاں یہ ہیں ۱۔ بے عزتی۔ ۲۔ فقری۔ ۳۔ کوتاہی زندگی۔ اور تین آخرت والی یہ ہیں۔ ۱۔ خدا کی ناراضگی۔ ۲۔ سختی (یوم حساب)۔ ۳۔ دائمی دوزخ۔

(خصال صدوق ج ۱ ص ۳۲۰)

۳۴- اے علیؑ تین باتیں جس کے اندر نہ ہوں اس کا کوئی عمل درست نہیں ہوگا۔ ۱۔ ایسا تقویٰ جو اس کو خدا کی محبتوں سے روکے۔ ۲۔ ایسا علم جس سے بیوقوفوں کی جہالت کو رد کر سکے۔ ۳۔ ایسی عقل جس سے لوگوں سے مدارات کے ساتھ پیش آئے۔

(تحف العقول ص ۷)

۳۵- تم میں سے جو شخص (معاشرے کے اندر) برائی دیکھے اس کو اپنے ہاتھ سے رک دے اگر یہ ممکن نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل سے ناپسند کرے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

(مسند احمد ابن حنبل ج ۳ ص ۴۹)

۳۶- آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہل بیت پر مرے وہ شہید ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہل بیت لیکر مرے وہ بخشا ہوا مرے ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہل بیت پر مرے اس کی موت اس حالت پر ہوتی ہے کہ وہ توبہ کیا ہوا مرے ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہل بیت پر مرے ہے وہ کامل ایمان پر مرے ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت آل محمد پر مرے ہے ملک الموت اس کو جنت کی خوشخبری دیتا ہے اور قبر میں دوزخ سے منکر و کبر اس کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں، آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہل بیت پر مرے وہ جس طرح دلہن شوہر کے گھر پہنچ جاتی ہے اس کو بہشت کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

(تفسیر کشاف ج ۴ ص ۲۲۰)

۳۷۔ شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدٍ وَتَنٍ يَا عَلِيُّ شَارِبُ الْخَمْرِ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاتَهُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَإِنْ مَاتَ فِي الْأَرْبَعِينَ مَاتَ كَافِرًا.

(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۴۷)

۳۸۔ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَكُنْ عَلَيْنَا الرُّهْبَانِيَّةَ، إِنَّمَا رُهْبَانِيَّةُ أَمْنِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ....

(بحار الانوار ج ۷۰ ص ۱۱۵/ ج ۸۲ ص ۱۱۴)

۳۹۔ مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتَّى يَمُوتَ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا.

(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۵۸)

۴۰۔ أَلَنْظَرَةُ سَهْمٍ مَسْمُومٍ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ، فَمَنْ تَرَكَهَا خَوْفًا مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيْمَانًا يَجِدُ خَلَائِقَهُ فِي قَلْبِهِ.

(جامع السعادات ج ۲ ص ۱۲)

۳۷۔ شراب خوار بت پرست کے مانند ہے، اے علی خداوند عالم چالیس روز تک شراب بخوار کی نماز قبول نہیں کرتا۔ اور اگر شراب پینے کے چالیسویں دن یا چالیس دن کے اندر (مرا جائے) تو کافر مرنے لگا ہے۔

(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۴۷)

۳۸۔ خداوند عالم نے رهبانیت کے قانون کو ہمارے لئے مقرر نہیں کیا ہے۔ ہماری امت کی رهبانیت راہ خدا میں جہاد کرنا ہے۔

(بحار الانوار ج ۷۰ ص ۱۱۵/ ج ۸۲ ص ۱۱۴)

۳۹۔ جو شخص (استطاعت کے باوجود) حج کو نکالتا رہے یہاں تک کہ مر جائے۔ قیامت میں خدا اسکو یہودی یا نصرانی مبعوث کرے گا۔

(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۵۸)

۴۰۔ (نامحرم کی طرف) نظر کرنا شیطان کا ایک زہر پلا تیر ہے، لہذا جو شخص خدا کے خوف کی وجہ سے نامحرم پر نگاہ نہ کرے تو خدا اسکو ایسا ایمان عطا کرتا ہے جس کی شیرینی وہ اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔

(جامع السعادات ج ۲ ص ۱۲)

حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا

آپ کی چالیس حدیثیں

حضرت فاطمہ زہرا معصومہ کبریٰ (س)

- نام: --- فاطمہ . علیہا السلام
لقب: --- مشہور لقب، زہرا، صدیقہ، کبریٰ، طاہرہ، رافیہ، مرضیہ، انسیہ، بتول،
زہرا، حور، محدثہ و ...
کنیت: --- ام الحسن، ام ابیہا، ام الممتہ،
پدر: --- محمد مصطفیٰ رسول اللہ (ص)
مادر: --- خدیجہ الکبریٰ (س)
مکان ولادت: --- مکہ مکرمہ .
نمان ولادت: --- روز جمعہ ۲۰ جمادی الاخریٰ سال ۵ بعثت .
وقت ولادت: --- طلوع فجر،
وقت ہجرت: --- تقریباً آٹھ سال کی عمر میں حضرت علی کے ہمراہ مدینہ ہجرت فرمائی .
شادی: --- ہجرت کے دو سال، ماہ ذی الحجہ کے آغاز میں حضرت علی کے ساتھ عقد نکاح ہوا .
اولاد: --- امام حسن، امام حسین، حضرت زینب، حضرت ام کلثوم، جناب بن جویہ، مادر میں شہید ہو گئے .
وقت شہادت: --- نماز مغرب و عشاء کے درمیان .
تاریخ شہادت: --- ۳ جمادی الاخریٰ، دوسرے قول، ۱۵ جمادی الاولیٰ، تیسرے قول، ۱۳ جمادی الاولیٰ .
سن شہادت: --- گیارہواں سال ہجری،
عمر: --- ۱۸ سال . محل دفن: مدینہ منورہ .

اربعون حدیثاً

عن فاطمة الزهراء عليها السلام

۱- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا اَنْعَمَ، وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَى مَا اَلْهَمَ، وَالشُّنَاءُ بِمَا قَدَّمَ، مِنْ غَمُومٍ يَغْمِ اِنْتِدَاهَا وَسُبُوحِ اَلَا اَسْدَاهَا، وَتَمَامِ نِعَمٍ وَالْاَهَا، جَمَّ عَنِ الْاِخْصَاءِ عَدَدُهَا، وَتَأَيَّ عَنِ الْجَزَاءِ اَمَدُهَا، وَتَفَاوَتْ عَنِ الْاِذْرِ اِلَيْهَا، وَتَدَبَّهَتْ لَهَا سِزَادَتُهَا بِالشُّكْرِ لَا تَصَالِيهَا، وَاسْتَحَمَتْ اِلَى الْخَلْقِ بِاجْزَالِهَا وَتَنَتَّى بِالنَّدْبِ اِلَى اَفْصَالِهَا.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۵)

۲- اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، كَلِمَةً جَمَلَ الْاِخْلَاصَ تَأَوَّلَهَا، وَضَمَّنَ الْقُلُوبَ مَوْضُوعَهَا، وَأَنَارَ فِي التَّفَكُّيرِ مَقْضُولَهَا، اَلْمُمْتَنِعُ مِنَ الْاَبْصَارِ رُؤْيَاهُ، وَمِنَ الْاَلْسِنِ صِفَتُهُ، وَمِنَ الْاَوْهَامِ كَيْفِيَّتُهُ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۵)

جناب فاطمہ زہرا کی چالیس حدیث

۱- ساری تعریفیں خدا کیلئے ہیں اس کی نعمتوں پر، اور شکر و سپاس ہے ان چیزوں پر جو اس نے اہام کیا، اور حمد و ثنا ہے ان کی مہا مہب اور بے شمار عطایا پر جو اس نے اپنے بندوں کو بے سوال کئے دیے، اور ان کامل نعمتوں پر جو سب کو عطا کیا اور پے در پے ہموکود تیار کیا، ایسی نعمتیں جو عدد و قابل شمار نہیں ہیں، اور ان کی زیادتی جبران ناپزیر ہیں۔ ان کے انتہا کا تصور ادراک بشر سے خارج ہے اس نے اپنے بندوں کو پے در پے نعمتوں کو دینے کے لئے ان کو کھینک کر دعوت دی۔ اور حمد و ستائش کے دروازے ان کے لئے کھول دیے تاکہ وہ لوگ اس کے ذریعہ اپنی نعمتوں کو بڑی اور زیادہ کر سکیں۔

(أعيان الشيعة، طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۵)

۲- اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ: ایک ایسا کلمہ ہے جس کی حقیقت خدا نے اخلاص کو قرار دیا ہے اور دلوں کو اس کے لئے مرکز اتصال قرار دیا ہے۔ اور مقام توحید و اس کی خصوصیات کو نور فکر کے پر تو میں آشکارا قرار دیا ہے اس خدا کی صفت یہ ہے کہ اس کو آنکھوں سے دیکھا نہیں جاسکتا، زبانیں اس کی صفت بیان کرنے سے عاجز ہیں، بشری ادراک اس کے تصور کو چھوٹی سے عاجز ہے۔

(أعيان الشيعة، طبع جدید، ج ۱ ص ۳۱۵)

۳۔ اِبْتَدَعَ (اللہ) الْأَشْيَاءَ لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَهَا، وَأَنْشَأَهَا بِلاَ اخْتِذَاءٍ أَفْئِلَةٍ اِمْتَلَأَهَا، وَكَوْنَهَا بِقُدْرَتِهِ، وَذَرَاهَا بِمَشِيئَتِهِ، مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِنْهُ إِلَى تَكْوِينِهَا وَلَا فَائِدَةٍ لَهُ فِي تَصْوِيرِهَا، إِلَّا تَنْبِيْناً لِحِكْمَتِهِ، وَتَنْبِيْهاً عَلَى طَاعَتِهِ، وَإِظْهَاراً لِقُدْرَتِهِ، وَتَعَبُّداً لِبِرَّتِيهِ، وَإِعْزَازاً لِدَعْوَتِهِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۵-۳۱۶)

۴۔ ... جَعَلَ (اللہ) الثَّوَابَ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَضَعَ الْعِقَابَ عَلَى مَعْصِيَتِهِ، زِيَادَةً لِعِبَادِهِ عَنْ نَفْسِهِ، وَحَيَاةً لَهُمْ إِلَى جَنَّتِهِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۵۔ وَأَشْهَدُ أَنَّ أَبِي مُحَمَّدًا (ص) عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اخْتَارَهُ وَانْتَجَبَهُ قَبْلَ أَنْ أَرْسَلَهُ، وَسَمَّاهُ قَبْلَ أَنْ اجْتَبَاهُ، وَاضْطَفَاهُ قَبْلَ أَنْ ابْتَعَنَهُ، إِذْ الْخَلَائِقُ بِالْغَيْبِ مَكْثُوتَةٌ، وَيَسْتَرُّ الْأَهْوَالُ مَصُونَةٌ، وَبِنَهَايَةِ الْأَعْدَمِ مَقْرُونَةٌ، عَلِمًا مِنْ اللَّهِ تَعَالَى بِمَالِ الْأُمُورِ، وَإِحَاطَةً بِحَوَادِثِ الْأَلْهُورِ وَمَعْرِفَةً بِمَوَاقِعِ الْمَقْدُورِ. ابْتَعَنَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَاءً لِأَمْرِهِ، وَعَزِيمَةً عَلَى إِفْضَاءِ حُكْمِهِ، وَإِنْفَاداً لِمَقَادِيرِ حُكْمِهِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۔ خداوند عالم نے تمام چیزوں کو ایسی شئی کے بغیر جو پہلے سے نہی ہو، پیدا کیا۔ کسی کے مشاؤون کی اقتداء بغیر وی کے بغیر اپنی قدرت کاملہ سے تمام اشیاء کو لباس وجود پہنایا اور ان کو اپنی قدرت سے خلق فرمایا اور ان کی تخلیق کی احتیاج نہ رکھتے ہوئے اپنی مشیت سے ان کو کتم عدم سے نکال کر منصفہ ہو پرے آیا، نیز ان کی صورت نگاری میں بھی اس کو کوئی فائدہ نہیں تھا وہ صرف اپنی حکمت کے اثبات کے لئے اور اپنی اطاعت پر متنبہ کرنے کے لئے اور اپنی قدرت کا اظہار کرنے کے لئے اور اپنی مخلوق کو اپنی عبادت کی دعوت دینے کے لئے اور اپنی دعوت کو پر سکونہ بنانے کے لئے (اشیاء کو خلق فرمایا)

(أعيان الشيعة، طبع جدید ۱، ص ۳۱۵/۳۱۶)

۴۔ خداوند عالم نے اپنی طاعت پر ثواب، اور معصیت پر عذاب (اس لئے) مقرر کیا ہے تاکہ اپنے بندوں کو عذاب و بلا سے باز رکھے اور بہشت کی طرف لے جائے۔

(أعيان الشيعة، طبع جدید ۱، ص ۳۱۶)

۵۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے باپ محمد خدا کے بندہ اور رسول ہیں، اور خداوند عالم نے ان کو سبعوت برسات کر کے سے پہلے منتخب کیا اور اختیار کیا اور ان کو مجتبیٰ بنانے سے پہلے ان کا نام رکھا اور (رسول بنا کر) بھیجنے سے پہلے ان کو مصطفیٰ بنایا جب کہ تمام مخلوق پر رہائے غیب کے نیچے، اور ہم و ہر اس کے نہاں خالوں میں چھپی ہوئی تھی۔ اور عدم کے آخری حد سے قرون تھی، اس لئے کہ خدا امور کے انجام سے زمانہ کے حوادث، و جریان امور سے مطلع تھا اور محمد کو اپنے امر کی تکمیل کے لئے سبعوت فرمایا تاکہ اس کے امر کا اجرا کریں اور اس کے حتمی مقدر کو جائزہ عمل پہنائیں۔

(أعيان الشيعة، طبع جدید ۱، ص ۳۱۶)

۶۔ فرأى (الله) الْأُمَمَ فِرْقًا فِي أَدْيَانِهَا، عُكُفًا عَلَى نَبِيِّهَا، عَابِدَةً لِأَوْثَانِهَا، مُنْكَرَةً لِلَّهِ مَعَ عِزِّهَا، فَأَنَارَ اللَّهُ تَعَالَى بِأَبِي مُحَمَّدٍ (ص) ظِلْمَهَا، وَكَشَفَ عَنِ الْقُلُوبِ بُهْمَهَا، وَجَلَّى عَنِ الْأَبْصَارِ غَمَمَهَا.
(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۷۔ قَامَ (أَبِي مُحَمَّدٍ) فِي النَّاسِ بِالْهُدَايَةِ، وَانْقَدَ لَهُمُ مِنَ الْغَوَايَةِ، وَتَصَرَّهَمُ مِنَ الْعَمَايَةِ، وَهَدَاهُمْ إِلَى الدِّينِ الْقَوِيمِ، وَدَعَاهُمْ إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ.
(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۸۔ أَنْتُمْ عِبَادَ اللَّهِ تُصُوبُ أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ، وَحَمَلُهُ دِينَهُ وَوَحْيِهِ، وَأَقْنَاءُ اللَّهِ عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَتُلَاقُوهُ إِلَى الْأُمَمِ.
(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۹۔ أَنْتُمْ عِبَادَ اللَّهِ ... زَعِيمٌ حَقٌّ لَهُ فِيكُمْ، وَعَهْدٌ قَدَمُهُ إِلَيْكُمْ، وَبَقِيَّةٌ اسْتَخْلَفَهَا عَلَيْكُمْ، كِتَابُ اللَّهِ التَّائِقُ، وَالْقُرْآنُ الصَّادِقُ وَالْثَوْرُ السَّاطِعُ، وَالضِّيَاءُ اللَّامِعُ، بَيِّنَةٌ بَصَائِرُهُ، مُنْكَشِفَةٌ سَرَائِرُهُ، مُتَجَلِّبَةٌ ظَوَاهِرُهُ، مُقَبِّطَةٌ بِهَ أَشْيَاعُهُ.
(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۴۔ خداوند عالم نے امتوں کو مختلف دینوں میں (اور فرقوں میں) بٹے ہوئے آتش پرستی کرتے ہوئے، بت پرستی کرے ہوئے (و جو خدا کی دلیلوں کو دیکھتے ہوئے) خدا کا منکر دیکھا تو میرے باپ محمدؐ کے ذریعہ تاریکیوں کو دور کیا دلوں کے (پر دہائے) تاریکی کو چمک کر دیا اکھڑا سے ان کے اندھے پن کو ختم کر دیا۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۴)
۵۔ لوگوں کے درمیان میرے باپ محمدؐ ہدایت کیلئے کھڑے ہوئے اور انکو گمراہی سے نجات دی اور اندھے پن سے روشنی کی طرف رہنمائی کی مضبوط دین کی طرف ہدایت فرمائی صراط مستقیم کی طرف دعوت دی۔
(اعیان الشیعہ، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۴)

۸۔ اے خدا کے بندو! تم ہی خدا کے امر و نہی کو پر پا کرنے والے ہو اور خدا کے دین و وحی کے حامل ہو، اپنے نفسوں پر خدا کے امین ہو، امتوں کی طرف اس کے دین کو پور پچانے والے ہو۔
(اعیان الشیعہ، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۴)

۹۔ اے خدا کے بندو متوجہ ہو! خدا کی طرف سے حقیقی لیڈر تمہارے درمیان ہے اور اس سے پہلے تم سے عہد و پیمان باندھ چکا ہے، اور باقی ماندہ نبوت سے جو تمہاری رہبری کے لئے تم پر معین کیا گیا ہے اور (وہ رہبر) خدا کی بولتی کتاب، قرآن صادق، نور ساطع اور ضیاء لامع ہے، اس کے حقائق واضح، اس کے اسرار منکشف، اس کے ظواہر روشن، اس کے پیرو قابل غبطہ ہیں۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۴)

۱۰۔ كِتَابُ اللَّهِ ... قَائِدٌ إِلَى الرِّضْوَانِ أَتْبَاعُهُ، مُؤَدٍّ إِلَى التَّجَاةِ اسْتِمَاعُهُ. بِهِ تُنَالُ حُجُجُ اللَّهِ الْمُتَوَرَّةُ، وَغَزَائِمُ الْمُفْتَرَّةِ، وَمَحَارِمُ الْمُحَدَّرَةِ، وَبَيِّنَاتُهُ الْجَالِيَّةُ، وَتَرَاهِيئُهُ الْكَافِيَّةُ، وَقَضَائِلُهُ الْمُنْدَوَّةُ، وَرُخْصَةُ الْمُؤَهَّلَةِ، وَشَرَائِعُهُ الْمَكْنُونَةُ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۱۔ فَجَعَلَ اللَّهُ الْإِيمَانَ تَطْهِيراً لَكُمْ مِنَ الشِّرْكِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۲۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الصَّلَاةَ نَنْزِيهاً لَكُمْ عَنِ الْكِبَرِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۳۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الزَّكَاةَ تَزْكِيَةً لِلنَّفْسِ وَنَمَاءً فِي الرِّزْقِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۴۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الصَّيَامَ تَثْبِيثاً لِلْإِخْلَاصِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۰۔ کتاب خدا اپنے پیروکاروں کو مضامین الہی کی طرف سے جانے والی ہے، اس کو کان دھرنے کے سنا نجات تک پہنچانے والا ہے، اسی قرآن کے ذریعہ خدا کی روشن دلیلوں کو حاصل کیا جاسکتا ہے نیز اس کے غنائم مفسرہ دُرّانے والے محرمات، واضح دلائل کافی (دو آئی) براہین، مندوب فضائل، مخصص عطایا، واجب شرائع بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۱۔ خداوند عالم نے ایمان کو تمہارے لئے شُرک سے (اور کفر سے) پاکیزگی قرار دی۔

(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۲۔ خداوند عالم نے نماز کو تمہارے لئے تکبر سے دوری قرار دی۔

(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۳۔ خداوند عالم نے تمہاری روح کی پاکیزگی اور رزق کی نیادتی کے لئے زکات قرار دی۔

(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۴۔ خداوند عالم نے تمہارے اخلاص کی استواری و برقراری کے لئے روزہ قرار دیا۔

(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۵- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الْحَجَّ تَشْيِيداً لِلدِّينِ .

(اعیان الشیعة - الطبع الجدید - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۶- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الْعَدْلَ تَنْسِيقاً لِلْقُلُوبِ .

(اعیان الشیعة - الطبع الجدید - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۷- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] طَاعَتَنَا نِظَاماً لِلْمِلَّةِ وَ إِمَامَتَنَا أَمَاناً مِنَ الْفِرْقَةِ .

(اعیان الشیعة - الطبع الجدید - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۸- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الْجِهَادَ عِزّاً لِلْإِسْلَامِ وَ ذِلاًّ لِأَهْلِ الْكُفْرِ وَ النِّفَاقِ .

(اعیان الشیعة - الطبع الجدید - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۹- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الصَّبْرَ مَعُونَةً عَلَى اسْتِجَابِ الْأَجْرِ .

(اعیان الشیعة - الطبع الجدید - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۵- خداوند عالم نے دین کو مضبوط کرنے کے لئے حج قرار دیا۔

(اعیان الشیعة طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۶- خداوند عالم نے دلوں کو نزدیک کرنے کے لئے عدالت قرار دیا۔

(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۷- خداوند عالم نے (خاندان رسالت کی) اطاعت کو معاشرے کے نظام کی حفاظت کے لئے اور امامت (ائمہ معصومین) کو اختلاف سے بچانے کے لئے قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۸- خداوند عالم نے صبر و استقامت کو جزا حاصل کرنے کے لئے قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۹- خداوند عالم نے جہاد کو اسلام کیلئے سبب عزت و شکوہ اور کافروں و منافقوں کیلئے سبب ذلت و رسوائی قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۲۰۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ مُضْلِحَةً لِلْعَامَّةِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۱۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] بِرَّ آلِوَيْدَيْنِ وَقَابَةَ مِنَ السَّخَطِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۲۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] صِلَةَ الْأَرْحَامِ مِثْلَ نِسَاءٍ فِي الْعَمْرِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۳۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الْقِصَاصَ حَقًّا لِلدِّمَاءِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۴۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الْوَفَاءَ بِالنَّذْرِ تَغْرِيبًا لِلْمَغْفِرَةِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۰۔ خداوند عالم نے امیر بے حروف و نہی از منکر کو معاشرے کی اصلاح کے لئے قرار دیا ہے

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۱۔ پروردگار عالم نے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کو اپنی ناراضگی کے لئے ڈھال بنایا

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۲۔ خداوند عالم نے صلہ رحم کو سبب بلندی و طول عمر قرار دیا ہے۔

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۳۔ خداوند عالم نے قصاص کو حفاظت خون کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۴۔ خداوند عالم نے وفائے نذر کو مغفرت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۵- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] تَوْفِيقَ الْمَكَايِلِ وَالْمَوَازِينَ تَغْيِيراً لِلْبَخْسِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۶- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] النَّهْيَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزِيهاً عَنِ الرَّجْسِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۷- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] اجْتِنَابَ الْقَذْفِ حِجَاباً عَنِ اللَّعْنَةِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۸- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] نَزْلَ السَّرْقَةِ إِجْبَاباً لِلْعِقَةِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۹- وَ حَرَّمَ اللَّهُ الشَّرْكَ إِخْلَاصاً لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۵- ہر وزن و پیمانہ کو صحیح ناپ تول سے استعمال کو خدا نے کم فروشی سے روکنے کا ذریعہ قرار دیا ہے ۔

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۶- خداوند عالم نے جس (کثافتوں) سے دوری کے لئے شرابخواری سے روکا ہے ۔

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۷- خداوند عالم نے کسی پر عیب لگانے سے ممانعت کو لعنت کا حجاب قرار دیا ہے ۔

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۸- خداوند عالم نے ترک چوری کو عفت و پاکیزگی کے لئے معین کیا ہے ۔

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۹- خداوند عالم نے شرک کو اس لئے روک دیا تاکہ سب لوگ نہایت خلوص سے عبادت کر سکیں ۔

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۰۔... «لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ».

فَإِنْ يُعِزُّهُ وَيَعْرِفْهُ تَجِدُوهُ أَبِي بَدُونٍ نِسَانِكُمْ وَأَخَا ابْنِ عَمِي، دُونَ رَجَالِكُمْ، وَلِنِعْمِ الْمُعْزِي إِلَيْهِ قَبْلَ الرِّسَالَةِ، صَادِعًا بِالنَّدَاةِ، مَاثِلًا عَنْ مَذَرَجَةِ الْمُشْرِكِينَ ضَارِبًا تَبَجُّهَ أَخَذًا يَكْظُمُهُمْ دَاعِيًا إِلَى سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، يُكْسِرُ الْأَضْنَامَ، وَيَنْكُتُ الْهَامَ حَتَّى انْتَهَزَمَ الْجَمْعُ وَوَلَّوْا الدُّبُرَ حَتَّى تَفَرَّى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهِ وَاشْفَرَ الْحَقُّ عَنْ مَخْضِهِ، وَتَنَطَّقَ زَعِيمُ الدِّينِ، وَخَرَسَتْ شَفَائِقُ الشَّيَاطِينِ، وَطَاحَ وَشِطَّ النِّفَاقُ وَانْعَلَتْ غَفْدَةُ الْكُفْرِ وَالشِّقَاقِ وَفَهَمَ بِكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، فِي تَفْرِيقِ الْبَيْضِ الْخَمَاصِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۱۔ وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ مَذَقَةَ الشَّارِبِ وَنَهْرَةَ الطَّامِعِ، وَفَبَسَ الْعَجَلَانِ، وَمُؤْطِئَةُ الْأَفْدَامِ تَشْرَبُونَ الطَّرْقَ، وَتَفَنَّاثُونَ الْقَدَّ إِذْ لَمْ خَاسِئِينَ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِكُمْ فَأَنْقَذَكُمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِأَبِي مُحَمَّدٍ (ص) بَعْدَ اللَّتْبَاءِ وَالَّتِي وَبَعْدَ أَنْ مَنِيَ بِهِمُ الرِّجَالُ وَذُؤْبَانِ الْعَرَبِ وَمَرَدَةِ أَهْلِ الْكِبَابِ «كَلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْعَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ»...

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۲۔ لوگو! تم ہی میں سے (ہمارا) ایک رسول تمہارے پاس آچکا ہے (جسکی شفقت کی یہ حالت ہے کہ) اس پر شاق ہے کہ تم تکلیف اٹھاؤ اور اسے تمہاری بہبود کی کاہت خیال ہے۔ ایمان داروں پر بیشعق و مہربان ہے۔

(پٹ سورۃ توبہ آیت ۱۲۸)

اگر تم اس کی نسبت رکھو اور پہچانو تو یہ رسول میرا باپ ہے نہ کہ تم عورتوں میں سے کسی کا باپ ہے اور یہ رسول میرے چچا زاد بھائی کا بھائی ہے نہ کہ تم لوگوں میں سے کسی مرد کا بھائی ہے اور اس کی طرف میری کتنی اچھی نسبت ہے۔ میرا باپ کھل کر ڈرانے والا، مشرکوں سے اعراض کرنے والا، انکے بڑوں کو قتل کرنے والا، غم و غصہ کو پی جانے والا، لوگوں کو حکمت اور اچھے مواعظ سے خدا کی طرف لانے والا، بتوں کو توڑنے والا، مشرکوں کے شیرازے کو کھیرنے والا تھا یہاں تک کہ وہ گوشت کھا گئے اور منہ منور ہو گئے اور شب نے اپنا ستر باندھا، صبح کا چہرہ منور ہو اور دین کا لیدر بونے لگا، شیطانوں کی زبانیں گنگ ہوئیں، نفاق کے ٹکڑے اڑا دیے، کفر و شقاق کی گرہیں کھول دیں، نورانی چہرے والوں اور بھوکوں کو کلمہ اخلاص سمجھا دیا۔

(اعیان الشيعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۱۔ تم سب جہنم کے کنارے تھے، ہر شرابی کی شراب پینے کی جگہ تھی، ہر حریص (دلاہی) کے لئے نغمہ تھی، ہر (متلاشی) آتش کیلئے چنگاری تھی، ہر ایک کے پیروں تلے روندے جاتے تھے گڑھوں میں جمع ہوا (گند) پانی تم پیتے تھے، درختوں کے پتے بیا بانوں کی گھاس تمہاری غذا تھی تم اتنے ذلیل و خوار تھے کہ اپنے آس پاس کے لوگوں سے ڈرتے تھے کہ کہیں تم کو اچک نہ لے جائیں پس خدا نے میرے باپ محمدؐ کے ذریعہ کو ان وقتوں سے نجات دی حالانکہ آنحضرت ہمیشہ میاں اور عبیروں کی طرح بھوکے عربوں اور کرشن یہود و نصاریٰ سے مسلسل نبرد آزار مارا کرتے تھے یہ لوگ جب بھی آتش جنگ بھڑکاتے تھے خدا اسکو بجھا دیتا تھا۔

(اعیان الشيعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۲۔ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَأَيْتُ أُمِّي فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ قَامَتْ فِي مَخْرَإِهَا لَيْلَةً جُمِعَتْهَا فَلَمْ تَزَلْ رَاكِعَةً سَاجِدَةً حَتَّى انْصَحَ عَمُودُ الصُّبْحِ، وَتَسْمِعْتُهَا تَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَتُسَمِّيَهُمْ وَتُكْثِرُ الدُّعَاءَ لَهُمْ، وَلَا تَدْعُو لِنَفْسِهَا بِشَيْءٍ قُلْتُ لَهَا: يَا أُمَاهُ لِمَ لَا تَدْعِي لِنَفْسِكَ كَمَا تَدْعِي لِبَنِيكَ؟ فَقَالَتْ: يَا بَنِيَّ، أَلَجَارُ ثُمَّ الدَّارُ.

(بیت الاحزان - ص ۲۲)

۳۳۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ؟ قَالَتْ: «أَنْ لَا تَرَى رَجُلًا وَلَا يَرَاهَا رَجُلٌ».

(بیت الاحزان - ص ۲۲)

۳۴۔ حَضَرَتْ إِفْرَاءٌ عِنْدَ الصَّدِيقَةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَتْ: إِنَّ يَ وَالدَّةَ ضَعِيفَةٌ وَقَدْ لَيْسَ عَلَيْهَا فِي أَمْرِ صَلَاتِهَا شَيْءٌ، وَقَدْ بَعَثْتَنِي إِلَيْكَ أَسْأَلُكَ، فَأَجَابَتْهَا فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ عَنْ ذَلِكَ، فَتَنَّتْ فَأَجَابَتْ ثُمَّ تَلَّتْ إِلَى أَنْ عَشَرَتْ فَأَجَابَتْ ثُمَّ خَجَلَتْ مِنَ الْكَثْرَةِ فَقَالَتْ: لَا أَشُقُّ عَلَيْكَ يَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ، قَالَتْ فَاطِمَةُ: هَاتِي وَسَيِّ عَمَّا بَدَّ إِلَيْكَ، أَرَأَيْتِ مَنْ اكْتُرِيَ بِمَوْماً يَضَعُهُ إِلَى سَطْحٍ بِحِمْلٍ ثَقِيلٍ وَكَرَاهَ مِثْلَ أَلْفِ دِينَارٍ يَنْقُلُ عَلَيْهِ؟ فَقَالَتْ: لَا. فَقَالَتْ: اكْتُرِيَ أَنَا لِكُلِّ مَسْأَلَةٍ بِأَكْثَرِ مِنْ مِائَةِ مَا بَيْنَ الثَّرَى إِلَى الْعَرْشِ لَوْلَوْ أَنَّ آخِرِي أَنْ لَا يَنْقُلَ عَلَيَّ.

(بحار الأنوار - ج ۲ ص ۳)

۳۲۔ امام حسنؑ فرماتے ہیں: میں نے اپنی ماں فاطمہ زہراؑ کو شب جمعہ - رات بھر سفیدہ سحر فرموا ہونے تک نماز پڑھتے دیکھا اور - پوری رات - صرف مومنین و مومنات کا نام لیکر کثرت سے دعا کرتے ہوئے سنا، اور - اس درمیان - اپنے لئے کوئی دعا نہیں فرمائی۔ میں نے عرض کیا: مار گرامی جس طرح آپ دوسروں کے لئے دعا کر رہی ہیں اپنے لئے کیوں نہیں کرتیں؟ فرمایا: بیٹا پہلے پڑوس والے پھر گھر والے!

(بیت الاحزان، ص ۲۲)

۳۳۔ رسول خداؐ نے جناب فاطمہؑ سے پوچھا: عورت کے لئے سب سے بہتر کیا ہے؟ معصومہؑ نے جواب دیا: نہ وہ کسی نامحرم کو دیکھے اور نہ کوئی نامحرم اس کو دیکھے۔ (بیت الاحزان، ص ۲۲)

۳۴۔ ایک مرتبہ ایک عورت حضرت فاطمہ زہراؑ (س) کے پاس آکر بولی: میری ماں بہت بوڑھی ہے کچھ نماز کے مسائل انکو نہیں معلوم کہیں معلوم کرنے کے لئے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے جناب فاطمہؑ نے فرمایا: ہاں ہاں پوچھیے! اسنے سوال کیا، حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا۔ اس نے پھر دوسرا سوال کیا۔ جناب فاطمہؑ نے اسکا (بھی) جواب دیا پھر اس نے تیسرا سوال کیا حضرت زہراؑ نے اسکا بھی جواب دیا۔ یہاں تک کہ اس نے دس سوالات کئے اور جناب فاطمہؑ نے دسوں کے جوابات دیئے پھر کثرت سوال سے اس عورت کو شرم دامن گیر ہوئی اور کہنے لگی: دختر رسولؐ اب میں آپ کو زیادہ محنت نہیں دینا چاہتی۔ حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: (نہیں نہیں) تم کو جو چھوڑنا ہو چھوڑنا اور کیا خیال ہے اگر کسی کو ایک بھاری بوجھ کوٹھے پر بچانے کیلئے کوڑیہ پر طے کیا جائے اور کوڑیہ ایک لاکھ دینار ہو تو کیا یہ بوجھ لیجانا اسکو گراں گزرے گا؟ عورت نے کہا: ہرگز نہیں! جناب فاطمہؑ نے فرمایا: میں نے اپنی ذات کو کوڑیہ پر دیا ہے کہ ایک مسئلہ کے جواب میں مجھے زمین سے لیکر آسمان تک بھرے ہوئے موتی دیئے جائیں اس لئے ظاہر ہے کہ مسئلہ کا جواب دینا مجھے گراں نہ گزرے گا۔ (بحار الانوار، ج ۲ ص ۳)

۳۵۔ اَللّٰهُمَّ ذَلِّلْ نَفْسِي فِي نَفْسِي وَعَظِّمْ شَانِكَ فِي نَفْسِي وَالْهِنِّي طَاعَتَكَ
وَالْعَمَلِ بِمَا يُرْضِيكَ وَالتَّجَنُّبِ لِمَا يُسْخِطُكَ بِأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۶۔ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَاشْرِنِي وَعَافِنِي اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِي وَاعْفِرْ لِي
وَارْحَمْنِي اِذَا تَوَقَّيْتَنِي اَللّٰهُمَّ لَا تَعْنِي فِي طَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِي ، وَمَا
قَدَّرْتَهُ عَلَيَّ فَاجْعَلْهُ مُبَسَّرًا سَهْلًا .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۷۔ اَللّٰهُمَّ كَافِ عَنِّي وَالِدَيَّ وَكُلَّ مَنْ لَهٗ نِعْمَةٌ عَلَيَّ خَيْرَ مُكَافَاةِكَ ،
اَللّٰهُمَّ قَرِّعْنِي لِمَا خَلَقْتَنِي لَهُ وَلَا تُشْغِلْنِي بِمَا تَكْفُلْتَنِي بِهِ وَلَا تُعَذِّبْنِي وَاَنَا
اَسْتَغْفِرُكَ وَلَا تَحْرِمْنِي وَاَنَا اَسْأَلُكَ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۸۔ مَا اَنْشَدْتُهُ (ع) فِي رِثَاءِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ :

مَاذَا عَلَيَّ مَنْ شَمَّ ثُرْبَةَ اَحْمَدِ
اَنْ لَا بِشَمِّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِبَا
صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوَائِهَ
صُبَّتْ عَلَيَّ الْاَيَّامُ صِرْنَ لِيَا لِبَا

(اعلام النساء - ج ۴ ص ۱۱۳)

۳۵۔ خدایا مجھے میری نظر میں ذلیل کر دے، اور اپنی شان کو میری نظر میں عظیم کر دے، مجھے اپنی طاعت
کا اور وہ عمل جو تجھ کو راضی کرے اسکا الہام کر دے اے ارحم الراحمین اس بات کو بتادے جو تیری ناراضگی
سے بچا سکے ۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۶۔ میرے معبود جو تو نے مجھے روزی دی ہے اس پر مجھے قناعت (بھی) عطا فرما، اور جب
تک مجھے باقی رکھ، مجھے (اپنے دامن رحمت میں) چھپا دے رکھ اور عافیت عطا کر، اور جب مجھے
موت دے تو مجھے شش دے اور میرے اوپر رحم فرما۔ میرے خدا جس چیز کو تو نے میرے مقدر میں لیا
لکھا اس کے حصول میں میری مدد کر، اور جو چیز میرے مقدر میں لکھ دی ہے اس کے حصول میں
میرے لئے آسانی پیدا کر ۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۷۔ میرے معبود، میرے والدین کو اور جسکے میرے اوپر احسان ہوں انکو بہترین جزا رحمت فرما
میرے خدا جس مقصد کیلئے تو نے مجھے پیدا کیا ہے اس کیلئے فراغت و فرصت دے اور جس چیز کی
کفالت کا تو نے وعدہ کیا ہے اس میں مجھے مشغول و مگرم نہ فرما، (میرے معبود) میرے اوپر عذاب
نہ کر جب میں تجھ سے توبہ و استغفار کرتی ہوں۔ اور مجھے (اپنی جنت سے) محروم نہ کر جبکہ میں تجھ سے
سوال کرتی ہوں ۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۸۔ رسول خداؐ کا مراثیہ کہا ہے ۔

جو شخص محمدؐ کی قبر کی مٹی سونگھے لے اور وہ مدت دراز تک خوشبو نہ سونگھے تو اس کا
جلا کیا ہوگا، (یعنی آخر عمر تک اسکو کچھ خوشبو کی ضرورت نہ ہوگی) میرے اوپر وہ مصائب
برسائے گئے ہیں کہ اگر وہ دنوں پر برسائے جاتے تو تاریک رات بن جاتے ۔

(اعلام النساء، ج ۴ ص ۱۱۳)

۳۹- ایضاً :

أَغْبِرَ أَفْأَقُ السَّمَاءِ وَكُوِّرَتْ شَمْسُ النَّهَارِ وَالْأُظْلَمَ الْقَضْرَانِ
فَالْأَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ كَتَبَتْهُ أَسْفَاً عَلَيْهِ كَثِيرَةُ الرَّجْفَانِ
قَلْبِنِكَ شَرْقُ الْبِلَادِ وَغَرْبُهَا وَلْتَبْنِكِهِ مَضْرُوكِلِ عِمَانِ
وَلْتَبْنِكِهِ الطُّوْدُ الْعَظِيمُ جَوْدَهُ وَالْبَبْتُ ذُو الْأَشَارِ وَالْأَزْكَانِ
بَاخَاتِمِ الْأَرْسَلِ الْمُبَارَكِ ضَوْؤُهُ صَلَّى عَلَيْكَ مُنْزِلُ الْقُرْآنِ

(اعلام النساء - ج ۴ ص ۱۱۳)

۴۰- وایضاً :

قَدْ كَانَ بَعْدَكَ أَنْبَاءٌ وَهَنْبَةٌ لَوْ كُنْتَ شَاهِدَهَا لَمْ تَكُنْ الْخَطْبُ
إِنَّا فَقَدْنَاكَ فَقَدْ الْأَرْضِ وَابِلَهَا وَاخْتَلَّ قَوْمُكَ فَاشْهَدَهُمْ وَلَا تَغِبْ

(اعلام النساء - ج ۴ ص ۱۲۲)

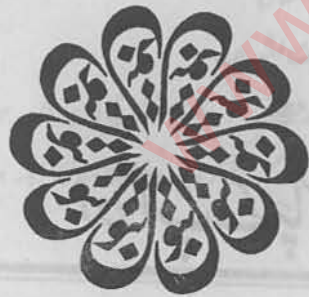
۳۹- غبار غم نے فضائے آسمان کو گھیر لیا، سورج کو گھٹن لگ گیا، دن تاریک ہو گیا۔
پوری زمین رسول خدا کے انتقال کے بعد ان کے غم میں لرزہ بر اندام ہے۔
شرق و غرب عالم کو آنحضرت پر گریہ کرنا چاہیے۔ قبیلہ مضر اور یمن کے لوگوں کو گریہ
کناں ہونا چاہیے،

کوہ عظیم کو ان کے جوہ و سخا پر، اور کعبہ اور اس کے رکنوں کو رونا چاہیے۔
اے خاتم رسولان آپ کی روشنی دنیا والوں کے لئے مبارک ہے قرآن کے نازل کرنے
والے کی رحمت آپ پر نازل ہو۔

(اعلام النساء، ج ۴، ص ۱۱۳)

۴۰- آپ کے بعد فتنوں نے سرٹھایا، اور گونا گوں صدائیں بلند ہوئیں۔ اگر آپ موجود ہوتے
تو یہ تمام اختلافات رونمانہ ہوتے۔ آپ کا ہم سے جدا ہونا ایسا ہی ہے جیسے خشک زمین
پانی سے محروم ہو جائے۔ آپ کی قوم کے حالات اختلال پذیر ہو گئے۔ لہذا انکو دیکھئے اور
اور اپنی نظروں کے سامنے رکھئے۔

(اعلام النساء، ج ۴، ص ۱۲۲)



تیسرے معصوم

امام اول حضرت علی علیہ السلام

اور آپ کے چالیس اقوال

تیسرے معصوم

امام اول حضرت علی علیہ السلام

نام: --- علیؑ

لقب: --- امیر المومنین

کنیت: --- ابوالحسن

باپ: --- ابوطالبؑ

ماں: --- فاطمہ بنت اسدؑ

تاریخ ولادت: --- ۱۳ رجب دس سال قبل از بعثت

جائے ولادت: --- خانہ کعبہ

مدت خلافت: --- چار سال ۹ ماہ تقریباً، سن ۳۶ سے ۴۰ تک

مدت امامت: --- ۳۶ سال

وقت شہادت: --- صبح ۱۹ ماہ مبارک رمضان

وقت شہادت: --- شب ۲۱ ماہ مبارک رمضان

جائے شہادت: --- کوفہ

قاتل: --- ابن ملجم (لعن)

عمر: --- ۶۳ سال

مزار شریف: --- نجف اشرف

دوران عمر: --- چار حصے ۱۔ بچپن تقریباً دس سال ۲۔ ہمراہی رسول تقریباً ۲۳

سال ۳۔ خلافت سے کنارہ کشی تقریباً ۲۵ سال ۴۔ مدت خلافت تقریباً چار

سال و ۹ ماہ۔

حضرت علیؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ جس نے اپنے کو پہچانا اس نے خدا کو پہچانا :

(غرر الحکم، فصل ۷۷، حدیث ۳۰۱)

۲۔ خداوند عالم نے محمدؐ کو نبی برحق بنا کر بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر خدا کی عبادت کرالیں، بندوں کے عہد و پیمان سے خارج کر کے خدا کے عہد و پیمان کے بندہ بنیں، باندھ دیں، بندوں کی اطاعت چھوڑ کر خدا کی اطاعت میں لگ جائیں، بندوں کی ولایت سے خارج ہو کر خدا کی ولایت میں داخل ہو جائیں۔

(فروع کافی، ج ۸، ص ۲۴۴)

۳۔ جو شخص بھی قرآن کے ساتھ نشست و برخاست رکھے گا۔ اس کے پاس سے جب بھی اٹھے گا اس کی کچھ چیزوں میں زیادتی حاصل ہوگی اور کچھ چیزوں میں کمی ہوگی : ہدایت میں زیادتی ہوگی، جہالت و اندھے پن میں کمی ہوگی۔ اس بات سے آگاہ ہو جاؤ کہ قرآن حاصل کرنے کے بعد کسی کو نقص حاصل نہ ہوگا اور قرآن کے بغیر کسی کو کوئی غنا حاصل نہ ہوگا۔

(الحیاء، ج ۲، ص ۱۰۱)

اربعون حدیثاً

عن امیر المؤمنین علی علیہ السلام

۱۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ.

(غرر الحکم، الفصل ۷۷ الحدیث ۳۰۱)

۲۔ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لِيُخْرِجَ عِبَادَهُ مِنْ عِبَادَةِ عِبَادِهِ إِلَى عِبَادَتِهِ، وَمَنْ عَاهَدَ عِبَادَهُ إِلَى عِبَادَتِهِ، وَمَنْ طَاعَهُ عِبَادَهُ إِلَى طَاعَتِهِ، وَمَنْ وَلَّيَ عِبَادَهُ إِلَى وَلَّيَتِهِ.

(فروع کافی، ج ۸، ص ۳۸۶)

۳۔ مَا لِحَالَسَ هَذَا الْقُرْآنَ أَحَدٌ إِلَّا قَامَ عَنْهُ زِيَادَةٌ أَوْ نُقْصَانٌ زِيَادَةٌ فِي هُدًى، وَنُقْصَانٌ مِنْ عَمًى، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ الْقُرْآنِ مِنْ فَاقَةٍ، وَلَا لِأَحَدٍ قَبْلَ الْقُرْآنِ مِنْ غِنًى.

(الحیاء، ج ۲، ص ۱۰۱)

۴۔ الرّاضی یفعل قَوْمَ کَالِدَاخِلِ فِیہِ مَعَهُمْ، وَعَلَى کُلِّ ذَاخِلٍ فِی بَاطِلٍ اِئْمَانٍ، اِنَّہُمُ الْعَمَلُ بِہِ وَاَنْتُمْ الرّضَا بِہِ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۱۵۴، ص ۴۹۹)

۵۔ سُوِّلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْاِيْمَانِ، فَقَالَ: الْاِيْمَانُ عَلَى اَرْبَعٍ دَعَائِمٍ: عَلَى الصَّبْرِ وَالْيَقِيْنِ وَالْعَدْلِ وَالْجِهَادِ. وَالصَّبْرُ مِنْهَا عَلَى اَرْبَعٍ شُعَبٍ عَلَى الشَّوْقِ وَالشَّقِّ وَالرُّهْدِ وَالْتَرَفِّ؛ فَمَنْ اَشْتَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ اُسْفَقَ مِنَ النَّارِ اجْتَنَّبَ الْمُحَرَّمَاتِ، وَمَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا اسْتَهَانَ بِالْمُصِيبَاتِ، وَمَنْ ارْتَقَبَ الْمَوْتَ سَارَعَ إِلَى الْخَيْرَاتِ...

وَالْجِهَادُ مِنْهَا عَلَى اَرْبَعٍ شُعَبٍ: عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَالصِّدْقِ فِي الْمَوَاطِنِ وَشَتَائِ الْفَاسِقِيْنَ، فَمَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظُهُورَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ أَرْخَمَ ثَوْبَ الْكَافِرِيْنَ، وَمَنْ صَدَّقَ فِي الْمَوَاطِنِ قَضَى مَا عَلَيْهِ، وَمَنْ شَتَى الْفَاسِقِيْنَ وَغَضِبَ لِلَّهِ غَضِبَ اللَّهُ لَهُ وَأَرْضَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۳۱، ص ۴۷۳)

۶۔ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَتَحَهُ اللَّهُ لِخَاصَّةِ أَوْلِيَائِهِ وَهَوَ لِبَاسِ التَّقْوَى وَدُرٌّ لِلَّهِ الْخَصِيَّةِ وَجَنَّةُ الْوَيْفَةِ فَمَنْ تَرَكَهُ رَغَبَتْ عَنْهُ أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ الذُّلِّ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، الخطبہ ۲۷، ص ۶۹)

۳۔ جو شخص کسی قوم کے (کسی) فعل پر راضی ہو وہ اس شخص کے مانند ہے جو اس فعل میں داخل (اور اس کا کرنے والا) ہو اور جو شخص باطل کام میں شریک ہوتا ہے وہ دو گناہ کرتا ہے۔
۱) ایک تو خود عمل کا گناہ (۱۲) دوسرے اس فعل پر راضی ہونے کا گناہ۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم ۱۵۲، ص ۴۹۹)

۵۔ حضرت علیؑ سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ایمان چار ستونوں پر قائم ہے۔ ۱۔ صبر ۲۔ یقین ۳۔ عدالت ۴۔ جہاد۔ اور صبر کے چار شعبے ہیں۔ شوق، خوف، زہد، انتظار، پس جب کو حجت کا شوق ہے وہ کسرش خواہشات سے کنارہ کش رہتا ہے اور جو تلاش دوزخ سے ڈرتا ہے وہ گناہوں سے بچتا ہے اور جو دنیا سے زہد اختیار کرتا ہے وہ مصیبتوں اور ناگوار چیزوں کو بچ بچتا ہے اور جو موت کا انتظار کرتا ہے وہ نیک کاموں کیلئے جلدی کرتا ہے۔

جہاد کی بھی چار قسمیں ہیں ۱۔ امر بمعروف ۲۔ نہی از منکر ۳۔ میدان جنگ میں پجائی۔
۴۔ بدکاروں سے دشمنی۔ لہذا جو شخص امر بمعروف کرتا ہے وہ مومنین کی پشت مضبوط کرتا ہے اور جو نہی از منکر کرتا ہے وہ کافروں کی ناک ٹرتا ہے، جو میدان جہاد میں واقعی مقابلہ کرتا ہے وہ اپنا فطرہ انجام دیتا ہے، جو بدکاروں کو دشمن رکھتا ہے اور خدا کیلئے ان سے ناراض رہتا ہے خدا بھی اسکی وجہ سے غصہ کرتا ہے اور قیامت میں اس کو خوش کر دیتا ہے۔ (نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم ۳۱، ص ۴۷۳)

۴۔ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک ایسا دروازہ ہے جس کو خدا نے اپنے مخصوص اولیاء کیلئے کھولا ہے اور یہ (جہاد) تقویٰ کا لباس ہے اور خدا کی مضبوط زرہ ہے اور ہر سوار والی سپر ہے جو اس کو اعراض کی وجہ سے چھوڑ دے خدا اسکو دولت کا لباس پہنائے گا

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، خطبہ ۲۷، ص ۶۹)

۷- إِنَّمَا بَدَأَ وَفُتِحَ الْفِتْنِ أَهْوَاءُ تَتَّبِعُ، وَأَحْكَامُ تُبْتَدِعُ، يُخَالَفُ فِيهَا كِتَابُ اللَّهِ، وَتَوَلَّى عَلَيْهَا رِجَالٌ رَجُلًا عَلَى غَيْرِ دِينِ اللَّهِ، فَلَوْ أَنَّ الْبَاطِلَ خَلَصَ مِنْ مِرَاجِ الْحَقِّ لَمْ يَخَفْ عَلَى الْمُتَرَادِينَ، وَلَوْ أَنَّ الْحَقَّ خَلَصَ مِنْ لَبْسِ الْبَاطِلِ انْقَطَعَتْ عَنْهُ أَلْسُنُ الْمُعَانِدِينَ، وَلَكِنْ يُؤْخَذُ مِنْ هَذَا ضِغْتُ وَمِنْ هَذَا صِغْتُ فَيَمُرُّ جَانِ فَهُنَالِكَ يَسْتَوْلِي الشَّيْطَانُ عَلَى أَوْلِيَائِهِ وَتَنْجُو الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ الْحُسْنَى.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، الخطبہ ۵۰، ص ۸۸)

۸- إِنَّ دِينَ اللَّهِ لَا يُعْرِفُ بِالرَّجَالِ بَلْ بِآيَةِ الْحَقِّ فَاعْرِفِ الْحَقَّ تَعْرِفْ أَهْلَهُ.

(البحار ج ۶۸ / ص ۱۲۰)

۹- لَا تَكُونَنَّ عَبْدَ غَيْرِكَ فَقَدْ جَعَلَكَ اللَّهُ شُبْحَانَهُ حُرًّا.

(غرر الحکم، الفصل ۸۵، الحديث ۲۱۹)

۱۰- إِنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يُقْرَبَانِ مِنْ آجَلٍ، وَلَا يُتَقَصَّانِ مِنْ رِزْقٍ وَلَكِنْ يُضَاعِفَانِ الثَّوَابَ وَيُعْظِمَانِ الْأَجْرَ، وَأَفْضَلُ مِنْهُمَا كَلِمَةٌ عَدِلَ عِنْدَ إِمَامٍ جَائِزٍ.

(غرر الحکم، الفصل ۸، الحديث ۲۷۲)

۱۱- مَنْ لَمْ يُضْلِخْهُ حُسْنُ الْمُدَارَاةِ يُضْلِخْهُ حُسْنُ الْمُكَافَاةِ.

(غرر الحکم، الفصل ۷۷، الحديث ۵۴۷)

۷- فتنوں کی پیدائش کا آغاز خواہشاتِ نفس کی پیروی اور ایسے اختراعی احکام ہوتے ہیں جنہیں قرآن کی مخالفت ہوتی ہے اور کچھ لوگ انہیں حق کے خلاف لوگوں کی حمایت پر آمادہ ہو جاتے ہیں، اگر باطل مکمل طور سے حق سے جدا ہو جائے تو متلاشی حق پر بھی حق مخفی نہیں رہ سکتا اور اگر حق باطل کے التباس سے خالص ہو جائے تو دشمنوں کی زبانیں بند ہو جائیں مگر جو تالیہ ہے کہ کھڑا ساق اور تھوڑا سا باطل لیکر مخلوط کر لیتے ہیں اور یہیں سے شیطان اپنے دوکوں پر غالب آ جاتا ہے۔ اور صرف وہی لوگ نجات پاتے ہیں جن پر خدا کی رحمت شامل حال ہو جائے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، خطبہ ۵۰، ص ۸۸)

۸- دین خدا کو لوگوں سے نہیں پہچانا چاہیے، بلکہ حق کی علامتوں سے پہچانا چاہیے۔ بنا بریں (پیلے) حق کو پہچانو، اس کے بعد صاحب حق کو پہچان ہی لو گے۔

(بحار ج ۶۸، ص ۱۲۰)

۹- (خبردار) دوسروں کے غلام نہ ہو جبکہ خدا نے تم کو آزاد بنایا ہے۔

(غرر الحکم، فصل ۸۵، حدیث ۲۱۹)

۱۰- امر بمعروف اور نہی از منکر (یہ دونوں) موت کو جلدی قریب نہیں آنے دیتے اور روزی میں کمی نہیں ہونے دیتے بلکہ ثواب کو دوگنا کرتے ہیں اور اجر کو عظیم کرتے ہیں اور ان دونوں میں (امر بمعروف و نہی از منکر میں) افضل حاکم ظالم کے سامنے انصاف کی بات کہنا ہے۔

(غرر الحکم، فصل ۸، حدیث ۲۷۲)

۱۱- اچھا برتاؤ جس کی اصلاح نہ کر سکے اچھی جزا اس کی اصلاح کر سکتی ہے۔

(غرر الحکم، فصل ۷۷، حدیث ۵۴۷)

۱۲- قَطَعَ ظَهْرِي رَجُلَانِ مِنَ الدُّنْيَا رَجُلٌ عَلِيمُ اللِّسَانِ فَاسِقٌ، وَرَجُلٌ جَاهِلُ الْقَلْبِ نَاسِكٌ. هَذَا يَصُدُّ بِلِسَانِهِ عَنِ فِسْقِهِ، وَهَذَا يَنْشِكِيهِ عَنِ جَهْلِهِ. فَاتَّقُوا الْفَاسِقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ، وَالْجَاهِلَ مِنَ الْمُتَعَبِّدِينَ. أُوْلَئِكَ فِتْنَةٌ كُلِّ مَفْتُونٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (ص) يَقُولُ: يَا عَلِيُّ هَلَاكَ أَقْمِي عَلَى بَدَنِي كُلِّ مُنَافِقٍ عَلِيمِ اللِّسَانِ.

(روضۃ الواعظین ص ۶) (الحیاء ج ۲ ص ۳۳۷)

۱۳- وَلَا يَكُونَنَّ الْمُخْسِنُ وَالْمُسِيءُ عِنْدَكَ بِمَنْزِلَةِ سَوَاءٍ، فَإِنَّ فِي ذَلِكَ تَرْهَبًا لِأَهْلِ الْإِحْسَانِ فِي الْإِحْسَانِ، وَتَدْرِيئًا لِأَهْلِ الْإِسَاءَةِ عَلَى الْإِسَاءَةِ

(نهج البلاغہ لصبحی الصالح، کتاب ۵۳، ص ۴۳۰)

۱۴- لَا يَنْزُرُكَ النَّاسُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ لِإِسْتِصْلَاحِ دُنْيَاهُمْ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَا هُوَ أَضْرُّ مِنْهُ.

(نهج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۱۰۶، ص ۴۸۷)

۱۵- وَإِنَّمَا الدُّنْيَا مُنْتَهَى بَصَرِ الْأَعْمَى، لَا يُبْصِرُ مِمَّا وَرَاءَهَا شَيْئًا، وَالتَّبْصِيرُ يَنْفَعُهَا بَصَرُهُ، وَيَعْلَمُ أَنَّ الدَّارَ وَرَاءَهَا فَالتَّبْصِيرُ مِنْهَا شَاخِصٌ وَالْأَعْمَى إِلَيْهَا شَاخِصٌ، وَالتَّبْصِيرُ مِنْهَا مُتَرَوِّدٌ، وَالْأَعْمَى لَهَا مُتَرَوِّدٌ.

(نهج البلاغہ لصبحی الصالح، الخطبۃ ۱۳۳، ص ۱۹۱)

۱۲- دنیا کے دو آدمیوں نے میری کتوڑ دی ہے۔ ۱۔ گنہگار چرب زبان شخص نے ۲۔ تیرے دل عبادت گزار شخص نے، پہلے نے اپنی زبان سے لوگوں کو اپنے فسق و فجور کے اظہار سے روک کر اور دوسرے نے اپنی عبادت کو اپنی جہالت کا پردہ بنا کر، لہذا تم لوگ بدکار علماء اور جاہل عبادت گزاروں سے بچو۔ اس لئے کہ یہی لوگ مفتون کیلئے فتنہ ہیں، اور میں نے خود رسول خداؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے: اے علی میری امت کی ہلاکت ہر چرب زبان منافق کے ہاتھوں ہوگی۔

(روضۃ الواعظین ص ۶، الحیاط ج ۲ ص ۳۳۷)

۱۳- تمہاری نظر میں بدکار اور نیکو کا گہر برابر نہ ہو ناچاہیے کیونکہ ایسی صورت میں نیک لوگوں کی نیک کاموں سے بے رغبتی پیدا ہوگی اور بدکاروں کو میرے کاموں کی تشویق پیدا ہوگی۔

(نهج البلاغہ صبحی صالح، مکتوب ۵۳، ص ۴۳۰)

۱۴- لوگ اپنی دنیا کی اصلاح کیلئے اپنے دینی امور میں کسی چیز کو ترک نہیں کرتے جب تک خدا ان کے لئے اس سے مضرت کوئی چیز ان کے سامنے نہ کھول دے۔

(نهج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ۱۰۶، ص ۴۸۷)

۱۵- اندھے کی بینائی کی انتہا دنیا ہے۔ وہ دل کا اندھا اس کے ماسویٰ کچھ دیکھتا ہی نہیں لیکن شخص بصیر اور روشن ضمیر دنیا کو بڑی گہری نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اس کو محدود و ناپائیدار سمجھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اس کے ماوراء ہے اس لئے شخص بصیر دنیا سے کوچ پر آمادہ ہے۔ لیکن دل کے اندھے نے اپنی آنکھوں کو اس پر جمنا رکھا ہے شخص بصیر اس سے زیادہ توشہ ساتھ لے لیتا ہے لیکن دل کا اندھا اس سے زاد و توشہ کو جمع کر رکھتا ہے۔

(نهج البلاغہ صبحی صالح خطبہ ۱۳۳، ص ۱۹۱)

۱۶- وَأَجْعَلْ نَفْسَكَ مِيزَانًا فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ غَيْرِكَ ، فَأُخِيبَ لِيغْيِرَكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ ، وَآخِرَةً لَهُ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ ، وَلَا تَظْلِمَ كَمَا لَا تُحِبُّ أَنْ تُظْلَمَ وَأَخْسِنَ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُحْسَنَ إِلَيْكَ وَاسْتَفِيحْ مِنْ نَفْسِكَ مَا تَسْتَفِيحُ مِنْ غَيْرِكَ ، وَأَرْضَ مِنَ النَّاسِ لَكَ مَا تَرْضَى بِهِ لَهُمْ مِنْكَ ، وَلَا تَقُلْ بِمَا لَا تَعْلَمُ ، بَلْ لَا تَقُلْ كُلَّ مَا تَعْلَمُ ، وَلَا تَقُلْ مَا لَا تُحِبُّ أَنْ يُقَالَ لَكَ . (تحف العقول ص ۷۴)

۱۷- أَصْدِقَاؤُكَ ثَلَاثَةٌ وَأَعْدَاؤُكَ ثَلَاثَةٌ: فَأَصْدِقَاؤُكَ: صَدِيقُكَ وَصَدِيقُ صَدِيقِكَ وَعَدُوُّ عَدُوِّكَ . وَأَعْدَاؤُكَ: عَدُوُّكَ ، وَعَدُوُّ صَدِيقِكَ ، وَصَدِيقُ عَدُوِّكَ . (نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ۲۹۵، ص ۵۲۷)

۱۸- مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ خَطَاؤُهُ وَمَنْ كَثُرَ خَطَاؤُهُ قَلَّ حَيَاؤُهُ ، وَمَنْ قَلَّ حَيَاؤُهُ قَلَّ وَرَعُهُ ، وَمَنْ قَلَّ وَرَعُهُ مَاتَ قَلْبُهُ ، وَمَنْ مَاتَ قَلْبُهُ دَخَلَ النَّارَ . (تحف العقول ص ۸۹)

۱۹- لَا تَنْتَظِرْ إِلَى مَنْ قَالَ وَانْظُرْ إِلَى مَا قَالَ .

(غر الحکم، الفصل ۸۵، الحديث ۴۰)

۲۰- جَمِيعُ الْخَيْرِ كُلُّهُ فِي ثَلَاثِ خِصَالٍ: النَّظَرُ وَالسُّكُوتُ وَالْكَلَامُ؛ فَكُلُّ نَظَرٍ لَيْسَ فِيهِ اغْتِبَارٌ فَهُوَ سَهْوٌ، وَكُلُّ سُكُوتٍ لَيْسَ فِيهِ فِكْرَةٌ فَهُوَ غَفْلَةٌ؛ وَكُلُّ كَلَامٍ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرٌ فَهُوَ لَغْوٌ. فَظُنِّي لِمَنْ كَانَ نَظَرُهُ عِبْرَةً وَسُكُوتُهُ فِكْرَةً وَكَلَامُهُ ذِكْرًا وَتَكُنْ عَلَى خَطِيئَتِهِ وَأَمِنْ النَّاسِ مِنْ شَرِّهِ .

(تحف العقول ص ۲۱۰)

۱۴- لوگوں کے ساتھ معاشرت کرنے میں اپنے کو مینا ان قرار دالو اور اپنا جوا اپنے لئے پسند کرو دوسروں کیلئے بھی پسند کرو، اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرو دوسروں کیلئے بھی ناپسند کرو، دوسروں پر (اسی طرح) ظلم نہ کرو جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم پر ظلم نہ کیا جائے۔ دوسروں پر اسی طرح احسان کرو جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم پر احسان کیا جائے۔ اپنے لئے جن چیزوں کو برا سمجھتے ہو دوسروں کیلئے بھی اچھا ناپسند کرو، جن باتوں سے لوگوں کی تم راضی ہوتے ہو انہیں باتوں سے لوگوں کو بھی راضی کرو، جو بات نہ جانتے ہو اس کو نہ کہو، بلکہ جن باتوں کو جانتے ہو ان میں سے بھی سب کو نہ کہو، اس بات کو نہ کہو جس کے بارے میں تم یہ نہ پسند کرو کہ تمہارے بارے میں کہی جائے۔

(تحف العقول ص ۷۴)

۱۵- تیرے تین دوست ہیں اور تین ہی دشمن ہیں۔ دوست تو یہ ہیں: ۱- تیرا دوست ۲- تیرے دوست کا دوست ۳- تیرے دشمن کا دشمن۔ اور تیرے دشمن یہ ہیں: ۱- تیرا دشمن ۲- تیرے دوست کا دشمن ۳- تیرے دشمن کا دوست۔

(نهج البلاغة صبحی صالح، قصار الحكم ۲۹۵، ص ۵۲۷)

۱۸- جو زیادہ باتیں کرے گا اس سے غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی خطائیں زیادہ ہوں گی اس کی حیا و شرم کم ہوگی اور جس کی شرم کم ہوگی اس کا تقویٰ کم ہوگا، اور جس کا تقویٰ کم ہوگا اس کا قلب مردہ ہو جائیگا۔ اور جس کا قلب مردہ ہو جائیگا وہ دوزخ میں جا لیگا۔ (تحف العقول ص ۸۹)

۱۹- یہ نہ دیکھو کس نے کہا ہے یہ دیکھو کیا کہا ہے۔ (غر الحکم، الفصل ۸۵، حدیث ۴۰)

۲۰- تمام نیکیاں تین باتوں میں جمع کر دی گئی ہیں، ۱- نگاہ، ۲- خاموشی، ۳- گفتگو جس نگاہ میں عبرت نہ ہو اس میں (ایک قسم کی) بھول ہے اور جس خاموشی میں تفکر نہ ہو وہ غفلت ہے اور جس کلام میں یاد خدا نہ ہو وہ بیہودہ ہے لہذا خوشحال اس کا جسکی نگاہ میں عبرت ہو خاموشی میں تفکر ہو گفتگو میں یاد خدا ہو اپنے گناہوں پر روتا ہو اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں۔

(تحف العقول ص ۲۱۵)

۱۰- إِنَّ لِلْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ حَقًّا، وَإِنَّ لِلْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ حَقًّا، فَحَقُّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ أَنْ يُطِيعَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ، وَحَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ أَنْ يُحْسِنَ إِسْمَهُ، وَيُحَسِّنَ آدَبَهُ، وَيُعَلِّمَهُ الْقُرْآنَ.

(نہج البلاغہ، صبحی الصالح، قصار الحکم ۳۹۹، ص ۵۴۶)

۲۲- أَلَا لَدُنَّا ذُرِّيَّةٌ لِمَنْ صَدَّقَهَا وَذَارُ غَافِيَةٍ لِمَنْ فَهِمَ عَنْهَا، وَذَارُ غَنَى لِمَنْ تَزَوَّدَ مِنْهَا. مَسْجِدُ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ، وَمَهْبِطُ وَخِيهِ، وَمَقْصَلَى مَلَائِكَتِهِ وَمَنْجَرُ أَوْلِيَائِهِ، اِكْتَسَبُوا فِيهَا الرَّحْمَةَ، وَرَبِحُوا فِيهَا الْجَنَّةَ، فَمَنْ ذَا بَدُّ مَهْمًا؟ وَقَدْ آذَنْتَ بَيْنِيهَا، وَنَادَتْ بِفِرَاقِهَا، وَتَعَتْ نَفْسَهَا، فَشَوَّقَتْ بِسُرُورِهَا إِلَى السُّرُورِ، وَحَدَّرَتْ بِبَلَايِهَا إِلَى الْبَلَاءِ، تَخَوِّفًا وَتَحْذِيرًا، وَتَرْغِيبًا وَتَرْهِيبًا، فَيَا أَيُّهَا الدَّامُ لِلدُّنْيَا وَالْمُغْتَرُّ بِتَغْرِيرِهَا مَتَى غَرَّتْكَ؟ أَمْ بِمَصَارِعِ آبَائِكَ مِنَ الْبَلَى؟ أَمْ بِمَصَارِعِ أُمَّهَاتِكَ نَحَتْ التَّرَى؟

(بحار ج ۷۷ ص ۴۱۸)

۲۳- أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ ائْتَانِي: أَتْبَاعُ الْهُوَى، وَطُولُ الْأَمَلِ؛ فَأَمَّا أَتْبَاعُ الْهُوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ.

(نہج البلاغہ، صبحی الصالح، الخطبہ ۴۲، ص ۸۳)

۲۴- مَنْ أَصْلَحَ سِرِّرَتَهُ أَصْلَحَ اللَّهُ عِلَاقَتَهُ، وَمَنْ عَمِلَ لِدِينِهِ كَفَاهُ اللَّهُ أَمْرَ دُنْيَاهُ، وَمَنْ أَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ أَحْسَنَ اللَّهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ.

(نہج البلاغہ، صبحی الصالح، قصار الحکم ۴۲۳، ص ۵۵۱)

۱۱- یقیناً جہاں میں باپ پر حق ہے (اسی طرح) باپ کا بیٹے پر حق ہے۔ باپ کا حق بیٹے پر یہ ہے کہ معصیت خدا کے علاوہ ہر چیز میں باپ کی اطاعت کرے اور بیٹے کا حق باپ پر یہ ہے کہ بیٹے کا اچھا نام رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے اور اس کو قرآن کی تعلیم دے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم ۳۹۹، ص ۵۴۶)

۲۲- جو شخص دنیا کے ساتھ سچائی کے ساتھ برتاؤ کرے دنیا اس کیلئے سچائی اور راستی کی جگہ ہے اور جو

دنیا سے کچھ سمجھنا چاہے دنیا اس کے لئے دار عافیت ہے اور جو دنیا سے توشہ لینا چاہے دنیا اس کے لئے جائے ثروت ہے (دنیا) انبیاء خدا کی تجدید گاہ وحی الہی کے نزول کی جگہ، فرشتوں کے نماز کی جگہ، اولیائے خدا کی تجارت گاہ ہے انہیں حضرت نے اسی دنیا میں اکتساب رحمت کیا اور نفع میں جنت کمایا، پس کون اس دنیا کی منزلت کرتا ہے؟ حالانکہ اس نے اپنی جلال کا اعلان کر دیا، اپنے فرائض کو بتا دیا، اور اپنے مرنے کی اطلاع دیدی! اپنی خوشحالی سے (انکو) خوشحالی کی طرف اور اپنی بلاؤں سے (انکو) بلاؤں کی طرف متوجہ کر دیا (یہ دنیا کبھی) ڈراتی ہے، کبھی ہوشیار کرتی ہے، کبھی شوق دلاتی ہے، کبھی خوف دلاتی ہے، اے وہ شخص جو دنیا کی برائی کرتا ہے حالانکہ تو خود دنیا کی فریب کاریوں کا فریفتہ ہے دنیا نے تجھ کو کب دھوکہ دیا؟ کیا اس وقت جب تیرے بزرگوں کو دامن فنا و بوسیدگی کے حوالہ کر دیا؟ یا جب تیری ماؤں کو زیر خاک نہاں کر دیا؟

(بحار ج ۷۷، ص ۴۱۸)

۲۳- اے لوگو میں تمہارے بارے میں دو چیزوں سے بہت ڈرتا ہوں۔ ۱- خواہشوں کی پیروی ۲- طولانی آرزو خواہشوں کی پیروی حق سے روک دیتی ہے اور طویل آرزوئیں آخرت کو فراموش

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، خطبہ ۴۲، ص ۸۳)

۲۴- جو اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے خدا اس کے ظاہر کی اصلاح کرتا ہے، جو اپنے دین کے لئے کام کرتا ہے خدا اس کی دنیا کیلئے کفایت کرتا ہے جو اپنے اوصاف اپنے خدا کے درمیان اصلاح کر لیتا ہے خدا اس کے اور لوگوں کے درمیان اصلاح کر دیتا ہے۔ (نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم ۴۲۳، ص ۵۵۱)

۲۵۔ لَا تَجْعَلَنَّ أَكْثَرَ شُغْلِكَ بِأَهْلِكَ وَوَلَدِكَ ، فَإِنْ يَكُنْ أَهْلُكَ وَوَلَدُكَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَضِيعُ أَوْلِيَاءُهُ ، وَإِنْ يَكُونُوا أَعْدَاءَ اللَّهِ فَمَا هُمْكَ وَشُغْلُكَ بِأَعْدَاءِ اللَّهِ؟
(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۳۵۲، ص ۵۳۶)

۲۶۔ قِيمَةُ كُلِّ امْرِئٍ مَا يُخَيِّنُ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷)

۲۷۔ مَاءٌ وَجْهَكَ جَامِدٌ يُقْطِرُهُ السُّؤَالُ فَإِنْتَظِرْ عِنْدَ مَنْ تُقْطِرُهُ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۳۴۶، ص ۵۳۵)

۲۸۔ مَا لَنَا بِنِ اِذَا مَ وَالْفَخْرِ اَوَّلُهُ نَظْفَةٌ وَآخِرُهُ جِيفَةٌ...

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۴۵۴، ص ۵۵۵)

۲۹۔ اَلَا اَخْبِرُكُمْ بِالْفَقِيهِ حَقَّ الْفَقِيهِ مَنْ لَمْ يُرَخِّصِ النَّاسَ فِي مَعَاصِيِ اللَّهِ وَلَمْ يُقْطِعْهُمْ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَمْ يُؤْمِنْهُمْ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ وَلَمْ يَدْعِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ اِلَى مَا سِوَاهُ، وَلَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَقْوَى، وَلَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَفَكُّرٌ وَلَا خَيْرَ فِي قَرَابَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَذَبُّرٌ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۴۱)

۳۰۔ مَا زَلَنِي غَيُورٌ قَطُّ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۳۰۵، ص ۵۲۹)

۲۵۔ (خبردار) اپنی مشغولیت زیادہ تر اپنے اہل و عیال میں مبتدل نہ کرھو کیونکہ تیرے اہل و عیال اگر خدا کے دوست ہیں تو خدا اپنے دوستوں کو ضائع و برباد نہیں کرتا اور اگر وہ لوگ خدا کے دشمن ہیں تو تمہاری مشغولیت اور تمہاری توجہ دشمنان خدا کی طرف کیوں ہو؟

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم ۳۵۲، ص ۵۳۶)

۲۶۔ ہر شخص کی قدر و قیمت ان نیکیوں سے وابستہ ہوتی ہے جنکو وہ انجام دیتا ہے۔

(بحار الانوار، ج ۷۸ ص ۳۷)

۲۷۔ تمہاری آبرو جامد ہے مگر لوگوں سے سول کرنا اسکو قطرہ قطرہ کر کے بہا دیتا ہے اب یہ دیکھنا تمہارا کام ہے کہ کس کے سامنے آبروریزی کرتے ہو۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات تھار، ۳۴۶ ص ۵۳۵)

۲۸۔ اس فرزند آدم کو فخر کرنے کا کیا ننگ ہے جسکی ابتدا نطفہ ہوا اور انتہا مردہ ہو۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات تھار، ۴۵۴ ص ۵۵۵)

۲۹۔ کیا میں تم کو کامل فقیہ کی خبر دوں (توسنوں) حقیقی اور کامل فقیہ وہی ہے جو لوگوں کو خدا کی معصیت کی اجازت نہ دے اور نہ انکو خدا کی رحمت سے مایوس کرے اور مگر خدا (نامرئی و مخفی عذاب الہی) سے بے خوف نہ کرے قرآن سے بے رغبتی کی وجہ سے قرآن کو نہ چھوڑ دے جس عبارت کے اندر فہم و ادراک نہ ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے اور جس علم میں غور و فکر نہ ہو اس میں (حجی) کوئی خیر نہیں ہے۔ آیات قرآن کی تلاوت میں بھی کوئی خیر نہیں ہے اگر اس میں تدبیر و تفکر نہ ہو۔

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۴۱)

۳۰۔ غیرت مند آدمی کبھی زنا نہیں کرتا۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات تھار، ۳۰۵ ص ۵۲۹)

۳۱۔ اِنَّ الْمُتَّقِينَ ذَهَبُوا بِعَاجِلِ الدُّنْيَا وَآجِلِ الْآخِرَةِ فَنُشَارِكُوْا اَهْلَ الدُّنْيَا فِي دُنْيَاهُمْ وَلَمْ يُشَارِكُوْهُمْ اَهْلُ الدُّنْيَا فِيْ آخِرَتِهِمْ.

(نہج البلاغہ، صبحی الصالح، کتاب ۲۷، ص ۳۸۳)

۳۲۔ لَا يَجِدُ عَبْدٌ ظَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَنْزِلَ الْكَذِبَ هَزْلَةً وَجَدَّهُ.

(اصول کافی ج ۲ ص ۳۴۰)

۳۳۔ اِنْ جَعَلْتَ دِينَكَ تَبَعًا لِدُنْيَاكَ أَهْلَكَتَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ وَكُنْتَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ.

اِنْ جَعَلْتَ دُنْيَاكَ تَبَعًا لِدِينِكَ آخَرْتَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ وَكُنْتَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْفَائِزِينَ.

(غررالحکم، الفصل ۱۰، الحديث ۴۴-۴۵)

۳۴۔ مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْحَيَّةِ، لَبِيبٌ مَشْهُا وَالشَّمُّ النَّافِعُ فِي جَوْفِهَا، يَهْوِي إِلَيْهَا الْغِرَّ الْجَاهِلُ، وَتَخْذَرُهَا ذُواللَّبِّ الْعَاقِلُ.

(نہج البلاغہ، صبحی الصالح، قصارالحکم ۱۱۹، ص ۴۸۹)

۳۵۔ بِأَكْمَلُ بَنِي زَيْدٍ إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ أَوْعِيَةٌ فَخَيْرُهَا أَوْعَاهَا، فَاخْفِظْ عَنِّي مَا أَقُولُ لَكَ: أَلْتَأَسُّ ثَلَاثَةً: فَعَالِمٌ رَبَّانِيٍّ، وَمَتَعَلِّمٌ عَلَى سَبِيلِ نَجَاةٍ، وَهَمَّاجٌ رَعَامِ آبَائِهِ كُلِّ نَاعِقٍ، يَمِيلُونَ مَعَ كُلِّ رِيحٍ، لَمْ يَتَمَيَّضُوا بِنُورِ الْعِلْمِ، وَلَمْ يَلْجَأُوا إِلَى رُكْنِ وَثْقٍ (نہج البلاغہ، صبحی الصالح، قصارالحکم ۱۴۷، ص ۴۹۵)

۳۱۔ یقیناً پرہیزگار لوگوں نے جلد گزر جانے والی دنیا اور ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت سے فائدہ اٹھالیا۔ اہل دنیا کے ساتھ ان کی دنیا میں شریک رہے حالانکہ اہل دنیا ان کی آخرت میں شریک نہ ہو سکے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صراح، مکتوب ۲۴، ص ۳۸۳)

۳۲۔ انسان کو ایمان کا مزہ اس وقت تک نہیں ملتا جب تک وہ جھوٹ ترک نہ کر دے حقیقی طور سے بھی اور مزاج کے طور سے بھی۔

(اصول کافی ج ۲، ص ۲۲۰)

۳۳۔ اگر تم نے اپنے دین کو اپنی دنیا کا تابع بنا دیا تو دین و دنیا دونوں کھو بیٹھے اور آخرت میں گھائے میں رہو گے اور اگر اپنی دنیا کو دین کا تابع بنالیا تو دین و دنیا دونوں حاصل کر لیا اور آخرت میں بھی کامیاب لوگوں میں ہو گے۔

(غررالحکم، فصل ۱۰، حدیث ۴۲-۴۵)

۳۴۔ دنیا سانپ جیسی ہے کہ اس کا چھوٹا تو نرم و ملائم ہے مگر اس کے اندر زہر ہلا ہل ہے۔ بے خبر نادان اس کا دلزدہ ہو جاتا ہے مگر ہوشمند عاقل اس سے ڈرتا ہے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صراح، کلمات قصار ۱۱۹، ص ۴۸۹)

۳۵۔ اے کبیل بن زیاد: قلوب بھی ظرووف کے مانند ہیں (جیسے) سب سے بہتر ظرف وہ ہے جو سب سے زیادہ حفاظت کرنے والا ہو۔ اس لیے جو کچھ میں تم کو بتاتا ہوں اس کو یاد کرو۔ لوگو! کئی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ علمائے الہی ۲۔ طلاب علوم جو نجات کے راستے پر ہیں ۳۔ جن کی بے سرو پا جوہر آواز کے پیچھے دوڑ جاتے ہیں اور ہر ہوا کے ساتھ حرکت کرتے ہیں یہ بھی ہیں جو علم کے نور سے کبھی روشن نہیں ہوئے اور کسی مضبوط ستون کی پناہ حاصل نہیں کی۔

(نہج البلاغہ، صبحی صراح، کلمات قصار ۱۴۷، ص ۴۹۵)

۳۶۔ وَصِيكُم بِخَمْسٍ، لَوْ صَرَرْتُمْ إِلَيْهَا آبَاظَ الْإِبِلِ لَكَانَتْ لَذَلِكَ أَهْلًا: لَا يَزُجُونَ أَحَدًا مِنْكُم إِلَّا رَبَّهُ، وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا ذَنْبَهُ، وَلَا يَسْتَحِينَ أَحَدًا مِنْكُم إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَفْلَهُمْ أَنْ يَقُولَ: لَا أَعْلَمُ، وَلَا يَسْتَحِينَ أَحَدًا إِذَا لَمْ يَعْلَمْ الشَّيْءَ أَنْ يَتَعَلَّمَهُ، وَعَلَيْكُم بِالصَّبْرِ، فَإِنَّ الصَّبْرَ مِنَ الْإِيمَانِ كَالرَّاسِ مِنَ الْجَسَدِ، وَلَا خَيْرَ فِي جَسَدٍ لَا رَأْسَ مَعَهُ، وَلَا فِي إِيمَانٍ لَا صَبْرَ مَعَهُ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحكم ۸۲، ص ۴۸۲)

۳۷۔ خَالِطُوا النَّاسَ مُخَالَظَةً إِنْ مِثُّهُمْ مَعَهَا بَكَوْا عَلَيْكُمْ، وَإِنْ عِشْتُمْ حَتُّوا إِلَيْكُمْ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحكم ۱۰، ص ۴۷۰)

۳۸۔ لَذَاعِي بِلَا عَمَلٍ كَالرَّامِي بِلَا وَتَرٍ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحكم ۳۳۷، ص ۵۳۴)

۳۹۔ بِالْقَمَلِ تَحْصُلُ الْجَنَّةُ لَا بِالْأَقْلِ.

(غرر الحكم، الفصل ۱۸، الحديث ۱۱۹)

۴۰۔ مَا أَكْثَرَ الْعَبْرَ وَأَقَلَّ الْإِغْتِبَارَ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحكم ۲۹۷، ص ۵۲۹)

۳۱۔ میں تم کو پانچ ایسی چیزوں کی وصیت کرتا ہوں کہ اگر ان کیلئے تم کو سفر کرنا پڑے تو سفر کرو۔ ۱۔ تم میں سے کوئی اپنے رب کے علاوہ کسی اور سے کوئی رجا (امید) نہ رکھے۔

۲۔ تم میں سے کوئی اپنے گناہوں کے علاوہ کسی اور سے نہ ڈرے۔

۳۔ تم میں سے اگر کسی سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ نہ جانتا ہو تو میں نہیں جانتا، کہنے سے ہرگز نہ شرمائے۔

۴۔ تم میں سے کوئی بھی اگر کسی چیز کو نہیں جانتا تو اس کے سیکھنے سے نہ شرمائے۔

۵۔ تمہارے لئے صبر ضروری ہے اس لئے کہ صبر کا ایمان سے وہی رشتہ ہے تو سر کا جسم سے ہے جس جسم کے ساتھ سر نہ ہو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اسی طرح اس ایمان کا کوئی فائدہ نہیں ہے جس کے ساتھ صبر نہ ہو۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحكم ۸۲، ص ۴۸۲)

۳۷۔ لوگوں کے ساتھ اس طرح کھل کر رہو کہ اگر درجاؤ تو تم پر گریہ کریں اور اگر زندہ رہو تو تم سے عشق کی طرح محبت کریں۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحكم ۱۰، ص ۴۷۰)

۳۸۔ خود عمل کئے بغیر لوگوں کو عمل کی دعوت دینا ایسا ہی ہے جیسے بغیر حلے کے کمان سے تیر چلانا۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحكم ۳۳۷، ص ۵۳۴)

۳۹۔ جنت عمل سے حاصل ہوتی ہے امل (امید) سے نہیں حاصل ہوتی۔

(غرر الحكم، فصل ۱۸، حدیث ۱۱۹)

۴۰۔ درس عبرت تو بہت ہیں مگر عبرت حاصل کرنے والے بہت کم ہیں۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحكم ۲۹۷، ص ۵۲۹)

محصول چہارم

امام دوم حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

اور آپ کے چالیس کلمات

محصول چہارم امام حسن مجتبیٰ

- نام: — امام حسن (ع)
 مشہور القاب: مجتبیٰ، سبط اکبر.
 کنیت: — ابو محمد.
 پدر: — حضرت علی بن ابی طالب
 مادر: — حضرت فاطمہ بنت رسول خدا
 زمان تولد: — ۱۵ رمضان سال سوم ہجرت.
 مکان تولد: — مدینہ منورہ
 تاریخ شہادت: — ۲۸ صفر
 سن شہادت: — سن پچاس ہجری.
 سبب شہادت: — زہر.
 قاتل: — معاویہؓ کے اشارہ پر جعدہ بنت اشعث نے زہر دیا.
 قبر: — جنت البقیع - مدینہ منورہ.
 عمر: — ۴۰ سال.
 دوران زندگی: — اسکو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۱۔ زمانہ رسولؐ تقریباً ۸ سال
 ۲۔ ہمراہ حضرت علیؓ (تقریباً ۲۰ سال) ۳۔ عصر امامت (تقریباً دس سال)

امام حسنؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ ساری تعریفیں اس خدا کیلئے ہیں جو بولنے والے کے کلام کو سنا ہے، خاموش رہنے والے کے دل کی بات کو جانتا ہے، جو زندہ رہتا ہے اس کے رزق کا ذمہ دار ہے اور جو مر جاتا ہے اس کی بازگشت اسی کی طرف ہوتی ہے۔ (بخاری ج ۸، ص ۱۱۳)

۲۔ اے میرے پیارے بیٹے جب تک کسی کی آمد و رفت (اور اس کے اخلاقی خصوصیات پر) مطلع نہ ہو جاؤ اس سے دوستی نہ کرو، پھر جب باقاعدہ اس کی تحقیق کر لو اور اس کے ساتھ معاشرت کو پسند کرو تو دوستی کو (مگر) اس بنیاد پر کہ انہیں پر درگزر کرے اور پریشانیوں میں مدد کرے۔ (تحف العقول ص ۲۳۳)

۳۔ سب سے مینا ترین وہ آنکھ ہے جو نیکیوں میں نفوذ کر جائے (یعنی نیکیوں کو باقاعدہ دیکھ سکے) اور سب سے زیادہ سننے والا وہ کان ہے جو نصیحتوں کو اپنے اندر جذب کرے اور ان سے فائدہ اٹھائے، اور سب سے سالم وہ دل ہے جو شک و شبہ کی آلودگی سے پاک ہو۔ (تحف العقول ص ۲۳۵)

۴۔ ایک شخص نے امام حسنؑ سے پوچھا بزدلی کیا ہے؟ فرمایا: دوستوں سے بہادری اور دشمنوں سے بھاگنا۔

(تحف العقول ص ۲۳۵)

اربعون حدیثاً

عن الامام الحسن عليه السلام

۱- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنْ تَكَلَّمَ سَمِعَ كَلَامَهُ، وَمَنْ سَكَتَ عَلِمَ مَا فِي نَفْسِهِ، وَمَنْ عَاشَ فَقَلْبُهُ رِزْقُهُ، وَمَنْ مَاتَ فَلَيْلَهُ مَعَادُهُ...

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۲)

۲- يَا بُنَيَّ لَا تُؤَاخِ أَخِداً حَتَّى تَعْرِفَ مَوَارِدَهُ وَمَصَادِرَهُ فَإِذَا اسْتَبْطَلْتَ الْخَبْرَةَ وَرَضِيتَ الْعِشْرَةَ فَأَخِجْ عَلَى إِقَالَةِ الْعَتْرَةِ وَالْمُؤَاثَةِ فِي الْعُسْرَةِ.

(تحف العقول ص ۲۳۳)

۳- إِنَّ أَبْصَرَ الْأَبْصَارِ مَا تَفَدَّ فِي الْخَيْرِ مَذْهَبُهُ وَأَسْمَعَ الْأَسْمَاعِ مَا وَعَى التَّنْذِيرَ وَاتَّقَعَ بِهِ أَسْلَمَ الْقُلُوبِ مَا ظَهَرَ مِنَ الشُّبُهَاتِ.

(تحف العقول ص ۲۳۵)

۴- قِيلَ فَمَا الْجُبْنُ قَالَ الْجُرْأَةُ عَلَى الصَّدِيقِ وَالْكَوْلُ عَنِ الْعَدُوِّ.

(تحف العقول ص ۲۲۵)

۵- لَا تُعَاجِلِ الدَّنْبَ بِالْعُقُوبَةِ وَاجْعَلْ بَيْنَهُمَا لِيْلًا غَيْدَارٍ ظَرِيقًا.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۶- بِالْعَقْلِ تُذَرِّكُ الدَّارَانِ جَمِيعًا.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۷- لَا فَقْرَ مِثْلُ الْجَهْلِ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۸- عَلِمَ النَّاسَ عِلْمَكَ وَتَعَلَّمَ عِلْمَ غَيْرِكَ فَتَكُونُ قَدْ اتَّقَنْتَ عِلْمَكَ وَوَعَلَيْتَ مَا لَمْ تَعْلَمْ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۹- قِيلَ فَمَا الْمُرُوءَةُ؟ قَالَ حِفْظُ الدِّينِ، وَاعْزَازُ النَّفْسِ وَلِيْنُ الْكَتْفِ، وَتَعَهُدُ الصَّبِيْعَةِ، وَأَدَاءُ الْحُقُوفِ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۰۲)

۱۰- مَا زَايَتْ ظَالِمًا أَشْبَهَ بِمَظْلُومٍ مِنْ حَاسِدٍ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۱۱- زَأْسُ الْعَقْلِ مُعَاشَرَةُ النَّاسِ بِالْجَمِيلِ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۱۲- لَا خَاءَ الْوَفَاءِ فِي الشَّدَةِ وَالرَّخَاءِ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۴)

۱۳- أَلِحِزْمَانُ تَرَكَ حَقْلَكَ وَقَدْ غُرِضَ عَلَيْكَ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۱۴- قِيلَ فَا الْكَرْمُ؟ قَالَ الْإِنْبَاءُ بِالْعَطِيَّةِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ.

(تحف العقول ص ۲۲۵)

۵- خطا کار کی غلطی پر سنسنائیں جلدی نہ کرو۔ خطا اور اس کی سنسنائیں عذر کو راستہ قرار دو۔

(بخار ج ۷۸، ص ۱۱۳)

۶- دنیا و آخرت (کی سعادت) کو عقل سے سمجھا جاسکتا ہے۔

(بخار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۷- جہالت جیسی فقیری نہیں ہے۔

(بخار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۸- اپنا علم لوگوں کو سکھاؤ، دوسروں کا علم خود سیکھو اس طرح تم اپنا علم مضبوط کرو گے اور جو نہیں جانتے ہو اس کا علم حاصل کرو گے۔

(بخار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۹- ایک شخص نے امام حسن سے پوچھا جو امر دی کیا ہے؟ فرمایا: دین کی حفاظت، نفس کی بزرگی، نرمی کی عادت، ہمیشہ احسان کی عادت، حقوق کی ادائیگی۔

(بخار ج ۷۸، ص ۱۰۲)

۱۰- میں نے کسی ایسے ظالم کو نہیں دیکھا جو حسد کرنے والے کی طرح مظلوم کے مشابہ ہو۔

(بخار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۱۱- لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہی اصل عقل ہے۔

(بخار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۱۲- برادری کا مطلب سختی اور آسائش میں وفاداری ہے۔

(بخار ج ۷۸، ص ۱۱۴)

۱۳- ناامیدی اور بے بہرہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آئے ہوئے اقبال کو ٹھکرا دینا۔

(بخار ج ۷۸، ص ۱۱۵)

۱۴- کشتی شخص نے امام حسن سے پوچھا کرم کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: بے مانگے عطا کرنا۔

(تحف العقول ص ۲۲۵)

۱۵۔ بَيِّنَ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ أَرْبَعُ أَصَابِعَ، مَا رَأَيْتَ بِعَيْنِكَ فَهُوَ الْحَقُّ وَقَدْ تَسْمَعُ بِأُذُنِكَ بِاطِلًا كَثِيرًا. (تحف العقول ص ۲۲۹)

۱۶۔ لَا تُجَاهِدِ الظَّلَبَ جِهَادَ الْغَالِبِ، وَلَا تَتَّكِلْ عَلَى الْقَدَرِ اتِّكَانَ الْمُسْتَسْلِمِ، فَإِنَّ ابْتِغَاءَ الْفَضْلِ مِنَ الشُّنَّةِ، وَالْإِجْمَالِ فِي الظَّلَبِ مِنَ الْعِقَّةِ، وَلَيْسَتْ الْعِقَّةُ بِدَافِعَةٍ رِزْقًا وَلَا الْحِرْصُ بِجَالِبٍ فَضْلًا. (تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۷۔ مَا تَسَاوَرَ قَوْمٌ إِلَّا هُدُوا إِلَى رُشْدِهِمْ. (تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۸۔ وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَصْفِ أَخٍ كَانَ لَهُ صَالِحٌ : كَانَ مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ فِي عَيْنِي وَكَانَ رَأْسُ مَا عَظُمَ بِهِ فِي عَيْنِي صَغَرَ الدُّنْيَا فِي عَيْنِي، كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانِ الْجَهَالَةِ فَلَا يَمُدُّ بَدَأًا إِلَّا عَلَى يَقَةٍ لِمَنْفَعَةٍ، كَانَ لَا يَتَشَكَّى، وَلَا يَتَسَخَطُ، وَلَا يَتَبَرَّمُ، كَانَ أَكْثَرَ ذَهَرِهِ صَامِتًا فَإِذَا قَالَ بَدَأَ الْفَائِلِينَ، كَانَ ضَعِيفًا مُسْتَضْعَفًا فَإِذَا جَاءَ الْجِدُّ فَهُوَ اللَّيْثُ عَادِيًا، كَانَ إِذَا جَامَعَ الْعُلَمَاءَ عَلَى أَنْ يَسْتَمَعَ آخِرَ صَوْتٍ مِنْهُ عَلَى أَنْ يَقُولَ كَانَ إِذَا غُلِبَ عَلَى الْكَلَامِ لَمْ يَقْلُبْ عَلَى السَّكُوتِ كَانَ لَا يَقُولُ مَا لَا يَقُولُ وَيَفْعَلُ مَا لَا يَقُولُ. كَانَ إِذَا غُرِصَ لَهُ أَمْرَانِ لَا يَنْدِرِي آتِيَهُمَا أَقْرَبُ إِلَى رَبِّهِ نَظَرَ أَقْرَبَهُمَا مِنْ هَوَاهُ فَخَالَفَهُ، كَانَ لَا يَلُومُ أَحَدًا عَلَى مَا قَدْ يَقَعُ الْعُذْرُ فِيهِ مِثْلَهُ. (تحف العقول ص ۲۳۴)

۱۵۔ حق اور باطل میں چار انگلی کا فاصلہ ہے، جو اپنی آنکھوں سے دیکھو وہ حق ہے اور کانوں سے نہ سہی غلط باتیں بھی سنا کرتے ہو۔ (تحف العقول ص ۲۲۹)

۱۶۔ جہاد میں کامیابی تلاش کرنے والے کی طرح طلب دنیا کیلئے کوشش نہ کرو اور نہ تسلیم ختم کرنے والوں کی طرح اپنے مقدر پر تکیہ کر کے بیٹھ جاؤ، (یعنی نہ بہت لالچ کرو اور نہ سستی برتو) اس لئے کہ تحصیل فضل (حلال روزی) سنت ہے اور لالچ نہ کرنا عفت ہے۔ نہ عفت سے روزی کم ہوتی ہے اور نہ لالچ سے بڑھتی ہے (اس لئے اعتدال پر عمل کرنا چاہئے) (تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۷۔ جس قوم نے مشورہ سے کام لیا وہ راہ ہدایت پائی۔ (تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۸۔ حضرت امام حسنؑ نے اپنے ایک صاحب رفیق کا اس طرح تعارف کرایا :

میری نظر میں وہ سب سے بڑا تھا جس صفت کی بنا پر وہ میری نظروں میں عظیم تھا وہ یہ تھی کہ دنیا اس کی نظر میں حقیر تھی وہ جہالت کے قبضہ سے باہر تھا۔ نفع کیلئے سوائے بھروسہ والے آدمی کے کسی کی طرف ہاتھ نہیں پھیلاتا تھا وہ شکوہ (وشکیات) نہیں کرتا تھا، غصہ نہیں کرتا تھا، بد مزاجی نہیں کرتا تھا، زیادہ تر خاموش رہتا تھا، اور جب لب کشائی کرتا تھا تو سر آمد شکمین ہوتا تھا، وہ کمزور و ناتواں تھا، لیکن جب ضرورت ہوتی تھی (مثلاً جہاد) تو شیر زبان تھا، علماء کی مجلس میں کہنے سے زیادہ سننے سے گھسپی رکھتا تھا، اگر کوئی اس پر تنگیوں میں غالب آجائے تو آجائے مگر خاموشی میں کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا تھا۔ وہ جو کرتا نہیں تھا اس کو کسی بھی نہیں کہتا تھا (مگر) وہ کرتا تھا جو نہیں کہتا تھا۔ اگر اس کے سامنے دو ایسے پیش آئیں جنکے بارے میں اسکو معلوم نہ ہو کہ مرضی خدا سے قریب کون ہے یا تو وہ یہ دیکھتا تھا کہ اس کی مرضی کے مطابق کون سا ہے پس اسی کو چھوڑ دیتا تھا۔ جن کاموں میں عذر کی گنجائش ہوتی تھی ان (کے ترک) پر کسی کی ملامت نہیں کرتا تھا۔ (تحف العقول ص ۲۳۴)

۱۹- عَنْ جُنَادَةَ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوفِّي فِيهِ... فَقُلْتُ يَا مَوْلَايَ مَا لَكَ لَا تُعَالِجُ نَفْسَكَ؟ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بِمَاذَا تُعَالِجُ الْمَوْتَ؟ قُلْتُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، ثُمَّ التَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنْ هَذَا الْأَمْرَ يَمْلِكُهُ إِنَّا عَشَرُ أُمَامٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ، مَا مِمَّا إِلَّا مَشْمُومٌ أَوْ مَقْتُولٌ... وَبِكُنَى صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ عِظْنِي يَا أَبَنَ رَسُولِ اللَّهِ، قَالَ: نَعَمْ اسْتَعِذَّ لِسَفَرِكَ وَحَصِّلْ زَادَكَ قَبْلَ حُلُولِ أَجَلِكَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ تَطْلُبُ الدُّنْيَا وَالْمَوْتَ يَطْلُبُكَ، وَلَا تَحْمِلْ هَمَّ يَوْمِكَ الَّذِي لَمْ يَأْتِ عَلَى يَوْمِكَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ، وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَا تَكْسِبُ مِنَ الْمَالِ شَيْئًا فَوْقَ قَوْلِكَ إِلَّا كُنْتَ فِيهِ خَازِنًا لِعَيْنِكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ فِي خَلَالِهَا حِسَابٌ، وَفِي حَرَامِهَا عِقَابٌ، وَفِي الشُّبُهَاتِ عَنَابٌ، فَإِذَا نَزَلَ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ الْمَيْتَةِ، خُذْنَهَا مَا يَكْفِيكَ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ خَلَالًا كُنْتَ قَدْ زَهَدْتَ فِيهَا، وَإِنْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يَكُنْ فِيهِ وَزْرٌ، فَإِذَا خَذْتَ كَمَا أَخَذْتَ مِنَ الْمَيْتَةِ، وَإِنْ كَانَ الْعِنَابُ فَإِنَّ الْعِنَابَ يَسِيرٌ. وَاعْمَلْ لِدُنْيَاكَ كَمَا تَكُنْ تَعِيشُ أَبَدًا، وَاعْمَلْ لِآخِرَتِكَ كَمَا تَكُنْ تَمُوتُ غَدًا، وَإِذَا أَرَدْتَ عِزًّا بِلَا عَشِيرَةٍ وَهَيْبَةً بِلَا سُلْطَانٍ، فَأَخْرِجْ مِنْ ذَلِكَ مَغْصَبَةَ اللَّهِ إِلَى عِزِّ طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(بحار الانوار ج ۴۴ ص ۱۳۸-۱۳۹)

۲۰- مَنْ أَحَبَّ الدُّنْيَا ذَهَبَ خَوْفُ الْآخِرَةِ عَنْ قَلْبِهِ...

(لئالی الاخبار ج ۱ ص ۵۱)

۱۹- جنادة بن اُمیة کہتے ہیں: جس بیماری میں امام حسنؑ کا انتقال ہوا ہے میں انکی عیادت کیلئے گیا... میں نے کہا: آقا آپ اپنا علاج کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: عبد اللہ! موت کا علاج کس سے کروں؟ میں نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون... اس کے بعد حضرت میری طرف متوجہ ہو کر بولے: خدا کی قسم رسول خداؐ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ اس امر (امامت) کے مالک علی و فاطمہؑ کی اولاد سے ۱۲ امام ہوں گے اور سب ہی کو یا زہر دیا جائیگا یا قتل کیا جائیگا یہ فرما کر حضرت رونے لگے۔ راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ مجھے کچھ نصیحت و موعظہ فرمائیے! فرمایا: ہاں (سنو) سفر آخرت کیلئے آمادہ رہو، اپنی زندگی ختم ہونے سے پہلے اس سفر کیلئے زاد و توشہ فراہم کرو۔ اور یہ جان لو کہ تم دنیا کی تلاش میں ہو اور موت تمہاری تلاش میں ہے غم نہ فرا جو ابھی نہیں آیا اس آج پر بار نہ کرو جس میں تم ہو۔ اور اگر تم نے اپنی قوت سے زیادہ مال جمع کیا تو دوسرے کے خزانہ دار ہو گے یا دیکھو دنیا کی حلال چیزوں میں حرام ہے اور حرام چیزوں میں عذاب ہے اور شبہات میں عتاب ہے، دنیا کو ایک مردار فرض کرو جس میں سے صرف اپنی ضرورت بھر کی چیز لو اب اگر وہ حلال ہے تو تم نے اس میں زہد سے کام لیا اور اگر حرام ہے تو تمہارے اوپر گناہ نہ ہوا کیونکہ تم نے اس سے اسی طرح لیا جسے جس طرح مردار سے لیا جاسکتا ہے اور اگر عتاب ہے بھی تو معطل سا ہو گا۔ اپنی دنیا کیلئے اس طرح کوشش کرو جیسے تم کو ہمیشہ چاہنا ہے اور آخرت کیلئے ایسی سعی کرو جیسے تم کو کل مرجانا ہے۔ اگر تم کو قیل کے بغیر عزت کسی حکومت کے بغیر ہیبت چاہتے ہو تو خدا کی مصیبت کی ذلت سے لگا کر خدا کی اطاعت کی عزت میں داخل ہو جاؤ۔

(بحار الانوار ج ۴۴ ص ۱۳۸-۱۳۹)

۲۰- جو شخص دنیا کو بہت محبوب رکھتا ہے اس کے دل سے آخرت کا خوف چلا جاتا

(لئالی الاخبار ج ۱ ص ۵۱)

۲۱- السَّيْفِيُّ: أَلَا حَقُّ فِي مَالِهِ، الْمُتَهَاوُنُ فِي عِزِّهِ يُشْتَمُ فَلَا يُجِيبُ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۲۲- الْمَعْرُوفُ مَا لَمْ يَتَقَدَّمْهُ مَقْلٌ وَلَا يَتَّبِعْهُ مَنْ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۲۳- أَلْعَارُ أَهْوَى مِنَ النَّارِ.

(تحف العقول ص ۲۳۴)

۲۴- فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَتَزَوَّدُ وَالْكَافِرَ يَتَمَتَّعُ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۲)

۲۵- السَّفَةُ أَتْبَاعُ الدُّنَاةِ وَمُصَاحِبَةُ الْغَوَاةِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۲۶- يَتَبَيَّنُكُمْ وَبَيِّنَ الْمُؤَظَّةَ حِجَابُ الْعِزَّةِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۰۹)

۲۷- هَلَاكُ النَّاسِ فِي ثَلَاثٍ: الْكِبَرُ وَالْحِرْصُ وَالْحَسَدُ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۲۸- الْكِبَرُ هَلَاكُ الدِّينِ وَبِهِ لَعْنُ إِبْلِيسَ، وَالْحِرْصُ عَدُوُّ النَّفْسِ وَبِهِ أُخْرِجَ آدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَالْحَسَدُ رَأْسُ السُّوءِ وَمِنْهُ قَتَلَ قَابِيلُ هَابِيلَ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۲۱- سفید وہ شخص ہے جو مال کو بیہودہ کاموں میں خرچ کرے، ابرو کے بارے میں سستی سے کام لے، اسکو برا بھلا کہا جائے تو جواب نہ دے۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۲۲- نیکی کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے مال مٹول نہ ہو اور اس کے آخر میں احسان نہ بتایا جائے۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۲۳- تنگ و عار دوزخ سے بہتر ہے۔

(تحف العقول ص ۲۳۲)

۲۴- مومن (دنیا سے) زار دہ لیتا ہے اور کافر اس سے فائدہ حاصل کرتا ہے (گویا وین رہنا چاہتا ہے)۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۱۲)

۲۵- سفاہت کا مطلب کینے لوگوں کی پیروی اور گمراہوں کی ہم نشینی ہے۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۲۶- تمہارے اور مؤظتہ کے درمیان غرور و کبر کا پردہ ہے (جو اسے قبول کرنے سے روکتا ہے)۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۰۹)

۲۷- لوگوں کو ہلاک کرنے والی چیز تین ہیں ۱- تکبر ۲- حرص ۳- حسد۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۲۸- تکبر سے دین برباد ہو جاتا ہے اور اسی تکبر کی وجہ سے ابلیس خدا کی لعنت کا مستحق ہوا اور حرص نفس کا دشمن ہے اسی کی وجہ سے آدم کو جنت سے نکلنا پڑا، حسد برائیوں کا رہنما ہے اسی کی وجہ سے قابیل نے جناب ہابیل کو قتل کیا۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۲۹- عَلَيْنَا بِالْفِكْرِ فَإِنَّهُ حَيَاةُ قَلْبِ الْبَصِيرِ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۳۰- لَا آدَبَ لِمَنْ لَا عَقْلَ لَهُ، وَلَا مُرُوءَةَ لِمَنْ لَا هِمَّةَ لَهُ، وَلَا حَيَاءَ لِمَنْ لَا دِينَ لَهُ.

(کشف الغمۃ «طبع بیروت» ج ۲ ص ۱۹۷)

۳۱- خَيْرُ الْغِنَى الْفُنُوعُ وَشَرُّ الْفَقْرِ الْخُضُوعُ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۲- لِمَزَاحٍ بِأَكُلِ الْهَيْبَةِ، وَقَدْ أَكْثَرَمِنَ الْهَيْبَةِ الصَّامِتُ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۳- الْفُرْصَةُ سَرِيعَةُ الْقَوْتِ بَطِيئَةُ الْعَوْدِ.

(بخار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۴- الْقَرِيبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ الْقَوْدَةُ وَإِنْ بَعْدَ نَسْبِهِ.

(تحف العقول ۲۳۴)

۳۵- أَلَلُّومُ أَنْ لَا تَشْكُرَ النِّعْمَةَ.

(تحف العقول ص ۲۳۳)

۳۶- صَاحِبِ النَّاسِ مِثْلُ مَا تُحِبُّ أَنْ يُصَاحِبُوكَ بِهِ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۶)

۲۹- تمہارے لئے غور و فکر ضروری ہے اس لئے کہ تفکر قلب بصیر کی زندگی ہے۔

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۳۰- وہ بے ادب ہے جسکے پاس عقل نہ ہو، وہ بے مروت ہے جس کے پاس ہمت نہ ہو، وہ بے حیا ہے جسکے پاس دین نہ ہو۔

(کشف الغمۃ طبع بیروت ج ۲ ص ۱۹۷)

۳۱- بہترین مالدار کی قناعت ہے اور بدترین فقیر کی (دو تلمذوں کے سامنے) سر جھکانا ہے۔

(بخار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۲- مزاح ہیبت کو ختم کر دیتا ہے اور خاموشی انسان کی ہیبت زیادہ ہوتی ہے۔

(بخار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۳- فرصت بہت جلد ختم ہوتی ہے اور بہت دیر میں پلٹ کر آتی ہے۔

(بخار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۴- نعمت کا شکر یہ نہ ادا کرنا ملامت ہے۔

(تحف العقول ص ۲۳۳)

۳۵- تم جس طرح چاہتے ہو کہ لوگ تم سے مصاحبت کریں اسی طرح تم بھی لوگوں کے ساتھ مصاحبت کرو۔

(بخار ج ۷۸ ص ۱۱۶)

۳۶- قریب وہ ہے جس کو دوستی نزدیک کرے چاہے رشتہ کے اعتبار سے وہ دور ہو۔

(تحف العقول ص ۲۳۲)

۳۷۔ مَنْ أَدَامَ إِلَّا خِيْلًا إِلَى الْمَسْجِدِ أَصَابَ إِحْدَى ثَمَانِ آيَةٍ مُحْكَمَةٍ
وَأَخًا مُسْتَفَادًا وَعِلْمًا مُسْتَظَرًّا وَرَحْمَةً مُنْتَظَرَةً وَكَلِمَةً تَدُلُّهُ عَلَى الْهُدَى
أَوْ تَرُدُّهُ عَنْ رَدَى وَتَرْكُ الذُّنُوبِ حَيَاءً أَوْ حَشْيَةً. (تحف العقول ص ۲۳۵)

۳۸۔ عَجِبْتُ لِمَنْ يَتَفَكَّرُ فِي مَا كُؤِلَ كَيْفَ لَا يَتَفَكَّرُ فِي مَقُولِهِ فَيَجَنَّبُ
بَطْلَهُ مَا يُوْذِيهِ، وَيُوْذِعُ صَدْرَهُ مَا يُزْدِيهِ. (سفينة البحار ج ۲ ص ۸۴)

۳۹۔ إِذَا أَصْرَبَ النَّوَافِلُ بِالْقَرِيبَةِ فَأَرْفُضُوهَا.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۰۹)

۴۰۔ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا مِنَ الْفَتَنِ وَيُسَدِّدْهُ فِي آفَرِهِ
وَيَهْدِيْ لَهُ رُشْدَهُ وَيُفْلِحْهُ بِحُجَّتِهِ وَيَبَيِّضْ وَجْهَهُ وَيُعْطِهِ رَغْبَتَهُ مَعَ الَّذِينَ
أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشَّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ...

(تحف العقول ص ۲۳۲)

۲۴۔ جو ہمیشہ مسجد میں آمد و رفت رکھے گا اس کو درج ذیل - آٹھ فائدوں میں
سے کوئی نہ کوئی فائدہ حاصل ہوگا۔ ۱۔ قرآن کی کسی حکم آیت سے فائدہ۔ ۲۔ فائدہ مند
دوست۔ ۳۔ نئی بات۔ ۴۔ رحمت جو اسکے انتظار میں ہوگی۔ ۵۔ ایسی بات جس
سے اس کو ہدایت ملے۔ ۶۔ ایسا کلمہ جس سے ہلاکت سے بچ جائے۔ ۷۔ ترک گناہ از
روئے شرم۔ ۸۔ ترک گناہ از روئے خوف الہی۔

(تحف العقول ص ۲۳۵)

۳۸۔ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو اپنے غذائی اشیاء میں تو غور و فکر کرتا ہے کہ اچھی اور
صحت بخش غذا کھائے، لیکن معقول چیزوں میں کیوں غور و فکر نہیں کرتا کہ نقصان دہ غذاؤں
سے تو اپنے پیٹ کو محفوظ رکھتا ہے مگر اس کا سینہ سپت چیزوں کا مرکز ہے۔

(سفينة البحار ج ۲ ص ۸۴)

۳۹۔ اگر نوافل سے فریضہ کو نقصان پہونچتا ہو تو نوافل کو چھوڑ دو۔

(بحار ج ۷۸ ص ۱۰۹)

۴۰۔ جو شخص تقویٰ الہی کو پیشہ بنائے خداوند عالم اس کے لئے فتنوں سے نجات کا راستہ
پیدا کر دیتا ہے اور اس کے امر کی اصلاح کر دیتا ہے اس کی ہدایت کا انتظام کر دیتا ہے اس کی
وسیلوں کو کامیابی عطا کرتا ہے، اس کے چہرے کو نورانی کر دیتا ہے، اس کی خواہشات
کو پوری کر دیتا ہے اور وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جن پر خدا نے اپنی نعمتوں کو نازل
فرماتا ہے۔ جیسے۔ انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین،

(تحف العقول ص ۲۳۲)

معصوم پنجم

امام سوم، حضرت امام حسین د،

سید الشہداء

آپ کی چالیس حدیثیں

معصوم پنجم امام حسین د،

نام: --- حسین ... (علیہ السلام)

مشہور لقب: --- سید الشہداء

کنیت: --- ابو عبد اللہ

باپ: --- حضرت علی ابن ابی طالب

مال: --- حضرت فاطمہ بنت رسول

تاریخ ولادت: --- سوم شعبان .

سن ولادت: --- سن چار ہجری

جائے ولادت: --- مدینہ منورہ

تاریخ شہادت: --- دسویں محرم (روز عاشورہ)

سن شہادت: --- سن ۶۱ ہجری، قمری

عمل شہادت: --- کربلائے معلیٰ .

عمر: --- ۵۷ سال .

مرقد شریف: --- کربلا

دوران زندگی: --- اس کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

پہلا حصہ: --- عصر رسول خدا تقریباً چھ سال

دوسرا حصہ: --- عصر حضرت علی تقریباً ۱۲ سال .

تیسرا حصہ: --- عصر امام حسن - تقریباً دس سال .

چوتھا حصہ: --- مدت امامت تقریباً دس سال .

اربعون حدیثاً

عن الامام الحسين عليه السلام

۱- كَيْفَ يُسْتَدَلُّ عَلَيْكَ بِمَا هُوَ فِي وُجُودِهِ مُتَقَرِّرُ إِلَيْكَ؟ أَيْ كَوْنُ لَغَيْرِكَ مِنَ الظُّهُورِ مَا لَيْسَ لَكَ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُظْهَرُ لَكَ؟ مَتَى غَبَتْ حَتَّى نَحْتَاجَ إِلَى دَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَيْكَ؟ وَمَتَى بَعُدَتْ حَتَّى تَكُونَ الْآثَارُ هِيَ الَّتِي تُوصِلُ إِلَيْكَ؟ عَمِيَتْ عَيْنٌ لَا تَرَاهُ عَلَيْهَا رَقِيبًا..

(دعاء عرفہ، بحار الانوار ج ۹۸ ص ۲۲۶)

۲- مَاذَا وَجَدَ مَنْ فَقَدَكَ؟ وَمَا الَّذِي فَقَدَ مَنْ وَجَدَكَ؟ لَقَدْ خَابَ مَنْ رَضِيَ دُونَكَ بَدَلًا.

(دعاء عرفہ، بحار الانوار ج ۹۸ ص ۲۲۸)

۳- لَا أَفْلَحَ قَوْمٌ اشْتَرَوْا مَرْضَاةَ الْمَخْلُوقِ بِسَخَطِ الْخَالِقِ.

(مقتل خوارزمی ج ۱ ص ۲۳۹)

۴- لَا يَأْمَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ خَافَ اللَّهَ فِي الدُّنْيَا.

(بحار الانوار ج ۴۴ ص ۱۹۲)

امام حسینؑ کی چالیس حدیثیں

۱- (محبوب) جو تیری اپنے وجود کی تیری محتاج ہیں ان سے تیرے لئے کیونکر استدلال کیا جاسکتا ہے؟ کیا کسی کے لئے انا ظہور ہے جو تیرے لئے ہے؟ تاکہ وہ تیرے اظہار کا ذریعہ بن سکے۔ (بھلا) تو غائب ہی کب تھا کہ تیرے لئے کسی ایسی دلیل کی ضرورت پڑے جو تیرے اوپر دلالت کرے؟ اور تو کب دور تھا تاکہ آثار کے ذریعہ تجھ تک پہنچا جاسکے؟ اندھی ہو گیا وہ آنکھیں جو تجھے نہ دیکھ سکیں حالانکہ تو ہمیشہ ان کا ہم نشین تھا۔

(دعا عرفہ، بحار ج ۹۸ ص ۲۲۶)

۲- جس نے تجھے کھو دیا اس کو کیا ملا؟ اور جس نے تجھ کو پایا کون سی چیز ہے جس کو اس نے نہیں حاصل کیا؟ جو بھی تیرے بدلے میں جس پر بھی راضی ہوا، وہ تمام چیزوں سے محروم ہو گیا۔

(دعا عرفہ، بحار ج ۹۸ ص ۲۲۸)

۳- اس قوم کو بھی بھی فلاح حاصل نہیں ہو سکتی جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کی مرضی خرید لی۔

(مقتل خوارزمی، ج ۱ ص ۲۳۹)

۴- قیامت کے دن اسی کو امن و امان حاصل ہوگا جو دنیا میں خدا سے ڈرتا رہا ہو۔

(بحار ج ۴۴ ص ۱۹۲)

۵۔ قَبْدًا لِلَّهِ بِالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فَرِيضَةً مِنْهُ، لِيُعْلِمَهُ بِأَنَّهُ إِذَا أُذِيتَ وَأَقِيمَتِ اسْتِقَامَتِ الْقِرَائِنُ كُلُّهَا هَيْبَتُهَا وَصَعْبُهَا، وَذَلِكَ أَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ دُعَاءٌ إِلَى الْإِسْلَامِ مَعَ رَدِّ الْمَظَالِمِ وَمُخَالَفَةِ الظَّالِمِ...

(تحف العقول ص ۲۳۷)

۶۔ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ رَأَى سُلْطَانًا جَائِرًا مُسْتَحِلًّا لِحُرَامِ اللَّهِ نَاكِثًا عَهْدَهُ مُخَالِفًا لِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ يَفْعَلُ فِي عِبَادِ اللَّهِ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَلَمْ يُغَيِّرْ عَلَيْهِ بِفَعْلٍ وَلَا قَوْلٍ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَدْخِلَهُ مَذْحِلَهُ.

(مقتل خوارزمی ج ۱ ص ۲۳۴)

۷۔ إِنَّ النَّاسَ عَبِيدُ الدُّنْيَا، وَالدِّينُ لَعَقٌّ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ، يَحُوطُونَهُ مَا دَرَّتْ مَعَانِسُهُمْ فَإِذَا مُحِصُوا بِالْبَلَاءِ قَلَّ الدَّيَّانُونَ.

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۸۔ مَنْ حَاوَلَ أَمْرًا يَمُغِصِيهِ اللَّهُ كَانَ أَقْوَتَ لِمَا يَرْجُو وَأَسْرَعَ لِمَا يَتَخَذِرُ.

(تحف العقول ص ۲۴۸)

۹۔ أَلَا تَرَوْنَ أَنَّ الْحَقَّ لَا يُعْمَلُ بِهِ، وَأَنَّ الْبَاطِلَ لَا يُنْهَاهَا عَنْهُ لِيَرْغَبَ الْمُؤْمِنُ فِي لِقَاءِ اللَّهِ مُحِقًّا.

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۱۰۔ قَبَاتِي لَا أَرَى الْمَوْتَ إِلَّا مَعَادَةً وَلَا الْحَيَاةَ مَعَ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَرَمًّا.

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۵۔ خداوند عالم نام پر معروف و نہی از منکر کو اپنے ایک واجب کی حیثیت سے پہلے ذکر کیا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر یہ دونوں فریضے (امر معروف و نہی از منکر) لاکھ لاکھ کے اور قائم ہو گئے تو سزا فراتر خواہ غمت ہوں یا نرم، قائم ہو جائیں گے کیونکہ یہ دونوں انسانوں کو اسلام کی طرف دعوت دینے والے ہیں اور صاحبان حقوق کے حقوق کی طرف پلٹانے والے ہیں اور ظالموں کو مخالفت پر آمادہ کرنے والے ہیں۔

(تحف العقول ص ۲۳۷)

۶۔ لوگو! رسول خدا کا ارشاد ہے: جو دیکھے کسی ظالم بادشاہ کو کہ اس نے حرم خدا کو حلال کر دیا ہے یہ بیان الہی کو توڑ دیا ہے ہمت رسول کی مخالفت کرتا ہے، بندگان خدا کے درمیان ظلم و گناہ کرتا ہے اور پھر بھی عمل سے اور نہ قول سے اس کی مخالفت کرتا ہے تو خدا پر واجب ہے کہ اس ظالم بادشاہ کے عذاب کی جگہ اس کو ڈال دے۔

(مقتل خوارزمی، ج ۱، ص ۲۳۴)

۷۔ لوگ دنیا کے غلام ہیں، اور دین ان کی زبانوں کیلئے ایک چٹنی ہے، جب تک (دین کے نام پر) معاش کا دار و مدار ہے دین کا نام لیتے ہیں لیکن جب مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو دینداروں کی تعداد بہت کم ہو جاتی ہے۔

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۸۔ جو شخص خدا کی نافرمانی کر کے اپنا مقصد حاصل کر چاہتا ہے، اس کے حصول مقصد کا راستہ بند ہو جاتا ہے اور بہت جلد خطرات میں گھر سکتا ہے۔

(تحف العقول ص ۲۴۸)

۹۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ حق پر عمل نہیں ہو رہا ہے، اور باطل سے دوری نہیں اختیار کی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں مومن کو حق ہے کہ حق الہی کی رغبت کرے۔

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۱۰۔ میں موت کو سہولت اور ظالموں کے ساتھ زندگی کو اذیت سمجھتا ہوں۔

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۱۱۔ وَأَنْتُمْ أَعْظَمُ النَّاسِ مُصِيبَةً لِّمَا غَلِبْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ مَنَازِلِ الْعُلَمَاءِ لَوْ كُنْتُمْ تَشْعُرُونَ ذَلِكَ بِأَنَّ مَجَارِيَ الْأُمُورِ وَالْأَحْكَامِ عَلَى أَيْدِي الْعُلَمَاءِ بِاللَّهِ الْأُمْنَاءِ عَلَى حَلَالِهِ وَحَرَامِهِ فَأَنْتُمْ الْمَسْلُوبُونَ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ وَمَا سَلَبْتُمْ ذَلِكَ إِلَّا بِتَفَرُّقِكُمْ عَنِ الْحَقِّ وَاخْتِلَافِكُمْ فِي السَّنَةِ بَعْدَ الْبَيِّنَةِ الْوَاضِحَةِ، وَلَوْ صَبَرْتُمْ عَلَى الْآذَى وَتَحَمَّلْتُمْ الْمَوُوتَةَ فِي ذَاتِ اللَّهِ، كَانَتْ أُمُورُ اللَّهِ، عَلَيْكُمْ تَرْدُ، وَعَنْكُمْ تَضُدُّ، وَالْيَكْمُ تَرْجِعُ، وَلِكِنِّكُمْ مَكَنْتُمْ الظُّلْمَةَ مِنْ مَنَزِلَتِكُمْ، وَأَسْلَمْتُمْ أُمُورَ اللَّهِ فِي أَيْدِيهِمْ يَفْعَلُونَ بِالشُّبُهَاتِ، وَتَسِيرُونَ فِي الشَّهَوَاتِ، سَلَطَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فِرَارُكُمْ مِنَ الْمَوْتِ، وَاعْجَابُكُمْ بِالْحَيَاةِ الَّتِي هِيَ مُفَارِقَتُكُمْ...

(تحف العقول ص ۲۳۸)

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَا كَانَ مِمَّا تَنَافَسًا فِي سُلْطَانٍ، وَلَا اِيْمَاسًا مِنْ فُضُولِ الْخُطَامِ، وَلَكِنْ لِثَرَى الْمَعَالِمِ مِنْ دِينِكَ وَنُظْهِرِ الْاِصْلَاحَ فِي بِلَادِكَ، وَتَأَمَّنَ الْمَظْلُومُونَ مِنْ عِبَادِكَ، وَتُعْمَلْ بِفَرَائِضِكَ وَشَتِيكَ وَآخْكَامِكَ...

(تحف العقول ص ۲۳۹)

۱۳۔ اِنِّیْ لَمْ اُخْرِجْ اَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا مُفْسِدًا وَلَا ظَالِمًا وَاِنَّمَا خَرَجْتُ اَظْلُبُ الْاِصْلَاحَ فِي اُمَّةٍ جَدِّي مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُرِیدُ اَنْ اُمِّرَ بِالْمَعْرُوفِ وَاَنْہٰی عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَسْبِرَ بِسِرِّہٖ جَدِّي مُحَمَّدٍ، وَسِیرَہٗ اَبی عَلَیِّ بْنِ اَبی طَالِبٍ.

(مقتل خوارزمی ج ۱ ص ۱۸۸)

۱۱۔ تمام لوگوں سے زیادہ تو تمہاری مصیبت ہے اس لئے کہ علماء کے مقامات کو تم سے چھین لیا گیا ہے اور تم مغلوب بنائے گئے ہو، کاش تم یہ سمجھ سکتے کہ تمہارے ساتھ ایسا کیا گیا ہے اس لئے کہ (اسلامی نظریے کے مطابق) تمام امور کی انجام دہی، بند و بست اور احکام کا اجرا ان علماء کے ہاتھوں ہونا چاہیے جو خدا شناس ہوں، حلال و حرام خدا کے امین ہوں مگر (نبی امیہ نے) تم سے یہ مقام ومنزلت چھین لی۔ اور یہ صرف اس لئے چھینی کہ واضح دلیل و برہان کے بعد بھی تم حق سے کنارہ کش رہے اور سنت میں اختلاف کرتے رہے۔ اگر تم اذیتوں پر صبر کریتے اور راہ خدا میں مال خرچ کریتے تو کارہائے خدا (یعنی مسلمانوں کے امور کا انتظام) تمہارے ہاتھوں میں ہوتا۔ تم احکام صادر کرتے اور معاملات تمہاری طرف پلٹائے جاتے لیکن تم نے توانائی بگ پر ظالموں کو مسلط کر دیا۔ اور امور خدا کو ان کے سپرد کر دیا۔ وہ شہادت پر عمل کرتے ہیں، خواہ شہادت انسانی کے راستہ پر چلتے ہیں ان کو ان چیزوں پر تمہارے موت سے فرار اور فنا ہونے والی زندگی سے پیار

نے، مسلط کیا ہے،

۱۲۔ خدا یا تو جانتا ہے کہ میرا قیام (جہاد) نہ تو سلطنت کیلئے ہے اور نہ حصول دولت کیلئے ہے، بلکہ ہم تیرے دین کے معالک کو پیش کرنا چاہتے ہیں، اور تیرے شہروں میں اصلاح کرنا چاہتے ہیں، اور تیرے مظلوم بندوں کیلئے امن و امان قائم کرنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تیرے فرائض و سنن و احکام پر عمل کیا جائے۔

(تحف العقول ص ۲۳۹)

۱۳۔ میرا خروج نہ تو کسی خود پسندی نہ اکثر، نہ فساد، اور نہ ہی ظلم کیلئے ہے۔ میں نے تو صرف اپنے جد کی امت کی اصلاح کے لئے خروج کیا ہے۔ میں امر بہ معروف و نہی از منکر کرنا چاہتا ہوں اور اپنے جد محمد رسول اللہ اور اپنے پاپ، علی ابن ابی طالب کی سیرت پر چلنا چاہتا ہوں۔

(مقتل خوارزمی، ج ۱، ص ۱۸۸)

۱۴- فَإِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا نَعْدَ نَفْسَةٍ
فَإِذَا رُتِبَ إِلَيْهِ أَعْلَىٰ وَآتَىٰ
وَأِنْ تَكُنِ الْأَبْدَانُ لِلْمَوْتِ أَنْشِئَتْ
فَقَتْلُ أَمْرٍ بِالسَّيْفِ فِي اللَّهِ أَفْضَلُ
وَأِنْ تَكُنِ الْأَزْوَاقُ قَنَمًا مَقْدَرًا
فَقِلَّةُ حِرْصِ الْمَرْءِ فِي الرِّزْقِ أَجْمَلُ
وَأِنْ تَكُنِ الْأَمْوَالُ لِلزَّكِّ جَمْعُهَا
فَمَا بِالْمَثْرُوكِ بِهِ الْخُرْبُ بَخْلُ
(بخارا الانوار ج ۴۴ ص ۳۷۴)

۱۵- يَا شَيْعَةَ الْإِبْرَاهِيمِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ دِينٌ وَكُنْتُمْ لَا تَخَافُونَ الْمَعَادَ
فَكُونُوا أَخْرَارًا فِي دُنْيَاكُمْ.
(مقتل خوارزمی ج ۲ ص ۳۳)

۱۶- إِنْ قَوْمًا عِبَدُوا اللَّهَ رَغْبَةً فَبِتِلْكَ عِبَادَةُ التَّجَارِ، وَإِنْ قَوْمًا عِبَدُوا اللَّهَ رَهْبَةً
فَبِتِلْكَ عِبَادَةُ الْعَبِيدِ، وَإِنْ قَوْمًا عِبَدُوا اللَّهَ شُكْرًا فَبِتِلْكَ عِبَادَةُ الْأَخْرَارِ، وَهِيَ
أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ.
(تحف العقول ص ۲۴۶)

۱۷- وَاعْلَمُوا أَنَّ حَوَائِجَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَلَا تَمِيلُوا النَّعَمَ فَتَحْزَنُوا
نِقَمًا.
(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۱)

۱۲- اگر دنیا کو عمدہ اور نفیس شمار کیا جائے تو ثواب خدا کا گھر (آخرت) اس سے بھی بلند
و برتر ہے۔ اگر جسموں کو سر نہی کیلئے پیدا کیا گیا ہے تو انسان کا لہذا خدا میں تلوار سے قتل ہو جانا بہت
ہی افضل ہے۔

اگر روزی کی تقسیم تقدیر پر ہے تو روزی کیلئے انسان کی معمولی حرص اچھی بات ہے۔
اگر مال کا جمع کرنا چھوڑ جانے کیلئے ہے تو پھر شریف آدمی چھوڑے جانے والے
مال کیلئے کیوں غل کرے۔
» بخار ج ۴۳، ص ۳۴۳

۱۵- اے آل ابوسفیان کے شیعو! اگر تمہارے پاس دین نہیں ہے اور نہ تم لوگ معاد سے
ڈرتے ہو تو (کم از کم) دنیا ہی میں شریف بنو۔
» (مقتل خوارزمی ج ۲، ص ۳۳)

۱۶- جو لوگ خدا کی عبادت کسی چیز (جنت) کی خواہش کیلئے کرتے ہیں ان کی عبادت
تاجروں کی عبادت ہے، اور جو لوگ خدا کی عبادت کسی چیز (دوزخ) کے خوف سے
کرتے ہیں ان کی عبادت غلاموں کی عبادت ہے۔ اور جو لوگ خدا کی عبادت شکر کے عنوان
سے کرتے ہیں وہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے اور یہی سب سے افضل عبادت ہے۔
(تحف العقول ص ۲۴۶)

۱۷- لوگوں کی حاجتوں کا تم سے متعلق ہونا یہ تمہارے اوپر خدا کی بہت بڑی نعمت ہے
لہذا نعمتوں کو (یعنی صاحبان حاجت کو) رنج نہ پہنچاؤ کیہیں ایسا نہ ہو جائے کہ نعمت
نعمت سے بدل جائے (نعمت کے معنی عذاب اور بلا کے ہیں)
» بخار ج ۷۸، ص ۱۲۱

۱۸۔ اِغْتَبِرُوا اَيْهَا النَّاسُ بِمَا وَعَظَ اللّٰهُ بِهِ اَوْلِيَاءَهُ مِنْ سُوءِ نَتَائِجِهِ عَلٰى الْاَخْبَارِ، اِذْ يَقُولُ: لَوْلَا بَنَتْهُمْ الرِّبَايُوتُ وَالْاَخْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِنْمَ، وَقَالَ: لَيْعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ - اِلٰى قَوْلِهِ - لَيْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ، وَاِنَّمَا غَابَ اللّٰهُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَرَوْنَ مِنَ الظَّلَمَةِ الَّذِيْنَ بَيَّنَّ اَظْهَرِهِمُ الْمُنْكَرَ وَالْفَسَادَ فَلَا يَنْهَوْنَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِيمَا كَانُوْا يَتَالَوْنَ مِنْهُمْ، وَرَهْبَةً مِّمَّا يَخْذَرُوْنَ، وَاللّٰهُ يَقُولُ: «فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَخْشَوُا اللّٰهَ» وَقَالَ: «الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يٰۤاُمُّرُوْا بِالْعَرُوفِ وَيَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ».

(تحف العقول ص ۲۳۷)

۱۹۔ مَنْ ظَلَبَ رِضًا النَّاسَ يَسْخِطِ اللّٰهُ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلٰى النَّاسِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۶)

۲۰۔ اِيَّاكَ وَظَلَمَ مَنْ لَا يَجِدُ عَلَيْكَ نَاصِرًا اِلَّا اللّٰهُ جَلَّ وَعَزَّ.

(بخارا ج ۷۸ ص ۱۱۸)

۲۱۔ مَنْ اَحْبَبَكَ نَهَاكَ وَمَنْ اَبْغَضَكَ اَغْرَاكَ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۸)

۲۲۔ لَا يَكْمُلُ الْعَقْلُ اِلَّا بِاتِّبَاعِ الْحَقِّ

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

۲۳۔ مُجَالَسَةُ اَهْلِ الْفِسْقِ رِيْبَةٌ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۲)

۲۴۔ الْبُكَاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ نَجَاةٌ مِنَ النَّارِ.

(مستدرک الوسائل ۲/۲۹۴)

۱۸۔ اے لوگو! خدا نے جن باتوں سے اپنے اولیاء کو وعظ فرمایا ہے تم بھی ان سے عبرت حاصل کرو (خدا کا وعظ یہ ہے کہ) اس نے اہل کتاب کے علماء کی مذمت کی ہے جہاں پر ارشاد ہے: ان کو اللہ ولے اور علماء جھوٹ بولنے سے کیوں نہیں روکتے (پ ۶ ص ۵/۱۵۵) آیت (۶)۔ نیز ارشاد ہے: بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کاف تھے ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی ہے اور اس لعنت کی وجہ یہ تھی کہ کیونکہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے تھے اور کسی برے کام سے جس کو ان لوگوں نے کیا تھا باز نہیں آتے تھے۔ اور جو کام پکارتے تھے وہ بہت برا تھا (پ ۷ ص ۱۵۵) آیت (۹)۔

خداوند عالم نے ان علماء کی سرزنش اس لئے کی ہے کہ یہ لوگ فساد و برائیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے لیکن لوگوں سے ملنے والے مال کی طمع اور لوگوں کے خوف سے انکے خیال میں شک نہیں کیا کرتے تھے حالانکہ خدا کا ارشاد ہے! لوگوں سے (ذرا بھی) نہ ڈرو۔ مجھ سے ڈرو (سورہ مائدہ آیت ۵۷) نیز ارشاد ہوتا ہے: ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں ان میں سے بعض کے بعض رفیق ہیں جو امر معروف و نہی از منکر کرتے ہیں۔ (پ ۷ ص ۱۵۵) آیت (۹)۔

۱۹۔ جو لوگوں کی خوشنودی چاہے حالانکہ اس فعل سے خدا ناراض ہو تو خدا اس کو لوگوں کے حوالہ کر دیتا ہے۔

۲۰۔ جس کا مددگار خدا کے علاوہ کوئی نہ ہو خدا اس پر ظلم نہ کرنا۔

۲۱۔ جو تم کو دوست رکھے گا (براہیوں سے) روکے گا۔ اور جو تم کو دشمن رکھے گا (براہیوں پر) ابھارے گا۔

۲۲۔ عقل صرف حق کی پیروی کرنے سے کامل ہوتی ہے،

۲۳۔ اہل فسق و فجور کی صحبت بدنامی کی بات ہے۔

۲۴۔ خوف خدا میں گریہ و زاری کرنا دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔

متدرک ۲/۲۹۴

۲۵۔ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَيِّدِ الشَّهَدَاءِ وَقَالَ: أَنَا رَجُلٌ غَاصٍ، وَلَا أَضْبُرُ عَنِ الْمَغْصِيَةِ فَعِظَنِي بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: افْعَلْ خَمْسَةَ أَشْيَاءٍ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، فَأَوَّلُ ذَلِكَ لَا تَأْكُلْ رِزْقَ اللَّهِ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، وَالثَّانِي أَخْرِجْ مِنْ وَلَايَةِ اللَّهِ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، وَالثَّلَاثُ أَطْلُبْ مَوْضِعًا لَا يَرَاكَ اللَّهُ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، وَالرَّابِعُ إِذَا جَاءَكَ مَلَكَ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ رَوْحَكَ فَادْفَعْهُ عَنْ نَفْسِكَ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، الْخَامِسُ إِذَا ادْخَلَكَ مَالِكٌ فِي النَّارِ فَلَا تَدْخُلْ فِي النَّارِ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۶)

۲۶۔ إِيَّاكَ وَمَا تَعْتَدِرُ مِنْهُ، فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُسِيءُ وَلَا يَتَعَذَّرُ، وَالْمُنَافِقُ كُلُّ يَوْمٍ يُسِيءُ وَيَتَعَذَّرُ.

(تحف العقول ص ۲۴۸)

۲۷۔ أَلْعَجَلَهُ سَفَهٌ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۲)

۲۸۔ لَا تَأْذَنُوا لِأَخِي حَتَّى يُسَلِّمَ.

(بحار ج ۷۸ ص ۱۱۷)

۲۹۔ مِنْ عَلَامَاتِ أَشْيَابِ الْجَهْلِ الْمُمَارَاةُ لِغَيْرِ أَهْلِ الْفِكْرِ.

(بحار ج ۷۸ ص ۱۱۹)

۳۰۔ مِنْ دَلَائِلِ الْعَالِمِ انْتِقَاذُهُ لِحَدِيثِهِ وَعِلْمُهُ بِحَقَائِقِ فُتُونِ النَّظَرِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۹)

۲۵۔ ایک شخص سید الشہداءؑ کے پاس آکر بولا: میں ایک گنہگار شخص ہوں اور معصیت پر صبر نہیں کر سکتا لہذا مجھے کچھ وعظ فرمائیے: امام حسینؑ نے فرمایا: پانچ کام کرلو اس کے بعد جو گناہ چاہو کرو۔ ۱۔ خدا کا رزق نہ کھاؤ پھر جو جی چاہے کرو۔ ۲۔ خدا کی حکومت سے نکل جاؤ، پھر جو جی میں آئے کرو۔ ۳۔ ایسی جگہ تلاش کرلو جہاں تم کو خدا نہ دیکھ سکے وہاں جیسا گناہ چاہو کرو۔ ۴۔ جب ملک الموت قبض روح کیلئے آئیں تو ان کو اپنے پاس سے بھگا دو اس کے بعد جو گناہ چاہو کرو، ۵۔ جب ملک جہنم تم کو جہنم میں داخل کرنا چاہے تو جہنم میں نہ جاؤ اور جو گناہ چاہو کرو۔

۱۱۔ بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۶

۲۶۔ جس فعل پر عذر خواہی کرنا پڑے وہ کام ہی نہ کرو اس لئے کہ مومن نہ برا کام کرتا ہے نہ عذر خواہی کرتا ہے اور منافق روز برائی کرتا ہے اور عذر خواہی کرتا ہے۔

۱۲۔ تحف العقول ص ۲۴۸

۱۳۔ بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۲

۲۷۔ جلد بازی (ایک قسم کی) بیوقوفی ہے۔

۲۸۔ جب تک آنے والا، سلام نہ کرے اسکو اندر آنے کی اجازت نہ دو۔

۱۴۔ بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۷

۲۹۔ غیر اہل فکر سے بحث و مباحثہ اسباب جہالت کی علامت ہے۔

۱۵۔ بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۹

۳۰۔ عالم کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنی باتوں پر انتقاد کرتا ہے اور اقسام نظر کی حقیقتوں

۱۶۔ بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۹

پر آگاہی رکھتا ہے۔

۳۱۔ نَافِسُوا فِي الْمَكَارِمِ، وَسَارِعُوا فِي الْمَغَانِمِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳۲۔ مَنْ لُجَادَ سَادَ، وَمَنْ بَخِلَ رَذِلَ.

(بخارج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳۳۔ إِنَّ أُجُودَ النَّاسِ: مَنْ أُعْطِيَ مَنْ لَا يَرْجُوهُ.

(بخارج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳۴۔ مَنْ تَقَسَّ كُزْبَةً مُؤْمِنٌ فَرَجَّ اللَّهُ عَنْهُ كُزْبَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

(بخارج ۷۸ ص ۱۲۲)

۳۵۔ إِذَا سَمِعْتَ أَحَدًا يَتَنَاوَلُ أَغْرَاضَ النَّاسِ فَاجْتَنِبْ أَنْ لَا يَغْرُقَكَ.

(بلاغۃ الحسین / الکلمات القصار ۴۵)

۳۶۔ قِيلَ مَا الْغِنَى قَالَ قِلَّةُ أَمَانِكَ وَالرِّضَا بِمَا يَكْفِيكَ.

(معانی الاخبار ص ۱۰۱)

۳۷۔ لَا تَرْفَعْ حَاجَتَكَ إِلَّا إِلَىٰ أَحَدٍ ثَلَاثَةً: إِلَىٰ ذِي دِينٍ أَوْ مُرُوءَةٍ أَوْ حَسَبٍ.

(بخارج ۷۸ ص ۱۱۸)

۳۸۔ اَعْمَلْ عَمَلًا رَجُلٍ يَغْلُمُ أَتَمَّ مَا خُوذَ بِالْإِجْرَامِ مَجْزِيًّا بِالْإِحْسَانِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

۳۹۔ لِلسَّلَامِ سَبْعُونَ حَسَنَةً يَنْسَعُ وَيَسْتَوْنُ لِلْمُبْتَدِي وَوَاحِدَةٌ لِلرَّادِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۰)

۴۰۔ لَا تَقُولَنَّ فِي أَخِيكَ إِذَا تَوَارَىٰ عَنْكَ إِلَّا مَا تُحِبُّ أَنْ يَقُولَ فِيكَ إِذَا تَوَارَتْ عَنْهُ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

۳۱۔ انسانی اقدار کے حصول میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کرو، اور (معنوی) خزانوں کے لئے جلدی کرو۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۱

۳۲۔ جس نے سخاوت کی اس نے سیادت حاصل کی، جس نے بخل کیا وہ ذلیل ہوا۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۱

۳۳۔ سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو ان کو بھی دے جن کو ان سے کوئی امید نہ ہو۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۱

۳۴۔ جو کسی مومن کی کرب و بچینی کو دور کرے۔ خدا اس کی دنیا و آخرت کی بچینی کو دور کرتا ہے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۱

۳۵۔ اگر تم کسی کو دیکھو کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا ہے تو کوشش کرو کہ وہ تم کو نہ پہچان سکے۔

بلاغۃ الحسین، الکلمات القصار ۴۵

۳۶۔ حضرت امام حسینؑ سے پوچھا گیا: مدار کیا ہے؟ فرمایا: آرزوؤں کا کم ہونا اور جتنا اس کیلئے کافی ہو جائے اس پر راضی رہنا۔

معانی الاخبار، ص ۱۰۱

۳۷۔ اپنی حاجت صرف تین شخصوں سے بیان کرو۔ ۱۔ دیندار، ۲۔ بوالفرد، ۳۔ کسی با شخصیت سے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۱۸

۳۸۔ جس کام کو کرنا چاہتے ہو، اسکو اس شخص کی طرح انجام دو جو یہ جانتا ہے کہ ہر گناہ کی سزا ہے۔ اور ہر نیکی کی جزا ہے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۷

۳۹۔ سلام کے ستر ثواب ہیں ۹۹ ثواب تو سلام کرنے والے کو ملے ہیں اور ایک ثواب جواب دینے والے کو ملتا ہے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۰

۴۰۔ اپنے برادر (مومن) کے پس پشت وہی بات کہو جو تم کو پسند ہو کہ تمہارے پس پشت تمہارے بارے میں کہی جائے۔

بخارج ۷۸ ص ۱۲۷

معصوم ششم

امام چہارم

حضرت سجاد علیہ السلام

اور ان کی چالیس حدیثیں

چھٹے معصوم
چوتھے امام
حضرت سید سجاد علیہ السلام

نام: علی
مشہور لقب: زین العابدین، سجاد واع،
پدر: امام حسین واع،
مادر: شہربانو (یزید سوم کی مڑکی)
تاریخ ولادت: پنجم شعبان، یا ۱۵ جمادی اولیٰ: سن ولادت: ۳۸ ہجری قمری
تاریخ شہادت: ۲۵ محرم، ۱۲، اور ۱۸، محرم کا بھی قول ہے۔
سن شہادت: ۹۵ھ
عمر: ۵۶ سال
مدفن: مدینہ منورہ، بقیع میں،
سبب شہادت: ہشام بن عبد الملک نے زہر دلوایا۔
دوران زندگی: اسکو دو حصوں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
۱۔ ۲۲ سال والد بزرگوار کے ساتھ رہے۔
۲۔ ۳۵ (یا) ۳۶ سال آپ کا دور امامت۔
بادشاہان وقت: یزید سے لیکر ہشام بن عبد الملک (یہ رسوا اموی خلیفہ تھا) تک ۹
خلیفہ گزرے ہیں۔

امام زین العابدینؑ کی چالیس حدیثیں

- ۱۔ پاک و مشہور ہے وہ ذات جس نے اپنی نعمت کے اقرار کو حمد اور شکر سے عاجزی کے اقرار کو شکر قرار دیا۔
(بخاری ج ۸، ص ۱۲۲)
- ۲۔ غور و فکر کرو اور جس کے لئے پیدا کئے گئے ہو اس کیلئے عمل کرو کیونکہ خدا نے تم کو بیکار و عبث نہیں پیدا کیا ہے۔
(تحف العقول ص ۲۷۲)

- ۳۔ خبردار گنہگاروں کی صحبت نہ اختیار کرو، اور نہ ظالموں کی مدد کرو، اور نہ بدکاروں کا پیروں اختیار کرو، ان کے فتنوں سے بچو، ان کی قربت سے دور رہو، یہ جان لو کہ جو خاصانِ خدا کی مخالفت کریگا، اور دینِ خدا کے علاوہ کسی اور دین کی پیروی کرے گا، اور اپنے امور میں اپنی رائے کو مستقل سمجھے گا اور ولی خدا کے امر کی اہمیت نہ دے گا وہ ایسی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائیگا جو ان بدنوں کو کھاتی ہے جن پر ان کی بدبختی غالب ہوتی ہے۔ لہذا اے صاحبانِ بصیرت عبرت حاصل کرو۔ اور خدا نے تم کو جو ہدایت بخشی ہے اس پر اسکی حمد کرو۔ اور یہ سمجھ لو کہ خدا کی قدرت سے نکل کر کسی غیر کی قدرت میں نہیں داخل ہو سکتے، اور خدا تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ اور پھر تمہارا حشر بھی اسی کی طرف ہونے والا ہے۔ لہذا موعظوں سے نفع حاصل کرو، اور صاحبین کے آداب اختیار کرو۔
(تحف العقول ص ۲۵۴)

اربعون حدیثاً

عن الامام زین العابدین علیہ السلام

- ۱۔ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْإِعْرَافَ بِالنِّعْمَةِ لَهُ حَمْدًا، سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْإِعْرَافَ بِالْعَجْزِ عَنِ الشُّكْرِ شُكْرًا.
(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۴۲)
- ۲۔ تَفَكَّرُوا وَاعْمَلُوا لِمَا خُلِقْتُمْ لَهُ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْكُمْ عَبَثًا.
(تحف العقول ص ۲۷۴)
- ۳۔ وَإِيَّاكُمْ وَضُغْبَةَ الْعَاصِينَ، وَمَعْوَنَةَ الظَّالِمِينَ، وَمُجَاوِرَةَ الْفَاسِقِينَ اخْذَرُوا فِئْتَهُمْ، وَتَبَاعَدُوا مِنْ سَاخِيهِمْ، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ خَالَفَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَذَانَ بَقَرِ دِينِ اللَّهِ، وَاسْتَبَدَّ بِأَمْرِهِ دُونَ أَمْرِ وَلِيِّ اللَّهِ، فِي نَارٍ تَلْتَهَبُ، تَأْكُلُ أَبْدَانًا [قَدْ غَابَتْ عَنْهَا أَرْوَاحُهَا] غَلَبَتْ عَلَيْهَا شَقَوْتُهَا [فَهُمْ مَوْتَى لَا يَجِدُونَ حَرَّ النَّارِ] فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ وَاحْمَدُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ لَا تَخْرُجُونَ مِنْ قُدْرَةِ اللَّهِ إِلَى غَيْرِ قُدْرَتِهِ وَسَيَرِ اللَّهُ عَمَلَكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُخْشَرُونَ فَانْقِعُوا بِالْعِظَةِ وَتَأَذَّبُوا بِأَذَابِ الصَّالِحِينَ
(تحف العقول ص ۲۵۴)

۴۔ فی کتاب لہ الی محمد ابن مسلم الزہری... أَخَذَ عَلَى الْعُلَمَاءِ فِي كِتَابِهِ إِذْ قَالَ لَنَبِيِّنَا لِلنَّاسِ وَلَا تَكْثُرُونَ.. وَأَعْلَمَ أَنَّ أَدْنَى مَا كَثُمْتَ وَأَخَفَ مَا اخْتَمَلْتَ أَنَّ آتَمْتَ وَخَشَةَ الظَّالِمِ وَسَهَّلْتَ لَهُ طَرِيقَ الْغَىِّ بِدُنُوكَ مِنْهُ حِينَ دَنَوْتَ.... أَوَلَيْسَ بِدُعَائِهِ إِيَّاكَ حِينَ دَعَاكَ جَعَلُوكَ قَطْبًا أَدَارُوا بِكَ رَحَى مَظَالِمِهِمْ وَجَسَرًا يَغْبُرُونَ عَلَيْكَ إِلَى بِلَايَاهُمْ وَسَلْمًا إِلَى ضَلَالَتِهِمْ ذَائِعًا إِلَى غَيْهِمْ سَالِكًا سَبِيلَهُمْ يُدْخِلُونَ بِكَ الشُّكَّ عَلَى الْعُلَمَاءِ وَيَقْتَادُونَ بِكَ قُلُوبَ الْجُهَالِ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَبْلُغْ أَحْصَى وَزُرَائِهِمْ وَلَا أَقْوَى أَغْوَانِهِمْ إِلَّا دُونَ مَا بَلَغْتَ مِنْ إِضْلَاحٍ فَسَادِهِمْ وَأَخْتِلَافِ الْخَاصَّةِ وَالْعَامَّةِ إِلَيْهِمْ فَمَا أَقَلَّ مَا أَغْطَوْكَ فِي قَدْرِ مَا أَخَذُوا مِنْكَ وَمَا أَبْسَرُوا عَمَّرُوا لَكَ فَكَيْفَ مَا خَرَّبُوا عَلَيْكَ فَانْظُرْ لِنَفْسِكَ فَإِنَّهُ لَا يَنْظُرُ لَهَا غَيْرَكَ...

(تحف العقول ص ۲۷۶)

۵۔ مَا مِنْ قَطْرَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَطْرَتَيْنِ: قَطْرَةُ دَمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَطْرَةُ دَمْعَةٍ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ لَا يُرِيدُ بِهَا عَبْدٌ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.
(بجارج ۱۰۰ ص ۱۰)

۶۔ ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ لِلْمُؤْمِنِ: كَفٌّ لِسَانِهِ عَنِ النَّاسِ وَاغْتِيَابُهُمْ، وَإِشْغَالُهُ نَفْسَهُ بِمَا يَنْفَعُهُ لِأَخِرَتِهِ وَدُنْيَاهُ، وَظُلُوكُ الْبُكَاءِ عَلَى خَطِيئَتِهِ.
(تحف العقول ص ۲۸۲)

۴۔ امام زین العابدینؑ نے محمد بن مسلم زہری کو ایک خط میں (زہری اس زمانہ کے درباری علماء میں سے تھے) تحریر فرمایا: خداوند عالم نے قرآن میں علماء سے عہد و پیمان لیتے ہوئے فرمایا ہے: تم کتاب خدا کو صاف صاف بیان کر دینا اور (خبردار) اس کی کوئی بات چھپانا نہیں (پس ۳۲۔ آل عمران - آیت ۱۸۴) پس تم (بھی) جان لو کہ چھپانے کا سب سے آسان طریقہ اور سب سے ہلکا جو جو تمہارے کندھوں پر پڑے گا وہ یہ ہے کہ تمہاری قربت کی وجہ سے ظالموں کی وحشت انہیں سے بدل جائے گی اور گمراہی کا راستہ ان کیلئے آسان ہو جائیگا... کیا ایسا نہیں ہے کہ ظالم حضرات جو تمہاری دعویں کرتے ہیں اس سے ان کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ صرف اپنے ظلم و ستم کی چکی کا قطب تم کو قرار دیں؟ اور اپنی سنگری کا پہرہ تمہاری وجہ سے گھسائیں، تم کو اپنی بلاؤں سے بچنے کیلئے ایک پل قرار دیں تاکہ تم ان کی گمراہیوں کی سیڑھی اور مبلغ بنو، وہ اس طرح تم کو اسی راستہ پر لگانا چاہتے ہیں جس پر خود چل رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ذریعے علماء کو لوگوں کی نظر میں مشکوک بنادیں اور علوم کے قلوب کو اپنی طرف مائل کر لیں۔ وہ لوگ تم سے جو کام لے لیں گے وہ مخصوص ترین وزیروں، اور طاقتور ترین ساتھیوں سے بھی نہیں لے سکتے، تم انکی خراب کاریوں اور فساد کی عیب پوشی کرو گے اور ہر خاص و عام کو دربار میں بھیج بلاؤ گے۔

پس جو چیز وہ تم سے لیں گے وہ کہیں عظیم ہوگی اس چیز کے مقابلہ میں جو وہ تم کو دیں گے اور تنہا بے قیمت ہے وہ چیز جو تمہارے لئے آباد کریں گے بمقابلہ اس چیز کے جس کو تمہارا لئے ویران کریں گے لہذا اپنے بارے میں خود سوچو، اسلئے کہ دوسرے تمہارے لئے نہیں سوچے گا۔
”تحف العقول ص ۲۷۶“

۵۔ خدا کی بارگاہ میں دو قطروں کے علاوہ کوئی اور قطرہ محبوب نہیں ہے، ۱۔ وہ خون کا قطرہ جو لہ حنا میں گرے، ۲۔ وہ آنسو کا قطرہ جو تہ کی تاریکی میں بندہ سے صرف خدا کیلئے گرے۔ ”بجارج ۱۰۰ ص ۱۰“
۶۔ تین چیزیں مومن کو نجات دینے والی ہیں، ۱۔ لوگوں کے بارے میں زبان رکھنا غیبت نہ کرنا۔ ۲۔ ایسے کام نہ کرنا جو اسکے لئے دنیا و آخرت میں مفید ہوں، ۳۔ اپنے گناہوں پر پرت رونا۔ (تحف العقول ص ۲۸۲)

۷۔ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَأَظْلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ وَأَمْنَهُ مِنْ قَرَعِ النَّارِ مَنْ أُعْطِيَ مِنْ نَفْسِهِ مَا هُوَ سَائِلُهُمْ لِنَفْسِهِ، وَرَجُلٌ لَمْ يَقْدَمْ يَدًا وَلَا رِجْلًا حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ قَدَّمَهَا أَوْ فِي مَعْصِيَتِهِ، وَرَجُلٌ لَمْ يَعْصِ أَخَاهُ يَعْصِ حَتَّى يَتَرَكَ ذَلِكَ الْعَيْبَ مِنْ نَفْسِهِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۴۱)

۸۔ لَا تُعَادِيَنَّ أَحَدًا وَإِنْ ظَنَنْتَ أَنَّهُ لَا يَضُرُّكَ، وَلَا تَرْهَدَنَّ فِي صَدَاقَةِ أَحَدٍ وَإِنْ ظَنَنْتَ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُكَ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۱۶۰)

۹۔ إِنَّ الْمَعْرِفَةَ وَكَمَالَ دِينِ الْمُسْلِمِ تَرْكُهُ الْكَلَامَ فِيمَا لَا يَنْفَعُهُ، وَقِلَّةُ مِرَائِهِ، وَجِلْمُهُ، وَصَبْرُهُ، وَحُسْنُ خُلُقِهِ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۰۔ قِلَّةُ طَلَبِ الْخَوَائِجِ مِنَ النَّاسِ هُوَ الْغِنَى الْحَاضِرُ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۱۔ مَجَالِسُ الصَّالِحِينَ دَائِعِيَّةٌ إِلَى الصَّلَاحِ.

(تحف العقول ص ۲۸۳)

۱۲۔ إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْفَاسِقِ، فَإِنَّهُ بِإِعْطَاكَ بِأَكْثَرِ أَوْ أَقَلِّ مِنْ ذَلِكَ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۷۔ تین باتیں جس مومن کے اندر ہوں گی وہ خدا کی حمایت میں رہے گا، قیامت میں خدا اس کو اپنے عرش کے زیر سایہ جگہ دیگا اور روز قیامت کے خون سے اس میں رکھے گا (اور وہ باتیں یہ ہیں) ۱۔ جن چیزوں کی تم لوگوں سے خواہش رکھتے ہو "مثلاً تمہارا احترام کریں، وہی چیز ان کو پیش کرو، ۲۔ جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس میں خدا کی اطاعت ہے یا معصیت اس وقت تک کسی کام کیلئے نہ ہاتھ بڑھاؤ نہ کوئی اقدام کرو۔ ۳۔ جب تک اپنے عیب دور نہ کر لو دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو۔ ۴۔ اپنے عیب کی طرف متوجہ رہنا (ایسا مشغلہ ہے کہ) دوسرے کی عیب جوئی سے انسان باز رہتا ہے "

(بخارا ج ۸ ص ۱۴۱)

۸۔ کسی سے دشمنی نہ کرو چاہے تم کو یہ گمان ہو کہ وہ تم کو ضرر نہیں پہنچائے گا، اور کسی کی دوستی ترک نہ کرو چاہے تم کو گمان ہو کہ اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(بخارا ج ۸ ص ۱۶۰)

۹۔ معرفت اور دین مسلم کا کمال یہ ہے کہ لا، یعنی باتوں کو ترک کر دے، بہت کم لڑائی کرے، حلم، صبر، اور حسن خلق کا مالک ہو۔

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۰۔ لوگوں سے بہت کم ضرورتوں کو طلب کرنا، نقد (پہی) مال داری ہے۔

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۱۔ صالح و شائستہ افراد کے ساتھ نشست و برخاست شائستگی کی دعوت دیتی ہے

(تحف العقول ص ۲۸۳)

۱۲۔ خبردار! بدکردار کی صحبت میں نہ رہنا۔ کیونکہ وہ تم کو ایک لقمہ یا اس سے کم پر بیچ دیگا

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۳- اِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْاُخْمَقِ فَاِنَّهُ يُرِيْدُ اَنْ يَنْفَعَكَ فَبُضْرَكَ

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۴- اِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْبَخِيلِ فَاِنَّهُ يَخْذُلُكَ فِي مَالِهِ اَخْوَجَ مَا تَكُوْنُ اِلَيْهِ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۵- اِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْكَذَّابِ فَاِنَّهُ يَمْنُوْلُهُ السَّرَّابِ يُقَرِّبُ لَكَ الْبَعِيْدَ وَيُبْعِدُ لَكَ الْقَرِيْبَ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۶- اِنْ شَتَمَكَ رَجُلٌ عَنْ يَمِيْنِكَ ثُمَّ تَحَوَّلَ اِلَى بَسَاكِ وَاَعْتَذَرَ اِلَيْكَ، فَاقْبَلْ عُذْرَهُ.

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۱۷- نَظَرُ الْمُؤْمِنِ فِي وَجْهِ اَخِيهِ الْمُؤْمِنِ لِلْمَوَدَّةِ وَالْمَحَبَّةِ لَهُ عِبَادَةٌ.

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۱۸- اَمَّا حَقُّ جَارِكَ فَحِفْظُهُ غَائِبًا، وَاِكْرَامُهُ شَاهِدًا، وَنَصْرُهُ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا، وَلَا تَتَّبِعْ لَهُ عَوْرَةً، فَاِنْ عَلِمْتَ عَلَيْهِ سُوءَ سِتْرَتِهِ عَلَيْهِ، وَاِنْ عَلِمْتَ اَنَّهُ يَقْبَلُ نَصِيْحَتَكَ نَصْحَتَهُ فَمَا يَنْتَكِ وَيَتَّبِعْهُ، وَلَا تُسَلِّمْهُ عِنْدَ شَدِيْدَةٍ، وَتَقْبَلْ عُذْرَتَهُ، وَتَغْفِرْ ذَنْبَهُ، وَتُعَاشِرْهُ مُعَاشَرَةً كَرِيْمَةً.

(بجاء الانوار ج ۷ ص ۷۴)

۱۳- بیوقوف شخص کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ جب تم کو فائدہ پہنچانا چاہے گا تو نقصان پہنچا دے گا

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۴- خیر دارانہ کی صحبت سے بچو کیونکہ تمہاری شدید ضرورت کے وقت تم کو اپنے مال سے محروم کر دیگا۔

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۵- جھوٹے کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ سراب کی طرح ہے دور تو تمہارے قریب لگتا اور قریب تو دور کر دے گا۔

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۶- اگر کوئی تم کو تمہارے دائمی طرف کالی دے پھر بائیں طرف اگر معافی مانگے تو اس کو قبول کر لو۔

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۱۷- برادر مومن کا برادر مومن کے چہرے کی طرف نظر کرنا مودت ہے اور اس سے محبت کرنا عبادت ہے۔

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۱۸- ہمسایہ کا حق یہ ہے کہ اس کے غائب ہونے کی صورت میں اس کے آبرو کی حفاظت کرو، اور اس کی موجودگی میں اس کا احترام باقی رکھو، جب وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کرو، اس کی غیبت نہ کرو، اگر اس کی کسی برائی پر مطلع ہو جاؤ تو اس کو چھپا ڈالو، اور اگر تم کو معلوم ہو کہ تمہاری نصیحت کو قبول کرے گا تو اس کو اپنے اور اس کے درمیان جو ہے (اس اعتبار سے) نصیحت کرو، سختی کے وقت اس کو تنہا نہ چھوڑ دو، بلکہ اس کی مدد کرو، اس کی انتہیوں کا خیال نہ کرو، اس کی غلطیوں کو معاف کر دو، اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

(بجاء الانوار ج ۷ ص ۷۴)

۱۹۔ وَاعْصِنِي مِنْ أَنْ أَظُنَّ بِذِي عَدَمٍ خَسَاسَةً أَوْ أَظُنَّ بِصَاحِبِ نَزْوَةٍ فَضْلًا
فَإِنَّ الشَّرِيفَ مَنْ شَرَّفَتْهُ طَاعَتُكَ وَالْعَزِيزَ مَنْ أَعَزَّتْهُ عِبَادَتُكَ.

(الصحيفة السجادية الدعاء: ۳۵)

۲۰۔ وَالْمُؤْمِنُ خَلَقَ عَمَلَهُ بِحِلْمِهِ، يَخْلِسُ لِيَعْلَمَ، وَتَنْصِتُ لِيَسْلَمَ، لَا يُحَدِّثُ
بِأَلَا مَانَةٍ إِلَّا ضِدْفَاءً، وَلَا يَكْتُمُ الشَّهَادَةَ لِلْبُعْدَاءِ، وَلَا يَفْعَلُ شَيْئًا مِنَ الْحَقِّ
إِرْتَاءً، وَلَا يَتَرَكُهُ حِيَاءً، إِنْ زُكِيَ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ، وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ،
وَلَا يَضُرُّهُ جَهْلُ مَنْ جَهِلَهُ.

(تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۱۔ أَمَّا حَقُّ ذِي الْمَعْرُوفِ عَلَيْكَ: فَإِنَّ تَشْكُرَهُ، وَتَذْكُرُ مَعْرُوفَهُ، وَتَنْشُرُ لَهُ
الْمَقَالَةَ الْحَسَنَةَ، وَتُخْلِصُ لَهُ الدُّعَاءَ فِيمَا يَتَنَبَّهُ وَتَبَيَّنَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ، فَإِنَّكَ إِذَا
فَعَلْتَ ذَلِكَ كُنْتَ قَدْ شَكَرْتَهُ سِرًّا وَعَلَانِيَةً، ثُمَّ إِنْ أَمَكَنْ مُكَافَأَتَهُ بِالْفِعْلِ
كَافَأْتَهُ، وَإِلَّا كُنْتَ مُزِيدًا لَهُ، مُؤَلِّفًا نَفْسَكَ عَلَيْهَا.

(تحف العقول ص ۲۶۵)

۲۲۔ إِنْ أَحَبَّكُمْ إِلَى اللَّهِ أَحْسَنُكُمْ عَمَلًا، وَإِنْ أَعْظَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَمَلًا
أَعْظَمُكُمْ فِيمَا عِنْدَ اللَّهِ رَغْبَةً، وَإِنْ أَنْجَاكُمْ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ أَشَدُّكُمْ خَشْيَةً
لِلَّهِ، وَإِنْ أَفْرَكَكُمْ مِنَ اللَّهِ أَوْسَعُكُمْ خُلُقًا، وَإِنْ أَرْضَاكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَسْبَغُكُمْ
عَلَى عِبَالِهِ، وَإِنْ أَكْرَمَكُمْ عَلَى اللَّهِ أَتَقَاكُمْ لِلَّهِ.

(تحف العقول ص ۲۷۱)

۱۹۔ خداوند! مجھے اس (نفرش) سے محفوظ رکھ کہ میں فقیر کیلئے یہ خیال کروں وہ بہت
”ذلیل“ ہے اور مالدار کیلئے خیال کروں کہ وہ برتر (و بلند مقام والا) ہے کیونکہ شریف
تو وہ ہے جس کو تیری اطاعت شرف بخشے، اور صاحب عزت وہ ہے جس کو تیری
عبادت عزت عطا کرے۔

”صحیفہ سجادیہ، دعا ۳۵“

۲۰۔ مومن کے خصوصیات یہ ہیں کہ، اس کا عمل حلم سے مخلوط ہوتا ہے، وہ (ایسی جگہ)
بیٹھا ہے جہاں سیکھے، خاموش رہتا ہے تاکہ سالم رہے جو بات بطور امانت اس کو بتائی جائے
وہ دوستوں پر بھی ظاہر نہیں کرتا، غیروں کی گویا بھی نہیں چھپاتا، کسی کام کو بطور یا کاری انجام
نہیں دیتا، اور نہ شرم کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیتا ہے، اگر اس کی تعریف کی جائے تو تعریف
کرنے والوں کی گفتگو سے ڈرتا ہے (کہ کہیں مجھے غرور نہ پیدا ہو جائے) اور جن گناہوں کے
بارے میں کسی کو خبر نہیں ہوتی ان سے استغفار کرتا ہے۔ جاہلوں کی نادانی اس کو کوئی ضرر نہیں
پہنچا سکتی۔

”تحف العقول ص ۲۸۰“

۲۱۔ احسان کرنے والے کا حق یہ ہے کہ، ۱۔ اس کا شکریہ ادا کرو ۲۔ اس کے احسان کا ذکر کرو
۳۔ اس کے بارے میں چھپی باتیں بھی بلاؤ، ۴۔ تمہارے اور خدا کے درمیان جو ہے اس کے واسطے سے
خدا سے اس کیلئے دعا کرو، اور اگر ایسا کر دیا تو نہاں وعیاں میں تم نے اس کی قدر دانی کی۔ اس کے
بعد اگر ہو سکے تو عملاً اس کے محبت کا جبران کرو، ورنہ اس کے انتظار میں رہو اور اپنے نفس کو اس پر
آمادہ رکھو۔

”تحف العقول ص ۲۶۵“

۲۲۔ تم میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک محبوب وہ ہے جس کا عمل سب سے اچھا ہو، اور خدا
کے نزدیک از روئے عمل تم میں سب سے زیادہ عظیم وہ ہے جس کا جزائے الہی پر اشتیاق زیادہ ہو، اور
سب سے زیادہ عذاب الہی سے نجات پانے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہو اور جو
سب سے زیادہ باخلاق ہے وہی سب سے زیادہ خدا سے قریب ہے۔ اور تم میں سب سے
زیادہ خدا کو راضی رکھنے والا وہ ہے جو اپنے عیال پر سب سے زیادہ کوشاں عطا کرے، اور خدا
کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محترم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار رہے۔

”تحف العقول، ص ۲۷۱“

۲۳۔ تَوَيْتَلُمُ النَّاسُ مَا فِي ظَلَبِ الْعِلْمِ لَطَلَبُوهُ وَلَوْ يَسْفِكُ الْمُهْجَ وَخَوْضِ
الْحُجَّجِ. (بخارا انوار ج ۱ ص ۱۸۵)

۲۴۔ وَرَأَى عَلِيًّا قَدْ بَرَى فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ يَهْتَوِكَ الظُّهُورُ مِنَ الذُّنُوبِ، إِنَّ
اللَّهَ قَدْ ذَكَرَكَ فَأَذْكُرْهُ وَأَقَالَكَ فَأَشْكُرْهُ. (تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۵۔ إِنَّقُوا الْكَذِبَ الصَّغِيرَ مِنْهُ وَالْكَبِيرَ فِي كُلِّ حِيَةٍ وَهَزَلِ.

(تحف العقول ص ۲۷۸)

۲۶۔ وَالذُّنُوبُ الَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ: سُوءُ الْيَتِيَّةِ، وَخُبْثُ السَّرِيرَةِ، وَالتَّفَاقُ مَعَ
الْإِخْوَانِ، وَتَرْكُ التَّضَدِّيقِ بِالْإِجَابَةِ، وَتَأْخِيرُ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ حَتَّى
تَذْهَبَ أَوْقَاتُهَا، وَتَرْكُ التَّقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْبِرِّ وَالصَّدَقَةِ، وَاسْتِغْمَالِ
الْبَدَاءِ وَالْفُحْشِ فِي الْقَوْلِ. (معانی الاخبار ص ۲۷۱)

۲۷۔ قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا أَبَنَ رَسُولِ اللَّهِ؟
قَالَ (ع): أَصْبَحْتُ مَطْلُوبًا بِثَمَانِي خِصَالٍ؛ اللَّهُ تَعَالَى يَطْلُبُنِي بِالْفَرَائِضِ،
وَالنَّبِيِّ (ص) بِالسُّنَنِ، وَالْعِيَالِ بِالْقُوتِ، وَالنَّفْسُ بِالشَّهْوَةِ، وَالشَّيْطَانُ
بِالْمَغْصَبَةِ، وَالْحَافِظَانِ بِصِدْقِ الْعَمَلِ، وَمَلَكَ الْمَوْتِ بِالرُّوحِ، وَالْقَبْرِ
بِالْجَسَدِ، فَأَنَا بَيْنَ هَذِهِ الْخِصَالِ مَطْلُوبٌ. (بخارج ۷۶ ص ۱۵)

۲۳۔ اگر لوگوں کو تپہ چل جائے کہ طلب علم میں کیا فوائد ہیں تو خون بہا کر، اور دریا کے موجوں
میں گھس کر بھی حاصل کرتے۔ (بخارج ۱ ص ۱۸۵)

۲۴۔ امام چہارم نے ایک بیمار کو شفا یافتہ پا کر فرمایا: گناہوں سے (بیماری سے) نجات پانے
پر تجھ کو مبارک ہو، خدا نے تجھ کو یاد رکھا، پس تو بھی اس کا ذکر کر، اور تیرے گناہوں کو ختم کر دیا
لہذا اس کا شکرا ادا کر۔ (تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۵۔ گناہ سے بچو چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، شوخی میں ہو یا واقعی طور سے ہو۔

(تحف العقول ص ۲۷۸)

۲۶۔ جو چیزیں دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی سبب بنتی ہیں ان میں سے یہ (بھی) ہیں،
۱۔ بدعتی، ۲۔ خبث باطنی، ۳۔ برادران دینی کے ساتھ منافقت، ۴۔ قبولیت دعا پر
اعتقاد نہ رکھنا، ۵۔ واجب نمازوں کو ان کے وقت پر نہ پڑھنا اور ان میں اتنی تاخیر کرنا کہ ان
کا وقت ہی گزر جائے۔ ۶۔ صدقہ و احسان نہ کر کے تقرب الی اللہ کو چھوڑ دینا، ۷۔ فحش باتیں
کرنا اور رفتار میں برائی پیدا کر لینا۔ (معانی الاخبار ص ۲۷۱)

۲۷۔ امام زین العابدینؑ سے کہا گیا: مولا آپ کی صبح کیسی ہوئی؟ ارشاد فرمایا: اس عالم میں
میں نے صبح کی کہ مجھ سے آٹھ چیزوں کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ ۱۔ خدا و اجبات کا مطالبہ کر رہا تھا
۲۔ رسول خداؐ سنت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ۳۔ ہاں بچے قوت (لایموت) کا مطالبہ کر رہے تھے،
۴۔ نفس شہوت کا تقاضا کر رہا تھا، ۵۔ شیطان موصیت پر آمادہ کر رہا تھا، ۶۔ کرنا کا تین
(رقیب و عتید) درست عمل کا مطالبہ کر رہے تھے، ۷۔ ملک الموت موت کا مطالبہ کر رہا تھا
۸۔ قبر جسم کا مطالبہ کر رہی تھی۔ پس میں ان سب کا مطلوب تھا۔ (بخارج ۷۶ ص ۱۵)

۲۸۔ مَنْ أَشْفَقَ مِنَ التَّارِبَادِ بِالتَّوْبَةِ إِلَى اللَّهِ مِنْ ذُنُوبِهِ، وَرَاجَعَ عَنِ الْمَحَارِمِ.
(تحف العقول ص ۲۸۱)

۲۹۔ إِيَّاكَ وَالْإِنْتِهَاجَ بِالدَّنْبِ فَإِنَّ الْإِنْتِهَاجَ بِهِ أَكْثَرُ مِنْ زَكَاةٍ.
(بحار الأنوار ج ۷۸ ص ۱۵۹)

۳۰۔ اَلذُّنُوبُ الَّتِي تُغَيِّرُ النَّعَمَ: الْبَغْيُ عَلَى النَّاسِ، وَالزَّوَالُ عَنِ الْعَادَةِ فِي الْخَيْرِ وَاضْطِنَاعُ الْمَعْرُوفِ، وَكُفْرَانُ النَّعَمِ، وَتَرْكُ الشُّكْرِ.
(معانی الاخبار ص ۲۷۰)

۳۱۔ لَا تَمْنَعُ مِنْ تَرْكِ الْقَبِيحِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ عَرِفْتَ بِهِ.
(بحار الأنوار ج ۷۸ ص ۱۶۱)

۳۲۔ مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَغْفِرَتِهِ مِنْ عَقَبِ بَطْنٍ وَقَرْجٍ.
(تحف العقول ص ۲۸۲)

۳۳۔ كَمْ مِنْ مَفْتُونٍ بِحُسْنِ الْقَوْلِ فِيهِ، وَكَمْ مِنْ مَغْرُورٍ بِحُسْنِ الشَّرِّ عَلَيْهِ، وَكَمْ مِنْ مُسْتَدْرِجٍ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ.
(تحف العقول ص ۲۸۱)

۳۴۔ مَنْ كَرُمَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ هَانَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا.
(تحف العقول ص ۲۷۸)

۲۸۔ جو آتش جہنم سے ڈرے گا وہ خدا سے اپنے گناہوں کے بارے میں جلد توبہ کرے گا اور حرام کاموں کے ارتکاب سے بچے گا
(تحف العقول، ص ۲۸۱)

۲۹۔ خبردار گناہوں پر خوش نہ ہونا کیونکہ گناہوں پر خوش ہونا گناہ کرنے سے زیادہ عظیم ہے
(بحار، ج ۷۸، ص ۱۵۹)

۳۰۔ جو گناہ نعمتوں کو بدل (متغیر) دیتے ہیں ان میں سے یہ (بھی) ہیں، ۱۔ لوگوں پر ظلم کرنا، ۲۔ اچھی عادت کو چھوڑ دینا، ۳۔ نیک پروگرام کو ترک کر دینا، ۴۔ کفران نعمت کرنا، ۵۔ شکر نہ کرنا۔
» معانی الاخبار، ص ۲۷۰

۳۱۔ برائی کے چھوڑنے میں کوئی تامل نہ کرو چاہے اس سے جتنا بھی آشنا ہو چکے ہو۔
(بحار، ج ۷۸، ص ۱۶۱)

۳۲۔ خدا کی موفقت کے بعد شک و تردید کا عفت سے زیادہ کوئی چیز خدا کے نزدیک محبوب نہیں ہے۔
» تحف العقول ص ۲۸۲

۳۳۔ کتنے ایسے لوگ ہیں جو ان کے، ان کے تعریف سے دھوکہ کھا جاتے ہیں، اور کتنے ایسے لوگ ہیں جو خدا کی اچھی پردہ پوشی کی وجہ سے مغرور ہو جاتے ہیں، اور کتنے ایسے لوگ ہیں جو خدا کے لطف و کرم کی وجہ سے فاضل ہو جاتے ہیں۔
» تحف العقول ص ۲۸۱

۳۴۔ جسکے نزدیک اس کا نفس محترم ہوگا۔ اس کی نظر میں دنیا حقیر و ذلیل ہو جائے گی۔
(تحف العقول، ص ۲۷۸)

۳۵- خَيْرُ مَفَاتِيحِ الْأُمُورِ الصِّدْقُ، وَخَيْرُ خَوَانِيئِهَا الْوَفَاءُ.

(بخاری ج ۷۸ ص ۱۶۱)

۳۶- الرِّضَا بِمَكْرُوهِ الْقَضَاءِ أَزْفَعُ دَرَجَاتِ الْبَقِيَّةِ

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۳۵)

۳۷- قِيلَ لَهُ: مَنْ أَعْظَمُ النَّاسِ خَطَرًا؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ لَمْ يَرَ الدُّنْيَا خَطَرًا

لِنَفْسِهِ

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۳۵)

۳۸- آيُهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ فَتَجِدْ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُخَضَّرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ، وَنَحَلَكَ يَابْنَ آدَمَ الْغَافِلَ وَلَيْسَ مَقْهُولًا عَنْهُ إِنْ أَجَلَكَ أَسْرَعَ شَيْءٍ إِلَيْكَ قَدْ أَقْبَلَ نَحْوَكَ حَسِبًا يَطْلُبُكَ وَيُوشِكُ أَنْ يَذَرِكَ فَكَانَ قَدْ أَوْفَيْتَ أَجَلَكَ وَقَدْ قَبِضَ الْمَلَكُ رُوحَكَ وَصَيَّرْتَ إِلَى قَبْرِكَ وَحِيدًا، فَزِدْ إِلَيْكَ رُوحَكَ، وَافْتَحْ عَمَلِكَ مَلَكًا مُنْكَرًا وَنَكِيرًا لِمَاءَ لَيْلِكَ وَشَدِيدَ امْتِحَانِكَ، أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ مَا يَنْسَلُ لَانَكَ عَنْ رَبِّكَ، الَّذِي كُنْتَ تَعْبُدُهُ، وَعَنْ نَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكَ، وَعَنْ دِينِكَ الَّذِي كُنْتَ تَدْبِئُ بِهِ، وَعَنْ كِتَابِكَ الَّذِي كُنْتَ تَتْلُوهُ، وَعَنْ إِمَامِكَ الَّذِي كُنْتَ تَتَوَلَّاهُ، وَعَنْ غَمْرِكَ فِيمَا أَفْتَيْتَ، وَعَنْ مَالِكَ مِنْ آيِنِ اكْتَسَبْتَهُ، وَفِيمَا أَنْفَقْتَهُ.

(تحف العقول ص ۲۴۹)

۳۵- سچائی بہترین کلید امور ہے، اور وفاداری تمام امور کا بہترین خاتمہ ہے۔

» بخاری ج ۷۸ ص ۱۶۱

۳۶- نانو شکوہ مقدرات پر راضی رہنا بقین کا سب سے بلند درجہ ہے۔

بخاری ج ۷۸ ص ۱۶۱

۳۷- حضرت سجادؑ سے پوچھا گیا: سب سے زیادہ کس کو خطرہ ہے؟ حضرت نے فرمایا جس نے اپنے لئے دنیا کو خطرہ نہ سمجھا۔

بخاری ج ۷۸ ص ۱۳۵

۳۸- گو تو تقوٰی الہی اختیار کرو اور یہ جان لو کہ (تمہاری) اسی کی طرف بازگشت ہے۔ اور (اس دن) ہر شخص اپنے عمل خیر کو سوچو پائے گا۔ اور برے عمل کیلئے خواہش کرے گا کاش میرے اور اس برے عمل کے درمیان ایک طویل فاصلہ ہوتا، خدائے تم کو اپنے سے خوف دلاتا ہے۔ اے آدم کی غافل اولاد تجھ پر ولے ہو (تو تو غافل ہے) مگر وہ دنیا کی بیدار سکھیں»

تجھ سے غافل نہیں ہیں۔ موت سب سے زیادہ تیز تیری طرف آنے والی ہے۔ بڑی جلدی میں تجھ کو تلاش کرتی ہوئی آ رہی ہے اور قریب ہے کہ تجھے آئے۔ اس وقت تیری عمر کا پیمانہ نہ بڑھو ہو چکا ہوگا، ملک تیری روح نکال چکا ہوگا اور تو تنہا اپنی قبر میں ہوگا۔ پھر تیری روح واپس کی جائے گی اور منکر و نکیر دو فرشتے تیرے پاس سخت امتحان کیلئے آئیں گے اور سوال کرنے آئیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ سب سے پہلے تجھ سے تیرے خدا کے بارے میں جس کی تو عبادت کرتا تھا پوچھا جائے گا۔ اس کے بعد اس نبی کے بارے میں سوال کیا جائیگا جسکو تیری طرف بھیجا گیا ہے۔ اور اس دین کے بارے میں پوچھا جائیگا جس دین پر تم تھے۔ اور اس کتاب کے بارے میں پوچھا جائے گا جس کی تم تلاوت کرتے تھے اور اس امام کے بارے میں سوال کیا جائیگا جس کی ولایت کے قائل تھے اور عمر کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس میں فنا کیا، اور مال کے بارے میں سوال ہوگا، کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا۔

» تحف العقول ص ۲۴۹

۳۹۔ فَحَقُّ اِمْلِكَ اَنْ تَعْلَمَ اَنْهَا حَمَلَتْكَ حَيْثُ لَا يَحْمِلُ اَحَدٌ اَحَدًا، وَاَطْعَمَكَ مِنْ ثَمَرَةِ قَلْبِهَا مَا لَا يُطْعِمُ اَحَدٌ اَحَدًا، وَاَنَّهُ وَقَّتْكَ بِسَمْعِهَا، وَنَصَرَهَا، وَبَدَّهَا، وَرَخَّلَهَا وَشَغَرَهَا، وَشَرَّهَا وَجَمَعَ جَوَارِحَهَا مُسْتَبِيرَةً بِذَلِكَ، فَرَحَةً، مُوَابِلَةً مُحْتَمِلَةً لِمَا فِيهِ مَكْرُوهُهَا وَآلَمُهَا وَثَقَلَهَا وَغَمُّهَا حَتَّى دَفَعَتْهَا عَنْكَ بِدِ الْقُدْرَةِ وَآخَرَجَتْكَ إِلَى الْأَرْضِ، فَرَضِيَتْ اَنْ تَسْبَعَ وَتَجُوعَ هِيَ، وَتَكْسُوكَ وَتَغْرَى، وَتَرْوِيكَ وَتَقْطَعَا، وَتُطْلِكَ وَتَضْحَى، وَتُتَعَمَّكَ بِبُوسِهَا، وَتَلِدَ ذَكَ بِالنُّوْمِ بِأَرْفَاقِهَا، وَكَانَ بَطْنُهَا لَكَ وِعَاءً، وَجَحْرُهَا لَكَ حَوَاءً وَنَدْبُهَا لَكَ سِقَاءً وَنَفْسُهَا لَكَ وِقَاءً، تَبَاشُرُ حَرِّ الدُّنْيَا وَتَرْزَاقُهَا لَكَ وَدُونُكَ، فَتَشْكُرُهَا عَلَى قُدْرِ ذَلِكِ، وَلَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا بِعَوْنِ اللَّهِ وَتَوْفِيقِهِ

(تحف العقول ص ۲۶۳)

۴۰۔ فَخُذْ حِذْرَكَ، وَانْظُرْ لِنَفْسِكَ، وَاعِدَّ الْجَوَابَ قَبْلَ الْإِمْتِحَانِ، وَالْمُسَاءَلَةِ وَالْإِخْتِبَارِ، فَإِنْ تَكَ مُؤْمِنًا غَارِفًا بِدِينِكَ، مُتَّبِعًا لِلضَّادِقِينَ، مُوَالِيًا لِلْوَلِيَاءِ اللَّهُ لَقَاكَ اللَّهُ حُجَّتَكَ وَأَنْطَقَ لِسَانُكَ بِالضَّوَابِ فَأَخْسَنْتَ الْجَوَابَ وَبُشِّرْتَ بِالْجَنَّةِ وَالرِّضْوَانِ مِنَ اللَّهِ، وَاسْتَقْبَلَتْكَ الْمَلَائِكَةُ بِالرَّوْحِ وَالزَّيْنِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ كَذَلِكَ تَلْجُلُجَ لِسَانُكَ، وَدَخَضَتْ حُجَّتُكَ وَعَيِيَتْ عَنِ الْجَوَابِ وَبُشِّرْتَ بِالنَّارِ، وَاسْتَقْبَلَتْكَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِنَزْلِ مِنْ حَمِيمٍ وَتَضْلِيلَةِ جَحِيمٍ

(تحف العقول ص ۲۴۹ - ۲۵۰)

۳۹۔ تمہارے اوپر تمہاری ماں کا یہ حق ہے کہ تم یہ جان لو کہ تم کو ایسی جگہ اٹھایا جہاں کوئی کسی کو ہاتھ نہیں سکتا، اور اپنا میوہ دل تم کو کھلایا جو کوئی کسی کو کھلا نہیں سکتا ہے۔ اس نے بڑی خوشی و مسرت سے اپنی آنکھوں، کانوں، ہاتھوں، پیروں، بال و کھال و تمام اعضاء جوارح کو تیرے لئے ڈھال بنایا، اور تمام رنج و غم و الم و سنگینی و ناپسندیدگی کو اس وقت تک برداشت کیا جب تک دست قدرت نے تجھے رحم مادر سے نکال کر زمین تک نہ پہنچا دیا۔ وہ اس بات پر خوش تھی کہ تو شکم سیر رہے چاہے وہ بھوک ہو، تجھ کو لباس پہنائے چاہے خود برہنہ ہو، تجھ کو سیراب کرے چاہے خود پیاسی رہے، تجھ پر سایہ کرے چاہے خود دھوپ میں رہے، تجھ کو ناز و نعم میں رکھے چاہے خود سختی برداشت کرے، خود بیدار رہے کہ تجھے خواب نوشین کا مزہ عطا کرے، اس کا پیٹ تیرے وجود کیلئے لطف تھا، اس کی گود تیرے لئے محل نوازی تھی، اس کے پستان تیرے لئے ذریعہ سیرابی تھے اور اس کی ذات تیرے لئے باعث حفاظت تھی، دنیا کا سہ و گرم تیرے لئے برداشت کرتی تھی لہذا تو بھی اسی قدر اس کا شکریہ ادا کر، مگر تو اس پر خدا کی مدد و توفیق کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ "تحف العقول ص ۲۶۳"

۴۰۔ اپنے دفاع کا ذریعہ فراہم کرو، اپنے بارے میں غور کرو، امتحان و اختبار اور رسول سے پہلے جواب کیلئے آمادہ و تیار ہو جاؤ، اگر تم مؤمن اور اپنے دین کے عارف، اور صادقین کے پیروں و خاصا خدا کے چاہنے والے ہو تو خدا (عالم قبل) سوال کے وقت اپنی جہت تم کو سکھادے گا اور تمہاری زبان پر صحیح جواب جاری ہو جائے گا اور تم عمدہ جواب دیدو گے اور خدا کی طرف سے تم کو جنت اور رضائے الہی کی بشارت دیدی جائے گی اور ملائکہ خوشی و خرمی کے ساتھ تیرا استقبال کریں گے۔ لیکن اگر تم ایسے نہ ہوئے تو تمہاری زبان لکنت کرے گی، تمہاری دلیل باطل ہو جائے گی، تم جواب سے عاجز رہو گے، اور تم کو دوزخ کی اطلاع دیدی جائے گی اور عذاب کے ملائکہ گرم پانی اور

"تحف العقول ص ۲۴۹ - ۲۵۰"

معصوم ہفتم

امام نجم، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

اور آپ کی چالیس حدیثیں

معصوم ہفتم

امام نجم، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

نام: --- محمد بن علی

لقب: --- باقر

کنیت: --- ابو جعفر --- باپ: --- امام زین العابدین (ع)
ماں: --- فاطمہ بنت امام حسنؑ، مد اس طرح آپ ماں باپ دونوں کی طرف سے
علوی و شہابی تھے،

تاریخ ولادت: --- یکم رجب، بقولے سوم رجب،

محل ولادت: --- مدینہ منورہ

سن ولادت: --- ۵۷ ہجری

تاریخ شہادت: --- ۷ ذی الحجہ --- روز شہادت: --- دوشنبہ -

سن شہادت: --- ۱۱۴ ہجری قمری، --- جائے شہادت: --- مدینہ منورہ -

مدفن: --- بقیع مدینہ منورہ --- عمر: --- ۵۷ سال -

سبب شہادت: --- ہشام بن عبدالملک کے حکم سے زہر دیا گیا -

دوران عمر: --- اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے - اثنین سال ۶ ماہ و دن اپنے

جلاہم حسین کے ساتھ رہے - ۲ - ۳۴ سال ۱۵ دن اپنے باپ امام زین العابدین کے ساتھ رہے -

۳ - ۱۹ سال دس ماہ بارہ دن آپ کی امامت تھی - اس زمانہ میں چونکہ بنی امیہ اور بنی عباس برسرِ پیکار

تھے - اس لئے امام محمد باقرؑ نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا بہت سے شاگردوں کی تربیت فرمائی -

تشیع کو پھیلا یا اور اسے استحکام بخشا، اور فرنگی انقلاب پیدا کیا -

امام محمد باقرؑ کی چالیس حدیں

۱۔ جو ظالم بادشاہ کے پاس جا کر اس کو تقویٰ کا حکم دے خوف خدا دلائے، اس کو نصیحت کرے، اس کو چین و آس کا اجر ملے گا اور ان کے اعمال کے مثل جزا ملے گی۔ (بحار، ج ۵، ص ۲۷۵)

۲۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ۱۔ نماز قائم کرنا، ۲۔ زکوٰۃ دینا، ۳۔ حج کرنا، ۴۔ ۱۰ رمضان کا روزہ رکھنا، ۵۔ ہم اہلبیت کی محبت، پہلی چار چیزوں کے بارے میں (بعض مقام پر) ترک کی اجازت دی گئی ہے لیکن ہماری محبت کے بارے میں (کہیں بھی) ترک کی اجازت نہیں ہے (مثلاً) جس کے پاس مال نہیں ہے اس پر زکات بھی نہیں ہے اور نہ اس پر حج ہے۔ اور جو رمضان ہے وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، رمضان کے روزے چھوڑ سکتا ہے، لیکن ہماری محبت سب پر واجب ہے چاہے صحیح و سالم ہو یا مریض ہو، غریب ہو یا مالدار ہو۔

”وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۱۲“

۳۔ خداوند عالم نے حضرت شعیب پر وحی فرمائی: میں تمہاری قوم کے ایک لاکھ آدمیوں پر عذاب کروں گا۔ چالیس ہزار برے لوگوں پر اور ساٹھ ہزار اچھے لوگوں پر!

جناب شعیب نے عرض کیا: پالنے والے چالیس ہزار تو واقعی اپنی برائی کی وجہ سے مستحق عذاب ہیں مگر یہ ساٹھ ہزار جو نیک ہیں ان پر کیوں عذاب ہوگا؟

خداوند عالم نے جناب شعیب پر وحی فرمائی، اس نے کہ نیک لوگ ان برے لوگوں کے بارے میں سستی برتتے تھے، میرے غضبناک ہونے کے باوجود ان سے ناراض نہیں ہوئے (بلکہ ان سے میل و محبت رکھتے تھے، یہی از منکر نہیں کرتے تھے)

”مشکوٰۃ الانوار، ص ۵۱“

اربعون حدیثاً

عن الامام محمد الباقر علیہ السلام

۱۔ مَنْ مَشَى إِلَى سُلْطَانٍ جَائِرٍ فَأَمَرَهُ بِتَقْوَى اللَّهِ وَخَوْفِهِ وَوَعظَهُ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الثَّقَلَيْنِ مِنَ الْحَيِّ وَالْإِنْسِ وَمِثْلُ أَعْمَالِهِمْ. (بحار الانوار ج ۷۵ ص ۳۷۵)

۲۔ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِتْيَانِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَالْوَلَايَةِ لَنَا أَهْلِ الْبَيْتِ، فَجُعِلَ فِي أَرْبَعٍ مِنْهَا رُخْصَةٌ، وَلَمْ يُجْعَلْ فِي الْوَلَايَةِ رُخْصَةٌ، مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَجٌّ، وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا صَلَّى قَاعِدًا، وَأَفْطَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَالْوَلَايَةَ صَحِيحًا كَانَ أَوْ مَرِيضًا أَوْ ذَا مَالٍ أَوْ لَا مَالٍ لَهُ فَهِيَ لَا رُخْصَةَ. (وسائل الشیعہ ج ۱ ص ۱۴)

۳۔ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى شُعَيْبٍ إِنِّي مُعَذِّبُ مِنْ قَوْمِكَ مِئَةَ أَلْفٍ: أَرْبَعِينَ أَلْفًا مِنْ شِرَارِهِمْ وَسِتِّينَ أَلْفًا مِنْ خِيَارِهِمْ، فَقَالَ: يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ الْأَشْرَارُ قَمَا بَالُ الْخِيَارِ؟ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ: ذَاهَبُوا أَهْلَ الْمُعَاصِي فَلَمْ يَغْضَبُوا لِيَغْضَبِي. (مشکوٰۃ الانوار ص ۵۱)

۴۔ ذِزْوَةُ الْأَمْرِ وَسَنَامُهُ، وَمَفْنَاخُهُ، وَبَابُ الْأَشْيَاءِ، وَرَضَى الرَّحْمَنُ، الطَّاعَةَ لِإِلَامٍ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ، أَمَا لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَامَ لَيْلَةً وَصَامَ نَهَارَهُ، وَتَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَالِهِ وَخَجَّ جَمِيعَ ذَهْرِهِ، وَلَمْ يَعْرِفْ وَلَا يَتَّعِ وَلِيِّ اللَّهِ فَيُؤَالِيهِ وَيَكُونُ جَمِيعَ أَعْمَالِهِ بِدَلَالَتِهِ إِلَيْهِ مَا كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ حَقٌّ فِي ثَوَابِهِ وَلَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ.

(وسائل الشیعة ج ۱ ص ۹۱)

۵۔ وَاعْلَمْ يَا نَبْتَ لَا تَكُونْ لَنَا وَلِيًّا حَتَّى تَوَاجِعَ عَلَيْكَ أَهْلُ مِصْرِكَ وَقَالُوا: إِنَّكَ رَجُلٌ سَوِيٌّ لَمْ يَخْرُتْكَ ذَلِكَ، وَلَوْ قَالُوا: إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ لَمْ يَسْرَكَ ذَلِكَ وَلَكِنْ اغْرِضْ نَفْسَكَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كُنْتَ سَالِكًا سَبِيلَهُ زَاهِدًا فِي تَرْغِيهِهِ رَاغِبًا فِي تَرْغِيهِهِ خَائِفًا مِنْ تَخْوِيفِهِ قَائِبًا وَأَبْشَرًا فَإِنَّهُ لَا يَصْرُكَ مَا قِيلَ فَيْكَ.

(تحف العقول ص ۲۸۴)

۶۔ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ: أَلَا أَخْبِرُكَ بِالْإِسْلَامِ أَضْلَاهُ وَقَرَعِهِ وَذِرْوَةَ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ. قَالَ: أَمَّا أَضْلَاهُ فَالصَّلَاةُ وَ قَرَعُهُ الزَّكَاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخْبِرْتُكَ بِأَبْوَابِ الْخَيْرِ قُلْتُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ. قَالَ: الصَّوْمُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ، وَالصَّدَقَةُ نَذْهَبُ بِالْخَطِيئَةِ، وَقِيَامُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يَذْكُرُ اللَّهَ.

(اصول الکافی ج ۲ ص ۲۳)

۴۔ امام کی معرفت کے بعد اس کی اطاعت ہی بالاترین مقام، اور اعلیٰ ترین جگر، دین کی کلید، شئون زندگی کا روزہ، اور خوشنودی الہی (کاسب) ہے (یاد رکھو) اگر کوئی شخص (ہمیشہ) دنوں کو روزہ رکھتا رہے، راتوں کو عبادت میں بسر کرتا رہے، اپنے تمام مال کو (راہ خدا میں) صدقہ کر دے، زندگی بھر سچ کرتا رہے، اور ولی خدا کی امامت و ولایت کو نہ پہچانتا ہو کہ اس سے اپنے روابط کو برقرار رکھتا ہو اور تمام اعمال اس کی ہدایت کے مطابق انجام دیتا ہو تو ایسے شخص کو نہ خدا کی طرف سے کوئی ثواب ملے گا اور نہ وہ اہل ایمان سے ہوگا۔ "وسائل الشیعة ج ۱ ص ۹۱"

۵۔ یہ جان لو کہ تم ہمارے دوست و مددگار اس وقت تک نہیں ہو سکتے (جب تک تم میں یہ صفت نہ پیدا ہو جائے کہ) چاہے تمہارے پورے شہر والے مل کر تم کو کہیں کہ تم بہت برے آدمی ہو تو تم کو اس سے کوئی تکلیف نہ ہو اور (اسی طرح) اگر سب مل کر کہیں کہ تم بہت اچھے آدمی ہو تو اس سے تم کو کوئی خوشی نہ ہو۔ بلکہ تم اپنی ذات کو قرآن پیش کرنا قرآن کے راستے کے مالک ہو اور قرآن نے جس سے زہر مرنے کو کہا ہے اس سے زہد ہو۔ ترغیبات قرآن میں راعب ہو، قرآن کی ڈرائی ہوئی چیزوں سے ڈرتے ہو تو اسی پر ثبات قدم رہو اور تم کو بشارت ہو کہ لوگ تمہارے بارے میں چاہے جو کہتے ہوں اس سے تم کو کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔

"تحف العقول ص ۲۸۴"

۶۔ سلیمان بن خالد سے منقول ہے کہ امام محمد باقر نے فرمایا: کیا تم نہیں چاہتے کہ اسلام کی اصل و فرع اور اس کی سب سے بلندی کو بیان کروں؟ میں نے عرض کیا: آپ پر قرآن جاؤں ضرور بیان فرمائیے! فرمایا: اسلام کی اصل نماز، اس کی فرع زکات اور اس کے کوہان کنی بلندی جہاد ہے، اسکے بعد فرمایا: اگر تم چاہو تو بخیر کے ابواب بھی بیان کر دوں۔ میں نے عرض کیا: آپ پر قرآن جاؤں ضرور فرمائیے، فرمایا: روزے دوزخ سے پسپا ہے، صدقہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اسی طرح، آدھی رات کو اٹھ کر ذکر خدا کرنا (بھی) گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ "اصول کافی ج ۲ ص ۲۳"

۷۔ كُلُّ مَنْ دَانَ اللَّهَ بِعِبَادَةٍ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ فَسَعِيَهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ، وَهُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللَّهُ شَانِيٌّ لِأَعْمَالِهِ وَمَثَلُهُ كَمَثَلِ شَاةٍ ضَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَقَطِيعِهَا، فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَجَائِيَةً يَوْمَهَا، فَلَمَّا جَنَّتِ اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعٍ مَعَ غَيْرِ رَاعِيهَا، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَتْ بِهَا، قَبَّاتٌ مَعَهَا فِي رِضْوَانِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ انْتَكَرَتْ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا، فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَتْ بِهَا، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي إِنْ لَحِقَ بِرَاعِيكَ وَقَطِيعِكَ، فَإِنَّكَ نَائِيَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ رَاعِيكَ وَقَطِيعِكَ فَهَجَمَتْ ذَعِرَةً مُتَحَيِّرَةً نَادَةً لَا رَاعِيَ لَهَا يُرْسِدُهَا إِلَى مَرْغَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا، فَبَيَّنَّا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَنَمَ الذَّنْبُ ضَيْعَتَهَا فَأَكَلَهَا، وَكَذَلِكَ وَاللَّهِ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ ظَاهِرًا عَادِلًا أَصْبَحَ ضَالًّا نَائِيًا وَإِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ مَاتَ مَيِّتَةً كُفْرًا وَنِفَاقًا. (اصول الكافي ج ۱ ص ۳۷۵)

۸۔ مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ فَهُوَ مِمَّنْ كَمَّلَ إِيْمَانَهُ.

(اصول الكافي ج ۲ ص ۱۲۴)

۹۔ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي يَا جَابِرُ أَبْكُنِي مَنْ يَنْتَحِلُ التَّشْبِيعَ أَنْ يَقُولَ بِحُبِّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ؟ قَوْلَ اللَّهِ مَا شِيعَتُنَا إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَأَطَاعَهُ، وَمَا كَانُوا يُعْرِفُونَ يَا جَابِرُ إِلَّا بِالتَّوَّاضِعِ، وَالتَّخَشُّعِ، وَالْأَمَانَةِ، وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللَّهِ، وَالصُّومِ، وَالصَّلَاةِ، وَالْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ، وَالتَّعَاهُدِ لِلْجَبْرَانِ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْغَارِمِينَ وَالْأَيَّامِ، وَصِدْقِ الْحَدِيثِ، وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَكَتَبِ الْأَلْسُنِ عَنِ النَّاسِ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ، وَكَانُوا أَمْنَاءَ عَشَائِرِهِمْ فِي الْأَشْيَاءِ.

(اصول الكافي ج ۲ ص ۷۴)

۷۔ جو شخص خدا کی عبارت کسی دین کے مطابق کرے اور اس میں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے لیکن خدا کی طرف سے معین ہوئے امام کو اپنا امام نہ تسلیم کرے اس کی ساری زحمت نامقبول ہے اور وہ گمراہ و سرگرداں ہے اور خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بھیڑی کی ہے جو اپنے گمراہ اور چرواہے سے گم ہوگئی ہو اور دن بھر ادھر ادھر ماری ماری پھرتی ہو اور رات آنے پر کسی گمراہ کو وہ جس کا چرواہا اسکے گمراہ کا چرواہا نہ ہو، دیکھ کر دھوکہ سے اس میں شامل ہو جائے اور رات بھر اسی گمراہ میں سوئے اور جب صبح کو چرواہا گمراہ کو پکارتا ہے تو وہ گمراہ اور چرواہے دونوں کو نہ پہچان کر پھر سرگرداں و پریشان ہو جائے اور اپنے چرواہے اور گمراہ کی تلاش میں لگ جائے اور پھر ایک گمراہ کو چرواہے کے ساتھ دیکھ کر اس کی طرف دوڑے اور پھر دھوکہ کھا جائے، اور چرواہا اس کو دیکھ کر ڈانٹنے اپنے گمراہ اور اپنے چرواہے کے ساتھ جا کر مل جائے۔ کیونکہ تو اپنے گمراہ سے اور چرواہے سے الگ ہو چکی ہے اور تخیل پریشان ہے اور وہ ہمیشہ خوفزدہ و متحیر ہو کر ادھر ادھر جگہاں رکتی ہو۔ اس کا چرواہا نہیں ہے جو اس کو چرواہا کہتا ہے چونکہ یہ اس کو اس کی منزل تک پہنچا دے۔ اور اسی درمیان بھیڑ یا فرصت کو غنیمت جان کر اس کو پھانسی لگا دے۔ خدا کی قسم اے محمد اسی طرح اس امت میں کا جو شخص خدا کی طرف سے معین شدہ ظاہر و عادل امام کا قائل نہ ہو وہ گمراہ و پریشان ہو جائیگا۔ اور اگر اسی عالم میں مریگا تو کفر و نفاق کی موت رہیگا۔

«اصول کافي، ج ۱، ص ۴۵، ۴۶»

۸۔ جو خدا کیلئے دوستی اور دشمنی رکھے اور خدا کیلئے عطا کرے وہی کامل الایمان ہے۔ (اصول کافي، ج ۱، ص ۱۲۲) «

۹۔ جابر کہتے ہیں: امام محمد باقرؑ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر کیا ہمارے شیعوں کیلئے یہی ہماری اہمیت کی محبت کا کافی ہے؟ خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہ ہے جو اطاعت و تقویٰ کو پیشہ بنا لے۔ اور ہمارے شیعوں کی پہچان فرودینی، خشوع، امانت داری، کثرت سے ذکر خدا، روزہ، نماز، والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پڑوسیوں کی فقر و فاقہ سے دیکھ بھال کرنا، فقیروں، مسکینوں، قرضداروں، یتیموں (کی مدد کرنا) سچ بولنا، تلاوت قرآن کرنا، لوگوں کے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ نہ کہنا، تمام امور میں قبیلوں کیلئے ائین ہونا۔

(اصول کافي، ج ۱، ص ۱۲۲)

۱۰۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي إِيْمٍ وَلَا بَاطِلٍ، وَإِذَا سَخَطَ لَمْ يُخْرِجْهُ سَخَطُهُ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ، وَالَّذِي إِذَا قَدَّرَ لَمْ تُخْرِجْهُ قَدَرُهُ إِلَى التَّعَدَّى إِلَى مَا لَيْسَ لَهُ بِحَقٍّ.

(اصول الکافی ج ۲ ص ۲۳۴)

۱۱۔ مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ نُكْثَةٌ بَيْضَاءُ، فَإِذَا أَذْنَبَ أَذْنَبًا خَرَجَتْ فِي التُّكْثَةِ نُكْثَةٌ سَوْدَاءُ، فَإِنْ تَابَ ذَهَبَ تِلْكَ السَّوَادُ، وَإِنْ تَمَادَى فِي الذُّنُوبِ زَادَ ذَلِكَ السَّوَادَ حَتَّى يُغْطِيَ الْبَيَاضَ، فَإِذَا غَطَى الْبَيَاضَ لَمْ يَرْجِعْ صَاحِبُهُ إِلَى خَيْرٍ أَبَدًا، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ».

(بخارا الانوار ج ۷۳ ص ۳۳۲)

۱۲۔ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَصَابَ مَالًا مِنْ حَرَامٍ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ حَجٌّ وَلَا عُمْرَةٌ وَلَا صَلَٰةٌ رَحِيمٌ...

(بخارا الانوار ج ۹۹ ص ۱۲۵)

۱۳۔ أَلْكَمَالُ كُلِّ الْكَمَالِ التَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَالصَّبْرُ عَلَى التَّائِبَةِ وَتَقْدِيرُ الْمَعِيشَةِ.

(تحف العقول ص ۲۹۲)

۱۴۔ ثَلَاثَةٌ مِنْ مَكَارِمِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: أَنْ تَغْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ. وَتَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ. وَتَحْلُمَ إِذَا جَهِلَ عَلَيْكَ.

(تحف العقول ص ۲۹۳)

۱۵۔ إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ إِلْحَاحَ النَّاسِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْمَسْأَلَةِ وَأَحَبَّ ذَلِكَ لِنَفْسِهِ.

(تحف العقول ص ۲۹۳)

۱۶۔ عَالِمٌ يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ آلَافٍ عَابِدٍ.

(تحف العقول ص ۲۹۴)

۱۰۔ حقیقی مومن وہی ہے جو اگر خوش ہو تو اس کی خوشی اس کو کسی گناہ یا باطل پر آکادہ نہ کر دے اور اگر ناراض ہو تو اس کی ناراضگی اس کو حق بات کہنے سے نہ روکے، اور جب صاحب اقتدار ہو تو اس کا اقتدار اس کو ناحق کی طرف نہ پہنچے لے جائے۔

(اصول الکافی ج ۲ ص ۲۳۴)

۱۱۔ ہر بندے کے دل میں ایک سفید نقطہ ہوتا ہے۔ جب بزدل گناہ کرتا ہے تو اس نقطہ میں سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر اس نے توبہ کر لی تو وہ سیاہی دور ہو جاتی ہے اور اگر توبہ نہ کی اور گناہ پر گناہ کیے گئے تو وہ سیاہی زیادہ ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ پوری سفیدی چھپ جاتی ہے پھر جب سفیدی چھپ جاتی ہے تو وہ شخص پھر خیر کی طرف نہیں پلٹتا اور خدا کے اس قول: «كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ» (پتہ س ۸۳، آیت ۱۴) (نہیں نہیں) بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو اعمال (بد) کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر رنگ چڑھ گیا ہے۔ کایہی مطلب ہے۔

«بخارا ج ۳ ص ۳۳۲»

۱۲۔ انسان اگر مال حرام سے دو تہہ ہوتا ہے تو اس کا دل قبول ہوتا ہے نہ عمرہ نہ صلا رحم...

«بخارا ج ۲ ص ۱۲۲»

۱۳۔ فقہ حاصل کرنا، مصیبت پر صبر کرنا، اور محاش کے سلسلے میں انداز گیری کرنا ہی مکمل کمال ہے۔

(تحف العقول ص ۱۹۲)

۱۴۔ تین چیزیں دنیا و آخرت کے کالات میں سے ہیں۔ ۱۔ جس نے تم پر ظلم کیا ہے اس کو معاف کر دینا۔ ۲۔ جس نے قطع رحم کیا ہے اس کے ساتھ صلہ رحم کرنا، ۳۔ جو تم سے جہالت برتے اس کے ساتھ حلم برتنا۔

(تحف العقول ص ۲۹۳)

۱۵۔ کسی مخلوق کا مخلوق کے سامنے سوال میں گر کر اتنا خدا کو بہت ناپسند ہے مگر خدا کے سامنے گر کر کرنا محبوب ہے

(تحف العقول ص ۲۹۳)

۱۶۔ جس عالم کے علم سے نفع اٹھایا جائے وہ عالم ستر ہزار (۷۰۰۰۰) عابدوں سے افضل ہے

(تحف العقول ص ۲۹۴)

۱۷۔ اَوْصِيكَ بِخَمْسٍ: اِنْ ظَلِمْتَ فَلَا تَظْلِمَ وَاِنْ خَانُوكَ فَلَا تَخْنُ وَاِنْ كَذَّبْتَ فَلَا تَغْضَبَ وَاِنْ مُدِخْتَ فَلَا تَفْرَحَ وَاِنْ ذَمَمْتَ فَلَا تَجْرَحَ وَفَكَرْ فِيمَا قَبْلَ فَيْكَ فَاِنْ عَرَفْتَ مِنْ نَفْسِكَ مَا قَبَلَ فَيْكَ فَسُفُوطُكَ مِنْ عَيْنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ عِنْدَ غَضَبِكَ مِنَ الْحَقِّ اَعْظَمُ عَلَيْكَ مُصِيبَةً مِّمَّا خِفْتَ مِنْ سُفُوطِكَ مِنْ اَعْيُنِ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ عَلَى خِلَافٍ مَا قَبَلَ فَيْكَ فَتَوَاتُ اَكْتَسَبْتَهُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَتَعَبَّ بِذَنْكَ.

(تحف العقول ص ۲۸۴)

۱۸۔ اِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْعِضُ وَلَا يُعْطِي دِيْنَهُ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ.

(تحف العقول ص ۳۰۰)

۱۹۔ اِيَّاكَ وَالْخُصُوْمَةَ فَاِنَّهَا تُفْسِدُ الْقُلُوبَ وَتُوْرِثُ النَّفَاقَ.

(امتناع ۱ ص ۳۶۵) نقل عن كتاب حلية الاولياء.

۲۰۔ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ وَصَفَ عَدُوًّا ثُمَّ خَالَفَهُ اِلَى غَيْرِهِ.

(تحف العقول ص ۲۹۸)

۲۱۔ اِيَّاكَ وَالتَّسْوِيفَ فَاِنَّهُ يَخْرِبُ تَغْرِيقُ فِيهِ الْهَلَكِيْ وَاِيَّاكَ وَالْعَقْلَةَ فَفِيْهَا تَكُوْنُ قَسَاوَةُ الْقَلْبِ وَاِيَّاكَ وَالتَّوَاتِيَّ فِيمَا لَا عُذْرَ لَكَ فِيْهِ فَاِلَيْهِ يَلْجَاؤُ النَّادِمُوْنَ وَاسْتَرْجِعْ سَالِفَ الذُّنُوْبِ بِشِدَّةِ التَّوْبِ وَكَثْرَةِ الْاِسْتِغْفَارِ وَتَعَرَّضْ لِلرَّحْمَةِ وَعَفْوِ اللّٰهِ بِحُسْنِ الْمُرَاجَعَةِ وَاسْتَعْنِ عَلَى حُسْنِ الْمُرَاجَعَةِ بِخَالِصِ الدُّعَاءِ وَالْمُنَاجَاةِ فِي الظُّلُمِ وَتَخَلَّصْ اِلَى عَظِيمِ الشُّكْرِ بِاسْتِكْنَارِ قَلِيلِ الرِّزْقِ وَاسْتِقْلَالِ كَثِيرِ الطَّاعَةِ وَاسْتَجْلِبْ زِيَادَةَ التَّعَمُّ بِعَظِيمِ الشُّكْرِ...

(تحف العقول ص ۲۸۵)

۱۴۔ میں تم کو پانچ باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ ۱۔ اگر تم پر ظلم کیا جائے تو ظلم نہ کرو، ۲۔ اگر تم سے خیانت کی جائے تو تم خیانت نہ کرو، ۳۔ اگر تم کو جھٹلایا جائے تو غصہ میں نہ آؤ، ۴۔ اگر تمہاری مدح کی جائے تو خوش نہ ہو، ۵۔ اگر تمہاری مذمت کی جائے تو ناراض نہ ہو۔ جو بات تمہارے بارے میں کہی گئی ہے اس کے بارے میں غور کرو، اگر وہ بات تمہارے اندر ہے تو حق بات کی وجہ سے خدا کی نظروں سے گرجانا کہیں بڑی مصیبت ہے بہ نسبت اس کے کہ تم کو لوگوں کی نظروں سے گرجاؤ۔ اور اگر وہ بات تمہارے اندر نہیں ہے تو بغیر کسی تعب و زحمت کے تم نے ثواب کالیا۔

«تحف العقول ص ۲۸۴»

۱۵۔ خدا دنیا اپنے دوست و دشمن دونوں کو دیتا ہے مگر دین صرف دوستوں کو دیتا ہے۔

«تحف العقول ص ۳۰۰»

۱۶۔ خیر و ادریشی نہ کرنا اس لئے کہ اس سے دل فاسد ہوتا ہے اور یہ باعث نفاق ہے۔

«آمنہ ج ۱ ص ۱۳۶» منقول از کتاب حلیۃ الاولیاء

۲۰۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ افسوس اس بندہ کو ہوگا جو لوگوں کو عدالت کا راستہ دکھا کر خود دوسرے راستے پر چلے۔

«تحف العقول ص ۲۹۸»

۲۱۔ خبردار (واجبات میں) مثال ٹھول سے کام نہ لو، کیونکہ یہ ایسا سمندر ہے جس میں ہلاک ہونے والے ڈوب جاتے ہیں۔ اور غفلت سے بچو کیونکہ یہ سنگدلی کا سبب ہوتا ہے اور جہاں کوئی عذر نہ ہو سکے وہاں سستی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ شرمندہ لوگوں کی پناہ گاہ ہے۔ گذشتہ گناہوں کو شدت مذمت اور کثرت استغفار سے پرہیز کرو، رحمت خدا اور عفو الہی کو مخلصانہ درخواست کے ذریعہ حاصل کرو، اور درخواست خالص کو دعائے خالص اور شب تاریک میں مناجات کے ذریعہ حاصل کرو، تھوڑی روزی کو زیادہ سمجھ کر، زیادہ عبادت کو کم مان کر خدا کا خالص شکر ادا کر، اور عظیم شکر ادا کر کے زیادتی نعمت طلب کر۔

«تحف العقول ص ۲۸۵»

۲۲۔ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَمُوتُ صَاحِبُهُنَّ أَبَدًا حَتَّى يَرَى وَيَأْتَهُنَّ: أَلْبَغْيُ وَقَطِيعَةُ الرَّجِيمِ. وَالْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ يُبَارِزُ اللَّهُ بِهَا. وَإِنَّ أَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَابًا لَصَلَةُ الرَّجِيمِ وَإِنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فُجَارًا فَيَتَوَاصِلُونَ فَتُتَمَّى أَمْوَالُهُمْ وَيُتْرَوْنَ. وَإِنَّ الْيَمِينِ الْكَاذِبَةَ وَقَطِيعَةَ الرَّجِيمِ لَيَذَرَانِ الدِّيَارَ بِلَاقِعٍ مِنْ أَهْلِهَا. (تحف العقول ص ۲۹۴)

۲۳۔ مَنْ صَدَقَ لِسَانُهُ زَكَا عَمَلُهُ. وَمَنْ حَسُنَتْ نِيَّتُهُ زِيدَ فِي رِزْقِهِ وَمَنْ حَسُنَ بَرُّهُ بِأَهْلِهِ زِيدَ فِي عُمْرِهِ. (تحف العقول ص ۲۹۵)

۲۴۔ إِيَّاكَ وَالْكَسَلَ وَالضَّجَرَ فَإِنَّهُمَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ، مَنْ كَسِلَ لَمْ يُؤَدِّ حَقًّا وَمَنْ ضَجَرَ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى حَقٍّ. (تحف العقول ص ۲۹۵)

۲۵۔ التَّوَاضُّعُ الرِّضَا بِالْمَجْلِسِ دُونَ شَرَفِهِ، وَأَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ لَقِيتَ، وَأَنْ تَتْرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كُنْتَ مُحِقًّا. (تحف العقول ص ۲۹۶)

۲۶۔ إِنَّ الْمُؤْمِنَ الْخَوَالِئُ الْمُؤْمِنِينَ لَا يَنْتِيهِمْ وَلَا يَحْرِمُهُ وَلَا يُسِيءُ بِهِ الظَّنَّ. (تحف العقول ص ۲۹۶)

۲۷۔ لَا يَسْلَمُ أَحَدٌ مِنَ الذُّنُوبِ حَتَّى يَخْزَنَ لِسَانَهُ. (تحف العقول ص ۲۹۸)

۲۸۔ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ اللَّعَانَ السَّبَّابَ الْقَلْعَانَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.. (تحف العقول ص ۳۰۰)

۲۲۔ تین باتیں ایسی ہیں کہ ان کا مالک جب تک ان کی سزا نہیں پالتا اس کو موت نہیں آتی۔ ۱۔ ظلم، ۲۔ قطع رحم، ۳۔ جھوٹی قسم! کہ یہ خدا سے جنگ ہے، اور صلہ رحم کی جزا بہت جلد ملتی ہے۔ بہت سے لوگ فاسق و فاجر ہوتے ہیں مگر وہ صلہ رحم کرتے ہیں تو ان کا مال بڑھتا ہے اور وہ مال دار ہو جاتے ہیں، اور جھوٹی قسم و قطع رحم شہروں کو انکے بسنے والوں سے چھیل میدان بنا دیتے ہیں۔ (تحف العقول، ص ۲۹۴)

۲۳۔ جس کی زبان سچی ہوتی ہے اس کا عمل پاک ہوتا، اور جسکی نیت اچھی ہوتی ہے اس کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کی عمر طویل ہوتی ہے۔ (تحف العقول ص ۲۹۵)

۲۴۔ خبر راستی اور کم حوصلگی سے بچو کیونکہ یہ دونوں ہرزائی کی کلید ہیں۔ جو سستی کرتا ہے وہ حق نہیں ادا کر پاتا، اور جو کم حوصلہ ہوتا ہے وہ حق پر صبر نہیں کر پاتا۔ (تحف العقول، ص ۲۹۵)

۲۵۔ فروتنی یہ ہے کہ انسان مجلس میں اپنی جگہ سے کم تر مقام پر بیٹھے، اور جس سے ملاقات کرے اس پر سلام کرے، اور چاہے حتیٰ پر ہو پھر بھی مجادلہ نہ کرے۔ (تحف العقول، ص ۲۹۶)

۲۶۔ مومن مومن کا بھائی ہے نہ وہ کالی بکنا ہے نہ (مومن کو) محروم کرتا ہے، نہ اس سے بدگمانی کرتا ہے۔ (تحف العقول، ص ۲۹۶)

۲۷۔ کوئی شخص گناہ سے اس وقت تک محفوظ نہیں رہتا جب تک اپنی زبان قابو میں نہ رکھے۔ (تحف العقول، ص ۲۹۸)

۲۸۔ خداوند عالم لعنت کرنے والوں، گالیاں دینے والوں، مومن پر طعن (وطنسز) کرنے والوں کو دشمن رکھتا ہے۔ (تحف العقول، ص ۳۰۰)

۲۹۔ وَاعْلَمُوا بِأَنَّ مُحَمَّدًا أَنَّ أَيْمَةَ الْجَوْرِ وَاتَّبَاعَهُمْ لَمَعَزُولُونَ عَنْ دِينِ اللَّهِ، قَدْ صَلُّوا وَصَلُّوا، فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ.

(اصول الکافی ج ۱ ص ۳۷۵)

۳۰۔ إِنَّ اللَّهَ خَبَاءٌ ثَلَاثَةٌ فِي ثَلَاثَةِ خَبَاءٍ رِضَاهُ فِي طَاعِيهِ فَلَا تَخْفَرَنَّ مِنَ الطَّاعَةِ شَيْئًا فَلَعَلَّ رِضَاهُ فِيهِ وَخَبَاءٌ سَخَطُهُ فِي مَعْصِيَتِهِ فَلَا تَخْفَرَنَّ مِنَ الْمَعْصِيَةِ شَيْئًا فَلَعَلَّ سَخَطُهُ فِيهِ وَخَبَاءٌ أَوْلِيَاةُ فِي خَلْقِهِ فَلَا تَخْفَرَنَّ خَدًّا فَلَعَلَّهُ الْوَلِيُّ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۸۸)

۳۱۔ فَأَنْزَلَ نَفْسَكَ مِنَ الدُّنْيَا كَمَثَلِ مَنْزِلِ نَزَلَتْهُ سَاعَةٌ ثُمَّ ارْتَحَلَتْ عَنْهُ أَوْ كَمَثَلِ مَا لَ اسْتَفْدَنَتْهُ فِي مَنَامِكَ فَقَرِخَتْ بِهِ وَسَرَزَتْ ثُمَّ انْتَبَهَتْ مِنْ رَفَدَتِكَ وَلَيْسَ فِي يَدِكَ شَيْءٌ.

(تحف العقول ص ۲۸۷)

۳۲۔ ثَلَاثٌ قَاصِمَاتُ الظُّهْرِ رَجُلٌ اسْتَكْنَرَ عَمَلَهُ وَنَسِيَ ذَنْبَهُ وَاعْجَبَ بِرَأْيِهِ.

(کتاب الخصال ج ۱ ص ۱۱۲)

۳۳۔ مَنْ كَانَ ظَاهِرُهُ أَرْحَحَ مِنْ بَاطِنِهِ خَفَّ مِيزَانُهُ

(تحف العقول، ص ۲۹۴)

۲۹۔ اے محمد (بن سلیم) ائمہ جور اور ان کے پیرو دین حق سے خارج ہیں یہ خود بھی گمراہ ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں، ان کے کردار اس راکھ کے مانند ہیں جس کو شدید آندھی کے دن تیز ہوا اڑا لے جاتی ہے۔ جو کچھ بھی انہوں نے کسب کیا ہے اس میں سے ان کے ہاتھ کچھ آنے والا نہیں ہے اور یہی دور کی گمراہی ہے۔

۱۱ اصول کافی، ج ۱، ص ۳۷۵

۳۰۔ خدا نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں چھپا رکھا ہے، ۱۔ اپنی خوشنودی کو اپنی اطاعت میں لہذا اطاعت کو چاہے وہ تھوڑی ہو حقیر نہ سمجھو ہو سکتا ہے اس کی مرضی اسی میں پوشیدہ ہو، ۲۔ اپنی ناراضگی کو اپنی معصیت میں! لہذا تھوڑی سی بھی معصیت کو حقیر نہ سمجھو ہو سکتا ہے اس کی ناراضگی اسی میں پوشیدہ ہو۔ ۳۔ اپنے اولیاء کو اپنی غلوں میں چھپا رکھا ہے اس لیے کسی کی حقیر نہ کرو ہو سکتا ہے وہ ولی خدا ہو۔

۱۱ بحار، ج ۷۸، ص ۱۸۸

۳۱۔ دنیا کو (دنیا) ایک ایسے مکان کی طرح فرض کرو جس میں تم تھوڑی دیر کیلئے اترے ہو اور پھر وہاں سے روانہ ہو جاؤ گے یا پھر اس دولت کی طرح فرض کرو جس کو تم نے خواب میں دیکھا ہو اور خوش ہو گئے ہو، اور پھر جب بیدار ہوئے تو اپنے کو خالی ہاتھ دیکھا۔

۱۱ تحف العقول، ص ۲۸۷

۳۲۔ تین چیزیں کم تر ہیں۔ ۱۔ اپنے عمل کو زیادہ سمجھنا، ۲۔ اپنے گناہوں کو بھول جانا، ۳۔ اپنی رائے کو سب سے بہتر سمجھنا۔

۱۱ کتاب الخصال، ج ۱، ص ۱۱۲

۳۳۔ جس کا ظاہر اس کے باطن سے اچھا ہوگا۔ اس کی میزان ہلکی ہوگی۔

۱۱ تحف العقول، ص ۲۹۴

۳۴۔ إِنَّ اللَّهَ تَقَلَّ الْخَيْرَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَثِيفَةً فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَفَّفَ الشَّرَّ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَخَفِّهِ فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(اصول الکافی، ج ۲ ص ۱۴۳) باب تعجیل فعل الخیر

۳۵۔ فَإِنَّ الْيَوْمَ غَنِيمَةٌ وَعَدَا لَا تَدْرِي لِمَنْ هُوَ.

(تحف العقول ص ۲۹۹)

۳۶۔ الْجَنَّةُ مَخْفُوفَةٌ بِالْمَكَارِهِ وَالصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمَكَارِهِ فِي الدُّنْيَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَجَهَنَّمُ مَخْفُوفَةٌ بِالذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ، فَمَنْ أُعْطِيَ نَفْسَهُ لَذْنَهَا وَشَهَوَاتِهَا دَخَلَ النَّارَ.

(اصول الکافی ج ۲ ص ۸۹)

۳۷۔ أُخْبِتُ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبَا.

(فروع الکافی ج ۵ ص ۱۴۷، باب الرِّبَا حدیث ۱۲)

۳۸۔ مَنْ عَلَّمَ بَابَ هُدًى فَلَهُ مِثْلُ أَجْرٍ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ أُولَئِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ عَلَّمَ بَابَ ضَلَالٍ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ أَوْزَارٍ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ أُولَئِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

(تحف العقول ص ۲۹۷)

۳۹۔ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَفْطَالًا وَجَعَلَ مَفَاتِيحَ بَابِكَ الْأَفْطَالَ الشَّرَّابَ. وَالْكَذِبَ شَرٌّ مِنَ الشَّرَّابِ.

(بحار الانوار ج ۷۲ ص ۲۳۷)

۴۰۔ لَوْ تَقَلَّمُ السَّائِلُ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ مَا سَأَلَ أَحَدٌ أَحَدًا وَلَوْ تَقَلَّمُ الْمَسْئُولُ مَا فِي الْمَنْعِ مَا مَنَعَ أَحَدٌ أَحَدًا.

(تحف العقول ص ۳۰۰)

۳۲۔ خداوند عالم نے دنیا طلب لوگوں کیلئے کاخیر کو اسی طرح وزنی بنادیا ہے جس طرح قیامت کے دن ان کے میزان عمل کو وزنی اور ثقیل بنا دے گا اور اہل دنیا کیلئے شر کو اسی طرح ہلکا بنا دیا ہے جس طرح قیامت میں ان کے میزان عمل کو ہلکا کر دے گا۔ (اصول کافی، ج ۲ ص ۱۳۳، باب تعجیل فعل الخیر)

۳۵۔ آج کا دن غنیمت سمجھو، لیکن کل کا دن کس کے لئے ہوگا؟ یہ تم کو کیا معلوم؟

(تحف العقول، ص ۲۹۹)

۳۶۔ جنت صبر اور نگوار یوں میں گھری ہوئی ہے (لہذا) جو شخص دنیا میں نگوار چیزوں پر صبر کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور دوزخ لذتوں اور شہوتوں سے گھرا ہے۔ پس جو شخص اپنے نفس کو لذتوں اور شہوتوں کا تھوگر بنائے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ "اصول کافی، ج ۲ ص ۸۹"

۳۷۔ سب سے خبیث ترین داد و سند سودی معاملہ ہے۔

"فروع کافی، ج ۵ ص ۱۴۷، باب الرِّبَا حدیث ۱۲"

۳۸۔ جو شخص لوگوں کو ہدایت کا ایک باب سکھائے اس کو اس پر تمام عمل کرنے والوں جیسا اجر ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جو کسی کو گمراہی کا ایک باب سکھائے گا اس کو اس پر عمل کرنے والوں کے برابر عذاب ہوگا اور عمل کرنے والوں کے عذاب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ "تحف العقول، ص ۲۹۷"

۳۹۔ خدا نے تمام برائیوں کو متغفل کر دیا ہے اور اس کی کلید شراب کو قرار دیا ہے۔ اور تھوٹ شراب سے بھجا بدتر ہے۔ "بحار، ج ۲ ص ۲۳۷"

۴۰۔ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ گدائی میں کیا (برائی) ہے تو کوئی کسی سے کوئی سوال نہ کرے اور اگر مسؤل (جس سے سوال کیا گیا ہے) کو دینے کا فائدہ معلوم ہو جائے تو کوئی کسی کے سوال کو رد نہ کرے

"تحف العقول، ص ۳۰۰"

معصوم ہشتم

امام ششم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

اور آپ کی چالیس حدیثیں

معصوم ہشتم امام ششم

حضرت امام صادق علیہ السلام

نام: --- جعفر،

لقب: --- صادق،

کنیت: --- ابو عبد اللہ

باپ: --- امام محمد باقرؑ

ماں: --- ام فروقہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر،

تاریخ ولادت: --- ۱۷، ربیع الاول،

محل ولادت: --- مدینہ منورہ۔

تاریخ شہادت: --- ۲۵ شوال --- محل شہادت: --- مدینہ منورہ۔

سن شہادت: --- ۱۴۸ھ، ق، --- عمر: --- ۶۵ سال۔

مرقد: --- بقیع، مدینہ، --- سبب شہادت: منصور دوانیقی کے حکم سے زہر دیا گیا۔

دورانِ عمر: --- اس کو دو حصوں میں بانٹا جاسکتا ہے، ۱۔ امامت سے پہلے ۴۱ سال (۸۳ سے لیکر ۱۲۴ تک) ۲۔ زمانہ امامت آخری عمر تک ۳۲ سال (۱۱۲ سے لیکر ۱۴۸ تک) اور یہی شیخ کے جوانی کا دور تھا۔ حضرت بھی اپنے باپ کی طرح نبی امیہ و بنی عباس کی باہمی جنگ سے فائدہ حاصل کیا اور بڑے وسیع و عریض پیمانہ پر ایسے حوزہ علمیہ کی تشکیل دی جس میں چار ہزار طالب علم تھے۔ اور حضرت رسولؐ و حضرت علیؑ کے خالص اسلام کو نبی امیہ کے اسلام کے پردے میں پروان چڑھایا۔

اربعون حدیثاً

عن الامام جعفر الصادق عليه السلام

۱- وَأَمَّا وَجْهُ الْحَرَامِ مِنَ الْوِلَايَةِ: فَوِلَايَةُ الْوَالِي الْجَائِرِ، وَوِلَايَةُ وَلَايَةِ الرَّئِيسِ مِنْهُمْ، وَاتِّبَاعُ الْوَالِي قَمَنْ دُونَهُ مِنْ وَلَايَةِ الْوَلَاةِ، إِلَى أَذْنَاهُمْ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْوِلَايَةِ عَلَى مَنْ هُوَ وَالٍ عَلَيْهِ، وَالْعَمَلُ لَهُمْ، وَالْكَسْبُ مَعَهُمْ - بِجَهَةِ الْوِلَايَةِ لَهُمْ - حَرَامٌ، وَمُحَرَّمٌ، مُعَذِّبٌ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَلَى قَلِيلٍ مِنْ فِعْلِهِ أَوْ كَثِيرٍ، لِأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ - مِنْ جَهَةِ الْمُعَوَّنَةِ - مَغْصِبَةٌ كَبِيرَةٌ مِنَ الْكِبَائِرِ، وَذَلِكَ أَنَّ فِي وِلَايَةِ الْوَالِي الْجَائِرِ دَوْسَ (دَرْس) الْحَقِّ كُلِّهِ، وَإِخْبَاءَ الْبَاطِلِ كُلِّهِ، وَإِظْهَارَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ وَالْفُسَادِ، وَإِطْطَالَ الْكُتُبِ، وَقَتْلَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَهَذْمَ الْمَسَاجِدِ، وَتَبْدِيلَ سُنَّةِ اللَّهِ وَسَرَابِيعِهِ، فَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْعَمَلُ مَعَهُمْ وَمَعُونَتُهُمْ وَالْكَسْبُ مَعَهُمْ إِلَّا بِجَهَةِ الضَّرُورَةِ نَظِيرَ الضَّرُورَةِ إِلَى الدَّمِ وَالْمَيْتَةِ.

(تحف العقول ص ۳۳۲)

۲- ... إِنَّ مَعْرِفَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ آتَسُّ مِنْ كُلِّ وَخْشَةٍ، وَصَاحِبٌ مِنْ كُلِّ وَخْدَةٍ، وَنُورٌ مِنْ كُلِّ ظُلْمَةٍ، وَقُوَّةٌ مِنْ كُلِّ ضَعْفٍ، وَشِفَاءٌ مِنْ كُلِّ سُقْمٍ.

(فروع الكافي ج ۸ ص ۲۴۷)

امام جعفر صادقؑ کی چالیس حدیث

۱- حکام کی ولایت کی حرمت کی وجہ!

پس ظالم حاکم کی طرف سے یا اس کے حکام کی طرف سے کسی عہدے کو قبول کرنا طبقہ رؤساء اور حاکم کے اطراف میں سے لیکر نیچے تک یعنی ظالم حاکم کی چوکیداری تک سب حرام ہے اور یہ سب لوگ والی کے دروازے ہیں۔ ان کی حکومت کی وجہ سے ان کیلئے کوئی کام کرنا ان کے ساتھ لڑ کر کوئی کسب کرنا حرام و محترم ہے اور جو ایسا کرے خواہ زیادہ کرے یا کم وہ معذب ہو گا۔ اس لئے کہ ہر شئی (ان کی مدد کی وجہ سے) گناہ کبیرہ (ہو جاتی) ہے کیونکہ ظالم والی حکومت میں حق پورے کا پورا سٹ جاتا ہے اور باطل کل کا کل زندہ ہو جاتا ہے، ظلم، جور، فساد، کھلم کھلا ہوتا ہے، کتب (اہل) باطل ہو جاتی ہیں، قرآن و انبیاء قتل کئے جاتے ہیں مسجدیں گرائی جاتی ہیں، سنت الہی اور شریعت خدا بدل دی جاتی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ کام کرنا، ان کی مدد کرنا، ان کیلئے کام کرنا سب ہی حرام ہے، ہاں ضرورت کے وقت (اسی طرح) جائز ہے جس طرح ضرورت کے وقت خون اور مردار جائز ہو جاتا ہے۔

» تحف العقول ص ۳۳۲

۲- بیشک خدا کی معرفت ہر وحشت میں سبب انس ہے اور ہر تنہائی کا ساتھی ہے، اور ہر تاریکی کا نور ہے، اور ہر کمزوری کی طاقت ہے، اور ہر بیماری کی شفا ہے۔

» فروع کافي، ج ۸، ص ۲۴۷

۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا بَيَّتَهُمَا مُنَازَعَةً فِي دِينٍ أَوْ مِيرَاثٍ، فَتَحَاكَمَا إِلَى السُّلْطَانِ وَالْإِقْضَاءِ أَيْحِلُّ ذَلِكَ؟ قَالَ: مَنْ تَحَاكَمَ إِلَيْهِمْ فِي حَقٍّ أَوْ بَاطِلٍ فَإِنَّمَا تَحَاكَمَ إِلَى الطَّاعُوتِ، وَمَا يَحْكُمُ لَهُ فَإِنَّمَا يَأْخُذُ سَخَنًا، وَإِنْ كَانَ حَقًّا نَابِتًا لَهُ، لِأَنَّهُ أَخَذَهُ بِحُكْمِ الطَّاعُوتِ وَمَا أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُكْفَرِيَهُ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَيَّ الطَّاعُوتِ وَقَدْ أَمَرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ، قُلْتُ فَكَيْفَ يَضْعَعَانِ؟ قَالَ: يَنْظُرَانِ مَنْ كَانَ مِنْكُم مِمَّنْ قَدْ رَوَى حَدِيثَنَا وَنَظَرَ فِي حَلَالِنَا وَحَرَامِنَا وَعَرَفَ أَحْكَامَنَا فَلْيَرْضَوْا بِهِ حَكَمًا فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ حَاكِمًا.

(الوسائل ج ۱۸ ص ۹۹)

۴۔ الْقُضَاءُ أَرْبَعَةٌ: ثَلَاثَةٌ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ: رَجُلٌ قَضَى بِجَوْرِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى بِجَوْرِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى بِحَقٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى بِحَقٍّ وَهُوَ يَعْلَمُ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

(تحف العقول ص ۳۶۵)

۵۔ مَنْ رَأَى أَحَاهُ عَلَى أَمْرِ يَكْرَهُهُ وَلَا يَرُدُّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَدْ خَانَهُ.

(امالی صدوق ص ۱۶۲)

۶۔ لَا يَنْبَغُ الرَّجُلَ بَعْدَ مَوْتِهِ إِلَّا ثَلَاثُ خِصَالٍ: صَدَقَهُ أَجْرَاهَا اللَّهُ لَهُ فِي حَيَاتِهِ فَهِيَ تَجْرِي لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ، وَسُنَّهٌ هُدًى يُعْمَلُ بِهَا، وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ.

(تحف العقول ص ۳۶۳)

۳۔ عمر بن حنظلہ کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق سے اپنے ان دو ساتھیوں کے بارے میں پوچھا جن کے درمیان کسی قرض یا میراث کے بارے میں جھگڑا تھا اور دونوں نے اپنا معاملہ بادشاہ اور قاضی کے یہاں فیصلہ کیلئے پیش کیا تھا کہ حضور کیا یہ جائز ہے؟

امام نے فرمایا: جو کسی حق یا باطل میں فیصلہ کیلئے ان لوگوں کی طرف رجوع کرے اس نے طاغوت کی طرف رجوع کیا اور (ان کے حکم سے) بھولیا جائے گا وہ تہم ہو گا چاہے وہ لینے والے کا ثابت شدہ حق ہو کیونکہ اس نے طاغوت کے حکم سے لیا ہے اور خدا نے اسے انکار کا حکم دیا ہے چنانچہ خدا نے فرمایا ہے: یہ لوگ طاغوت کو حاکم بنا نا چاہتے ہیں حالانکہ خدا نے انکو حکم دیا ہے کہ طاغوت کا انکار کریں۔ تب میں نے عرض کیا: پھر یہ دونوں کیا کریں؟ امام نے فرمایا: یہ دونوں دیکھیں کہ تم میں سے کون ہے جو ہماری حدیثوں کا راوی ہے۔ اور ہمارے حلال و حرام کو جانتا ہے اور ہمارے احکام کو پہچانتا ہے اسی کو حکم بنانے پر راضی ہو جائیں۔ اس لئے کہ ہم نے اس کو تمہارے اوپر حاکم قرار دیا ہے۔

(الوسائل ج ۱۸ ص ۹۹)

۴۔ قضاوت کرنے والے چار قسم کے ہیں ایک حنبلی ہے تین دوزخی ہیں۔ ۱۔ جو جان کر غلط فیصلہ کرے وہ دوزخی ہے، ۲۔ جو غلط فیصلہ لا علمی میں کرے وہ بھی حنبلی ہے۔ ۳۔ جو صحیح فیصلہ کرے مگر جہالت و لاعلمی کی بنا پر! وہ بھی دوزخی ہے۔ ۴۔ جو جان کر صحیح فیصلہ کرے وہ حنبلی ہے۔

(تحف العقول ص ۳۶۵)

۵۔ جو اپنے برادر (مومن) کو برا کام کرتے ہوئے دیکھے اور قدرت رکھتے ہوئے بھی اس کو نہ روکے تو اس نے اپنے اس بھائی کے ساتھ خیانت کی۔

(امالی صدوق ص ۱۶۲)

۶۔ مرنے کے بعد تین چیزوں کے علاوہ کوئی عمل انسان کے پیچھے نہیں آتا۔ ۱۔ وہ صدقہ جو کو اپنی زندگی میں خدا کی توفیق سے جاری کر گیا تھا وہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ ۲۔ وہ نیک کام جو چھوڑ گیا تھا اور اس کے بعد بھی باقی رہے، ۳۔ وہ فرزند صالح جو اس کیلئے دعا کرے

(تحف العقول ص ۳۶۲)

۷۔ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَتَعُوذُهُ إِذَا مَرِضَ، وَتَنْصَحَ لَهُ إِذَا غَابَ، وَتُسَمِّتَهُ إِذَا عَطَشَ، وَتُجَبِّئَهُ إِذَا دَعَا، وَتَتَّبِعَهُ إِذَا مَاتَ. (اصول کافی ج ۲ باب حق المؤمن علی اخیه ص ۱۷۱)

۸۔ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، كَالْحَسَدِ الْوَاحِدِ، إِنْ اشْتَكَى شَيْئًا مِنْهُ وَجَدَ أَلَمَ ذَلِكَ فِي سَائِرِ جَسَدِهِ، وَأَزْوَاحُهُمَا مِنْ رُوحٍ وَاحِدَةٍ، وَأَنَّ رُوحَ الْمُؤْمِنِ لَا شَدَّ اتِّصَالًا بِرُوحِ اللَّهِ مِنْ اتِّصَالِ شُعَاعِ الشَّمْسِ بِهَا. (اصول کافی ج ۲ باب اخوة المؤمنين ص ۱۶۶)

۹۔ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يَتَّبِعَ وَبُجُوعَ أَخُوهُ، وَلَا يَزُورَ وَيَقْطَعُ أَخُوهُ، وَلَا يَكْتَسِبَ وَيَغْرَى أَخُوهُ، فَمَا أَعْظَمَ حَقَّ الْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، وَقَالَ: أَحَبُّ لِي أَخِيكَ الْمُسْلِمُ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ. (اصول کافی ج ۲ باب حق المؤمن علی اخیه ص ۱۷۰)

۱۰۔ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغْشَاهُ وَلَا يَبْعُدُهُ عِدَّةً قَبْلُخْلَفُهُ. (اصول کافی ج ۲ باب اخوة المؤمنين ص ۱۶۶)

۱۱۔ أَدْنَى مَا يَخْرُجُ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ يُؤَاخِيَ الرَّجُلَ عَلَى دِينِهِ فَيُخْصِي عَلَيْهِ عَثَرَاتِهِ وَزَلَاتِهِ لِيَعْتَفَهُ بِهَا يَوْمًا [مَا] (معانی الاخبار ص ۳۹۴)

۷۔ ایک بزرگ مسلمان کا اپنے دوسرے مسلمان بھائی پر جو حقوق ہیں ان میں سے یہ حق بھی ہے کہ ۱۔ جب ملاقات ہو تو اس پر سلام کرے۔ ۲۔ جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، ۳۔ اسے پیٹھ پیچھے اس سے خلوص برتنے، ۴۔ جب اس کو چھینک آئے تو دعا کرے، یعنی بوجہ اللہ کہے، ۵۔ جب اس کو بلاتے تو قبول کرے۔ ۶۔ جب وہ مجھے توجہ نہ دے کہ پیچھے پیچھے چلے (تشیع جنازہ کرے) "اصول کافی، ج ۲، باب حق المؤمن علی اخیه، ص ۱۷۱" ۸۔ ایک جسم کی طرح "مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے" کہ جب جسم کے کسی حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کی تکلیف پورے بدن کو ہوتی ہے، اور ان کی روح بھی ایک ہے، مومن کی روح کا اتصال روح اللہ سے اس سے نہیں زیادہ شدید ہوتا ہے جتنا اتصال سورج اور اس کی شعاعوں میں ہوتا ہے۔ "اصول کافی، ج ۲، باب اخوة المؤمنين، ص ۱۶۶"

۹۔ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے کہ اگر اس کا بھائی بھوکا ہو تو شہم سیر نہ ہو، اگر وہ بیمار ہو تو یہ سیراب نہ ہو اگر وہ برہنہ ہو تو لباس نہ پہنے، پس ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر کتنا عظیم حق ہے۔ نیز فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

۱۰۔ مومن، مومن کا بھائی اور اس کی آنکھ اور اس کا رہبر ہے، نہ اس کے ساتھ خیانت کرتا ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اس کے ساتھ لادٹ کرتا ہے، اور نہ وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرتا ہے۔ "اصول کافی، ج ۲، باب اخوة المؤمنين، ص ۱۶۶"

۱۱۔ چھوٹی سی وہ چیز جو انسان کو دائرہ ایمان سے خارج کر دیتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنے برادر دینی کی لغزشوں کو شمار کرتا رہے، تاکہ کسی دن ان لغزشوں کا ذکر کر کے اس کو سرزنش کرے "معانی الاخبار، ص ۳۹۴"

۱۲۔ مَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا أَثَبَّتَ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصَّرَهُ غُيُوبَ الدُّنْيَا، دَاعَاهَا وَدَوَاءَهَا، وَأَخْرَجَهُ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا إِلَى دَارِ السَّلَامِ.

(بحار الانوار ج ۷۳ ص ۴۸)

۱۳۔ النَّاسُ يَمُرُّونَ عَلَى الصَّرَاطِ طَبَقَاتٍ، وَالصَّرَاطُ أَذَقُ مِنَ الشَّعْرِ وَاحِدٌ مِنَ الشَّيْفِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ حَبْوًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ مَشْيًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ مُتَعَلِّقًا، قَدْ تَأْخُذُ التَّارُومَةُ شَيْئًا وَتَتَزَلُّ مِنْهُ شَيْئًا.

(روضۃ الواعظین ص ۴۹۹)

۱۴۔ مِنْ أَخْلَاقِ الْجَاهِلِ الْأَجَابَةِ قَبْلَ أَنْ يَسْمَعَ وَالْمُعَارَضَةَ قَبْلَ أَنْ يَفْقَهُ وَالْحُكْمَ بِمَا لَا يَتَقَلَّمُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۲۷۸)

۱۵۔ أَلْعَامِلُ عَلَى غَيْرِ بَصِيرَةٍ كَالسَّائِرِ عَلَى غَيْرِ الطَّرِيقِ فَلَا تَزِيدُهُ سُرْعَةُ السَّيْرِ إِلَّا بُعْدًا.

(تحف العقول ص ۳۶۲)

۱۶۔ أَحَبُّ إِخْوَانِي إِلَيَّ مَنْ أَهْدَى إِلَيَّ غُيُوبِي.

(تحف العقول ص ۳۶۶)

۱۷۔ كُونُوا دُعَاةَ لِلنَّاسِ بِالْخَيْرِ بَغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ لِيَتَرَوْا مِنْكُمْ الْإِجْتِهَادَ وَالصِّدْقَ وَالْوَرَعَ.

(اصول کافی ج ۲ باب الصدق واداء الامانة ص ۱۰۵)

۱۲۔ جو دنیا میں زہد کرتا ہے خدا حکمت کو اس کے قلب میں جاگزیں کر دیتا ہے اور اسی کو اس کی زبان پر جاری کر دیتا ہے، اور اس کو دنیا کے عیوب اور ان کے امراض اور علاج سے آشنا کر دیتا ہے اور اس کو پاک و پاکیزہ دنیا سے آخرت کی طرف منتقل کرتا ہے۔

(بحار ج ۷۳ ص ۴۸)

۱۳۔ صراط سے گزرنے والے لوگ کئی قسم کے ہوں گے، پہل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔ ۱۔ کچھ لوگ شکم و ہاتھوں کے بل گزریں گے، ۲۔ کچھ لوگ پیروں سے چلتے ہوئے گزریں گے، ۳۔ کچھ لوگ گزریں گے۔ کہ ان کے جسم کے کچھ حصے کو جلا رہی ہوگی اور کچھ حصہ محفوظ ہوگا۔

(روضۃ الواعظین ص ۴۹۹)

۱۴۔ جاہل کی عادت یہ ہے کہ سننے سے پہلے جواب دینے لگتا ہے، سمجھنے سے پہلے جھگڑنے لگتا ہے، جس چیز کے بارے میں نہیں جانتا اس کے بارے میں حکم لگاتا ہے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۲۷۸)

۱۵۔ بغیر شناخت و بصیرت کے ٹکل کرنے والا، غیر راستہ پر چلنے والا ہے لہذا جتنا تیز چلے گا منزل سے اتنا دور ہوگا۔

(تحف العقول ص ۳۶۲)

۱۶۔ میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ دوست وہ ہے جو میرے عیوب مجھے بتائے۔

(تحف العقول ص ۳۶۶)

۱۷۔ لوگوں کو خیر کی طرف بغیر زبان (یعنی کردار و عمل) سے دعوت دو تاکہ وہ تمہاری کوشش و راستی و پرہیزگاری کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں،

(اصول کافی ج ۲، باب الصدق واداء الامانة ص ۱۰۵)

۱۸۔ مَنْ حَرَّمَ نَفْسَهُ كَسْبَهُ فَإِنَّمَا يَجْمَعُ لِبَيْعِهِ، وَمَنْ أَطَاعَ هَوَاهُ فَقَدْ أَطَاعَ عَدُوَّهُ، مَنْ يَتَّقِ بِاللَّهِ يَكْفِهِ مَا أَهَمَّهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ وَآخِرَتِهِ وَتَحْفَظُ لَهُ مَا غَابَ عَنْهُ، وَقَدْ عَجَزَ مَنْ لَمْ يُعِدَّ لِكُلِّ بَلَاءٍ صَبْرًا، وَلِكُلِّ نِعْمَةٍ شُكْرًا، وَلِكُلِّ غُشْرٍ بُشْرًا، صَبَرَ نَفْسَكَ عِنْدَ كُلِّ بَلِيَّةٍ فِي وَلَدٍ أَوْ مَالٍ أَوْ زَرْيَةٍ، فَإِنَّمَا يَبْقِضُ عَارِثَتَهُ، وَتَأْخُذُ هَيْبَتَهُ، لِيَتَلَوَّ فِيهِمَا صَبْرَكَ وَشُكْرَكَ، وَأَرْجُ اللَّهَ رَجَاءً لَا يُجَرِّبُكَ عَلَى مَغْصِبَتِهِ، وَخَفَهُ خَوْفًا لَا يُؤْسِدُكَ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَلَا تَغْتَرَّ بِقَوْلِ الْجَاهِلِ وَلَا بِمَذْجِهِ فَتُكَبِّرَ وَتُجَبِّرَ وَتُغْجِبَ بِعَمَلِكَ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الْعَمَلِ الْعِبَادَةَ وَالتَّوَّاضُعَ، فَلَا تُضَيِّعْ مَا لَكَ وَتُضْلِحْ مَا لَكَ غَيْرَكَ مَا خَلَقْتَهُ وَرَاءَ ظَهْرِكَ، وَأَفْتَحْ بِمَا قَسَمَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَا تَنْظُرْ إِلَّا إِلَى مَا عِنْدَكَ، وَلَا تَتَمَنَّ مَا لَسْتَ تَنَالُهُ، فَإِنَّ مَنْ قَتَعَ شَيْعَ، وَمَنْ لَمْ يَقْتَعْ لَمْ يَشْغَبْ، وَخُذْ حَقْلَكَ مِنْ آخِرَتِكَ، (تحف العقول ص ۳۰۴)

۱۹۔ يَتَّبِعِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانِي خِصَالٍ، وَفُورًا عِنْدَ الْهَزَائِرِ، صَبُورًا عِنْدَ الْبَلَاءِ، شُكُورًا عِنْدَ الرِّخَاءِ، فَإِنَّمَا بِمَا رَزَقَهُ اللَّهُ، لَا يَتَّكِبُ أَلَا غَدَاءً، وَلَا يَتَّحَامِلُ إِلَّا ضِدْقَاءَ، بَدَنُهُ مِنْهُ فِي نَعْبٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاخَةٍ...

(اصول کافی باب خصال المؤمن ج ۲ / ص ۴۷)

۲۰۔ يَغْفَرُ لِلْجَاهِلِ سَبْعُونَ ذَنْبًا قَبْلَ أَنْ يَغْفَرَ لِلْعَالِمِ ذَنْبًا وَاحِدًا.

(اصول کافی ج ۱ ص ۴۷)

۱۸۔ جس نے اپنی آمدنی کو اپنے اوپر خرچ نہ کیا اس نے (گوہ) دوسروں کیلئے ذخیرہ کر دیا، اور جس نے اپنے خواہشات نفس کی پیروی کی اس نے اپنے دشمن کی اطاعت کی، جس نے خدا پر بھروسہ کیا، خدا اسکے اہم ترین دنیاوی اور آخروی امور کی کفایت کرے گا اور اس کی جو چیزیں غائب ہیں ان کی حفاظت کرے گا، جو شخص ہر بلا و مصیبت پر صبر نہ کرے، اور نہ نعمت پر شکر نہ کرے اور نہ شکر کیلئے آسانی نہ پیدا کر سکے تو (ایسا شخص) عاجز ہے۔ نہ مصیبت کے وقت خواہ وہ اولاد کی ہو یا مال کی ہو یا جان کی ہو صبر کو عادت بنا لو، (کیونکہ) خدا اپنی دی ہوئی امانت کو واپس لے لیتا ہے۔ اور اپنی بخشش کو (بھی) واپس لے لیتا ہے (اور یہ اس لئے کرتا ہے) تاکہ تمہارے صبر و شکر کا امتحان لے، خدا سے امید رکھو لیکن نہ اس طرح کہ اس سے جرأت گناہ بڑھے، اور خدا سے ڈرو لیکن نہ اس طرح کہ اس کی رحمت سے مایوس ہو جاؤ۔ جاہلوں کے قول اور ان کی مدح سے دھوکہ نہ کھاؤ ورنہ تمہارے اندر تکبر و غرور اور اپنے عمل پر گھمنہ پیدا ہو جائے گا اس لئے کہ افضل ترین عمل عبادت اور تواضع ہے، ہمیں ایسا نہ ہو کہ اپنے مال کو تباہ کر دو اور دینار کے مال کی اصلاح کرو خدا نے جو بھی تمہاری قسمت میں لکھ دیا ہے اسی پر قناعت کرو، اور صرف اپنے مال پر نظر رکھو، جس کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کی تمنا نہ کرو، کیونکہ جو قناعت کرتا ہے وہی سیر ہو لیا ہے اور جو قناعت نہیں کرتا وہ کبھی سیر نہیں ہوتا۔ اینا حصہ آخرت سے حاصل کرو۔

۱۹۔ مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں۔ ۱۔ سختیوں کے وقت باوقار ہو، ۲۔ بلا کے وقت صابر ہو، ۳۔ آرام و آسائش کے وقت شکر کرنے والا ہو، ۴۔ خدا نے اسکو جو دیا ہے اس پر قانع ہو، ۵۔ دشمنوں پر ظلم نہ کرے، ۶۔ اپنا بار دوستوں کے کندھوں پر نہ ڈالے (یار دوستوں کی خاطر گناہ نہ کرے)، اسکا بدن اسکی عبادت کی وجہ سے رخ و تعب میں ہو، ۸۔ لوگ اس کی طرف سے راحت میں ہوں۔

» اصول کافی، باب خصال المؤمن ج ۲، ص ۴۷

۲۰۔ عالم کے ایک گناہ بخشے جانے سے پہلے جاہل کے ستر گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

» اصول کافی، ج ۱، ص ۴۷

۱۳۔ كَذِبَ الْوَقَائِدُونَ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۳)

۱۴۔ وَأَمَّا وَجْهُهُ الْإِنْفِطَاعُ فِي غَيْبَتِي فَكَأَلْإِنْفِطَاعٍ بِالشَّمْسِ إِذَا غَيَّبَهَا عَنْ الْأَبْصَارِ السَّحَابُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۸۰)

۱۵۔ إِلَهِي عَظُمَ الْبَلَاءُ، وَبَرِحَ الْخِفَاءُ، وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ، وَانْقَطَعَ الرَّجَاءُ، وَضَاقَتِ الْأَرْضُ، وَمُنِعَتِ السَّمَاءُ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَإِلَيْكَ الْمُسْتَكِي، وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشَّدَّةِ وَالرَّخَاءِ.

(الصحيفة المهدية ص ۶۹)

۱۶۔ «... وَأَنِّي لَا مَانَ لِأَهْلِ الْأَرْضِ...»

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۸۱)

۱۷۔ «... أَبَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْحَقِّ إِلَّا إِتْمَامًا وَلِلْبَاطِلِ إِلَّا زُهْوَ...»

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۹۳)

۱۸۔ وَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفَرَجِ فَإِنَّ ذَلِكَ قَرُبُكُمْ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۵)

۱۹۔ «... أَنَا خَائِمٌ الْأَوْصِيَاءِ وَبِي تَدْفَعُ اللَّهُ الْبَلَاءَ عَنْ أَهْلِي وَشِيعَتِي...»

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۰)

۲۰۔ وَأَمَّا عَلَيْهِ مَا وَقَعَ مِنَ الْغَيْبَةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ بُدِّدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ».

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۵)

۳۔ ظہور امام زمانہ کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔

(کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۳)

۱۳۔ زمانہ غیبت میں میرے وجود سے فائدہ ایسا ہی ہے جیسے سورج سے ہوتا ہے جب وہ بادلوں میں چھپ جائے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۸۰)

۱۵۔ خدایا: بلا میں عظیم ہو گئیں، اندرونی (چیزیں) آشکار ہو گئیں، پردے چاک ہو گئے امیدیں ٹوٹ گئیں، زمین تنگ ہو گئی آسمان سے بارش رک گئی، تجھ سے مدد مانگی جاتی ہے اور تجھ ہی سے شکوہ کیا جاتا ہے، سختی اور نرمی میں تجھ ہی پر بھروسہ ہے۔

(الصحيفة المهدية، ص ۶۹)

۱۶۔ میں یقیناً اہل زمین کیلئے امان ہوں۔

(بحار، ج ۵۳، ص ۱۸۱)

۱۷۔ خدا حق کو کامل اور باطل کو زائل کرنا چاہتا ہے۔

(بحار، ج ۵۳، ص ۱۹۳)

۱۸۔ تعجیل ظہور کی دعا بکثرت کیا کرو کیونکہ یہی دعا تمہارے لئے فرج ہے۔

(کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۵)

۱۹۔ میں خاتم الاوصیاء ہوں، میرے ہی ذریعہ سے خدا بلاؤں کو میرے اہل اور میرے شیعوں سے دور کرے گا۔

(بحار، ج ۵۲، ص ۳۰)

۲۰۔ غیبت کی وجہ وہی ہے جس کے لئے خدا نے اہل ایمان دارو بہت سی چیزوں کے بارے میں نہ پوچھا کرو کیونکہ اگر ان کو ظاہر کر دیا جائے تو تم کو برا لگے گا۔

(کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۵)

۲۱۔ وَلَا تَكُنْ بَطَرًا فِي الْغِنَى وَلَا جَزَعًا فِي الْفَقْرِ، وَلَا تَكُنْ قَطًّا غَلِيظًا يَكْرَهُ النَّاسُ قُرْبَكَ، وَلَا تَكُنْ وَاهِنًا يُحْفِرُكَ مَنْ عَرَفَكَ، وَلَا تُشَارَ مَنْ قَوْفَكَ، وَلَا تَسْخَرِ مَنْ هُوَ دُونَكَ، وَلَا تُنَازِعِ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَلَا تُطِيعِ السُّقَهَاءَ، وَلَا تَكُنْ مَهِينًا تَخْتِ كُلُّ أَحَدٍ، وَلَا تَتَكَلَّنْ عَلَى كِفَايَةِ أَحَدٍ، وَقِفْتَ عِنْدَ كُلِّ أَمِيرٍ حَتَّى تَعْرِفَ مَذْخَلَهُ مِنْ مَخْرَجِهِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ فِيهِ فَتَنْدَمَ، وَاجْعَلْ لِقَبْلِكَ قَرِيبًا تُشَارِكُهُ، وَاجْعَلْ عَمَلَكَ وَالِدًا تَتَّبِعُهُ، وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوًّا تُجَاهِدُهُ، وَغَارِيَّةً تَرُدُّهَا، فَإِنَّكَ قَدْ جُعِلْتَ طَبِيبَ نَفْسِكَ وَعَرَفْتَ آيَةَ الصَّحَّةِ، وَبَيَّنَّ لَكَ الدَّاءُ، وَدَلَّلَتْ عَلَى الدَّوَاءِ، فَانْظُرْ قِيَامَكَ عَلَى نَفْسِكَ.

(تحف العقول ص ۳۰۴)

۲۲۔ مَنْ أَصْبَحَ مَهْمُومًا لَيْسَ لِيَسْوَى فَكَالِكِ رَقَبَتِهِ فَقَدْ هَوَّنَ عَلَيْهِ الْجَلِيلُ، وَرَغَبَ مِنْ رَبِّهِ فِي الرِّيحِ الْحَقِيرِ، وَمَنْ عَشَّ أَخَاهُ وَخَفَّرَهُ وَنَاوَاهُ جَعَلَ اللَّهُ النَّارَ مَأْوَاهُ، وَمَنْ حَسَدَ مُؤْمِنًا انْمَأَتْ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْمَأُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

(تحف العقول ص ۳۰۲)

۲۳۔ لَا تَتَّصِدَّقْ عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ لِئُرْكَوكَ، فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَوْفَيْتَ أَجْرَكَ، وَلَكِنْ إِذَا أَعْطَيْتَ بِمِثْلِكَ فَلَا تُطْلِعْ عَلَيْهَا شِمَالَكَ، فَإِنَّ الَّذِي تَتَّصَدَّقُ لَهُ سِرًّا يُخْزِيكَ عَلَانِيَةً عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ، فِي الْيَوْمِ الَّذِي لَا يَبْصُرُكَ أَنْ لَا يُطْلِعَ النَّاسُ عَلَى صَدَقَتِكَ.

(تحف العقول ص ۳۰۵)

۲۱۔ مال داری میں تمہارے اندر کمزوریوں نہ پیدا ہو، اور قیصری میں جزع فزع نہ ہو، بدخوار و سنگدل نہ بنو کہ لوگ تمہاری قربت کو ناپسند کریں، اتنے مسست و کمزور نہ بنو کہ تم کو ہر جاننے والا ذلیل کرے، اپنے سے برتر سے جنگ نہ کرو، اپنے سے کمیت کا مذاق مت اڑاؤ، الی کار سے نزع نہ کرو بیوقوفوں کی اطاعت نہ کرو، ہر شخص کی ماتحتی قبول نہ کرو، کسی کی کفایت پر بھروسہ نہ کرو، کسی بھی کام میں ہاتھ ڈالنے اور اس میں پشیمان ہونے سے پہلے اس میں داخل ہونے اور نکلنے کا راستہ دیکھ لو، اپنے دل کو قریبی رشتہ دار سمجھو جو تمہارا شریک ہے، اپنے عمل کو (بمترہ) باپ قرار دو کہ اس کے پیچھے پیچھے رہو، اپنے نفس کو اپنا ایسا دشمن سمجھو کہ گویا ہمیشہ اس سے برسرِ پیکار ہو، اور ایک عاریت کی چیز جانو جسکو واپس کرنا ہے کیونکہ تم کو اپنے نفس کا طبیب قرار دیا گیا ہے اور تم کو صحت و مرض کی علامتیں اور دوا و علاج (سب کچھ) بتا دیا گیا ہے۔ لہذا بڑی وقت نظر سے اس کی نگرانی کرو۔

(تحف العقول ص ۳۰۲)

۲۲۔ جو شخص اس عالم میں صبح کرے کہ اسکو آتش دوزخ کے علاوہ کسی اور بات کی فکر ہو تو اس نے اپنے اوپر عظیم چیز (عذاب) کو بہت ہلکا (دنیا) شمار کیا۔ اور خدا سے بہت معمولی نفع کی خواہش کی، اور جس نے اپنے برادر (مومن) کے ساتھ ملاوٹ کیا اور اسکو ذلیل کیا اور اس سے دشمنی کی تو خدا اسکا ٹھکانا دوزخ بنادے گا۔ جو شخص مومن سے حسد کریگا اسکے دل میں ایمان اس طرح گھٹل جائیگا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

(تحف العقول ص ۳۰۲)

۲۳۔ لوگوں کے سامنے اسلئے صدقہ نہ دو کہ تم کو نیک سمجھیں، کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو اپنی جزا پالی (اب خدا کے یہاں کچھ نہ ملے گا) البتہ اس طرح دو کہ اگر داپنے ہاتھ سے دیا ہے تو ہاں کو خبر نہ ہو، کیونکہ جسکے لئے (یعنی خدا کیلئے) تم نے پوشیدہ طور سے صدقہ دیا ہے وہ تم کو علی الاعلان جزا دے گا اور ایسے دن دے گا کہ لوگوں کا مطلع نہ ہو تا تم کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

(تحف العقول ص ۳۰۵)

۲۴۔ من مواعظ لقمان لابنہ:

... يَا بَنِيَّ أَلَزِمْ نَفْسَكَ الشُّوْذَةَ فِي أُمُورِكَ وَصَبِّرْ عَلَى مُؤَوَّنَاتِ الْإِخْوَانِ نَفْسَكَ فَإِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَجْمَعَ عِزَّ الدُّنْيَا فَاقْطَعْ ظَمْعَكَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَإِنَّمَا بَلَغَ الْأَنْبِيَاءُ وَالصَّادِقُونَ مَا بَلَغُوا بِقَطْعِ ظَمْعِهِمْ.

(بخار الانوار ج ۱۳ ص ۴۱۹ - ۴۲۰)

۲۵۔ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَعْرِفُنَا أَنْ يَغْرِضَ عَمَلَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَلَى نَفْسِهِ، فَيَكُونُ مُحَاسِبَ نَفْسِهِ، فَإِنْ رَأَى حَسَنَةً اسْتَرَادَ مِنْهَا، وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً اسْتَعْفَرَ مِنْهَا، لِيَلَّا يَغْزَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(تحف العقول ص ۳۰۱)

۲۶۔ مَنْ عَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ يَظْلِمْهُمْ، وَحَدَّثَهُمْ فَلَمْ يَكْذِبْهُمْ، وَوَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْهُمْ، كَانَ مِمَّنْ حَرَمَتْ غَيْبَتُهُ وَكُمَلَتْ مُرُوءَتُهُ وَظَهَرَ عَدْلُهُ وَوَجَبَتْ أُخْرَتُهُ.

(اصول کافی ج ۲ باب المؤمن وعلاماته ص ۲۳۹)

۲۷۔ آيَاتُ ثَلَاثَةٍ: قِيَوْمٌ مَضَى لَا يُدْرِكُ، وَيَوْمٌ النَّاسُ فِيهِ قَتَبُنِي أَنْ يَغْتَبِمُوهُ، وَغَدَاً إِنَّمَا فِي أَيْدِيهِمْ أَمَلُهُ.

(تحف العقول ص ۳۲۴)

۲۸۔ يَا ابْنَ جُنْدَبِ يَهْلِكُ الْمُتَكَبِّرُ عَلَى عَمَلِهِ، وَلَا يَنْجُو الْمُجْتَرِي عَلَى الذُّنُوبِ الْوَائِقِ بِرَحْمَةِ اللَّهِ. قُلْتُ: فَمَنْ يَنْجُو؟ قَالَ: الدِّينُ هُمْ بَيْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ، كَأَنْ قُلُوبَهُمْ فِي مَخْلَبِ طَائِرٍ شَوْقًا إِلَى الثَّوَابِ وَخَوْفًا مِنَ الْعَذَابِ.

(تحف العقول ص ۳۰۲)

۲۴۔ جناب لقمان نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کی تھیں ان میں سے یہ بھی تھیں۔۔۔

بنیائے امور زندگی میں ہمیشہ باوقار رہو، اور اپنے دینی بھائیوں کے معاملات میں اپنے نفس کو صبر پر آمادہ رکھو، اگر دنیا کی عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے اپنی امید کو قطع کر لو اسلئے کہ انبیاء اور صالحین جس بلند مقام تک پہنچے ہیں وہ اسی قطع امید کی بنا پر پہنچے ہیں۔

(بخار، ج ۱۳، ص ۴۱۹ - ۴۲۰)

۲۵۔ جس مسلمان کو ہماری معرفت حاصل ہے اس کا حق یہ ہے کہ ہر چوبیس گھنٹے میں اپنے عمل کو اپنے سامنے رکھے تاکہ اپنے نفس کا محاسب بنے اب اگر اس میں نیکیاں زیادہ ہیں تو اور اضافی کوشش کرے اور اگر برائیوں (کی زیادتی) کو دیکھے تو استغفار کرے تاکہ قیامت کے دن رسوا نہ ہو۔

("تحف العقول ص ۳۰۱")

۲۶۔ جو لوگوں سے معاملہ کرے اور اس میں ان پر ظلم نہ کرے، اور گفتگو کرے اور جھوٹ نہ بولے۔ اور وعدہ کرے وعدہ خلافی نہ کرے تو اسکی غیبت حرام، اسکی مردانگی کامل، اس کی عدالت ظاہر، اور اس کی اخوت واجب ہے۔

(اصول کافی، ج ۲، باب المؤمن وعلاماته ص ۲۳۹)

۲۷۔ دنوں کی تین قسمیں ہیں، ۱۔ وہ کل جو زریا اب وہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ ۲۔ ایک وہ کل جسکی صرف آرزو کی جاسکتی ہے ابھی آیا نہیں ہے۔ ۳۔ ایک آج جس میں ہم ہیں اور اسی کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔

(تحف العقول ص ۳۲۴)

۲۸۔ اے ابن جندب! اپنے عمل پر بھروسہ کرنے والا ہلاک ہوتا ہے، خدا کی رحمت پر یقین رکھ کر گناہ کی جرأت کرنے والا نجات نہیں پاسکتا، راوی نے پوچھا: پھر کون نجات پائے گا؟ فرمایا: جو امید و بیم کے درمیان میں گویا ان کے قلوب طائر کے پنجے میں ہیں ثواب کے شوق اور عذاب کے خوف سے۔

("تحف العقول ص ۳۰۲")

۲۹۔ الْمَعْرُوفُ كَأْسِيهِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنَ الْمَعْرُوفِ إِلَّا نَوَائُهُ، وَالْمَعْرُوفُ هَدِيَّتُهُ مِنَ اللَّهِ إِلَى عَبْدِهِ، وَلَيْسَ كُلُّ مَنْ يُحِبُّ أَنْ يَصْنَعَ الْمَعْرُوفَ إِلَى النَّاسِ يَصْنَعُهُ، وَلَا كُلُّ مَنْ رَغِبَ فِيهِ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، وَلَا كُلُّ مَنْ يَقْدِرُ عَلَيْهِ يُؤَدِّنُ لَهُ فِيهِ، فَإِذَا مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْعَبْدِ جَمَعَ لَهُ الرِّغْبَةَ فِي الْمَعْرُوفِ وَالْقُدْرَةَ وَالْإِذْنَ، فَهَنَّاكَ تَمَّتِ السَّعَادَةُ وَالْكَرَامَةُ لِلطَّالِبِ وَالْمُطْلُوبِ إِلَيْهِ. (بخارج ۷۸ ص ۲۴۶)

۳۰۔ أَلَمْ يَشِ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَالسَّاعِي بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَاضِي حَاجَتِهِ كَالْمُسْتَخِطِّ بِدَمِيهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَوْمَ بَذَرٍ وَاحِدٍ (تحف العقول ص ۳۰۳)

۳۱۔ إِنَّ اللَّهَ أَنْعَمَ عَلَى قَوْمٍ بِالْمَوَاهِبِ فَلَمْ يَشْكُرُوهُ فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ وَبَالًا، وَابْتُلِيَ قَوْمًا بِالْمَصَائِبِ فَصَبَرُوا فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ نِعْمَةً. (بخارج الانوار ۷۸ ص ۲۴۱)

۳۲۔ إِنَّ الْمَعْصِيَةَ إِذَا عَمِلَ بِهَا الْعَبْدُ سِرًّا لَمْ تَصُرْ إِلَّا عَامِلَةً وَإِذَا عَمِلَ بِهَا عَلَانِيَةً وَلَمْ يُغَيِّرْ عَلَيْهِ أَصْرَتْ بِالْعَامَةِ. (قرب الاسناد ص ۲۶)

۳۳۔ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكَبَّرَ أَوْ تَجَبَّرَ إِلَّا لِيَذْلِهِ وَجَدَهَا فِي نَفْسِهِ. (اصول کافی ج ۲ ص ۳۱۲)

۳۴۔ بَرُّوا آبَاءَكُمْ يَبْرِكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ، وَعِفُّوا عَنِ نِسَاءِ النَّاسِ يَعْفُ نِسَاؤُكُمْ. (بخارج الانوار ۷۸ ص ۲۴۲)

۲۹۔ نیکی اپنے نام کی طرح نیک ہے، اور نیکی سے بہتر اس کی جزا کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے، نیکی خدا کی طرف سے اپنے بندے کیلئے ایک ہدیہ ہے، جو شخص لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کو دوست سمجھتا ہو، ضروری نہیں ہے کہ اس نے لوگوں کے ساتھ نیکی کی بھی ہو، اور نہ ہر غنبت کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اس پر قادر بھی ہو، اور نہ ہر قدرت رکھنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اس کو اجازت بھی دی گئی ہو، جب خدا کسی بندے پر احسان کرتا ہے تو اس میں نیکی کی غنبت اور اس پر قدرت اور اجازت سب کچھ اکٹھا کر دیتا ہے پھر طالب اور مطلوب (دونوں) کیلئے سعادت و کرامت سب کچھ مکمل ہو جاتی ہے۔ (بخارج ۷۸ ص ۲۴۶)

۳۰۔ برادر مومن کی حاجت میں جانے والا صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے والے کی طرح ہے اور برادر مومن کی حاجت کو پوری کرنے والا جنگ بدر و احد میں راہ خدا کے اندر اپنے خون میں گھرنے والے کی طرح ہے۔ (تحف العقول، ص ۳۰۳)

۳۱۔ خداوند عالم نے ایک قوم کو اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دیا مگر (جب) اس قوم نے خدا کا شکر ادا کیا تو وہی نعمتیں وبال بن گئیں اور ایک قوم کو مصائب میں مبتلا کیا، مگر اس نے صبر کیا پس وہ مصائب اس قوم کیلئے نعمت بن گئے۔ (بخارج ۷۸ ص ۲۴۱)

۳۲۔ انسان اگر چھپ کر گناہ کرے تو صرف اپنے کو نقصان پہنچاتا ہے اور اگر علی الاعلان گناہ کرے اور اس کی روک تھام نہ کی جائے تو پورے معاشرے کو نقصان پہنچاتا ہے، (قرب الاسناد ص ۲۶)

۳۳۔ جو شخص بھی تکبر یا خودی کو دیکھتا ہے وہ صرف اس ذلت و رسوائی کی وجہ سے کرتا ہے جو وہ اپنے اندر پاتا ہے۔ (اصول کافی، ج ۲، ص ۳۱۲)

۳۴۔ تم اپنے آباء کے ساتھ نیکی کرو، تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے گی، لوگوں کی عورتوں سے عفت برتو تمہاری عورتوں سے بھی عفت برتی جائے گی۔ (بخارج ۷۸ ص ۲۴۲)

۳۵۔ صَلِّ مَنْ قَطَعَكَ، وَأَعِطَ مَنْ حَرَمَكَ، وَأَخْسِنَ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ، وَسَلِّمْ عَلَى مَنْ سَبَّكَ، وَأَنْصِفْ مَنْ خَاصَمَكَ، وَأَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ، كَمَا أَنَّكَ تُحِبُّ أَنْ يُعْفَى عَنْكَ، فَأَعْتَبِرْ بِعَفْوِ اللَّهِ عَنْكَ، أَلَا تَرَى أَنَّ شَمْسَهُ أَشْرَقَتْ عَلَى الْأَبْرَارِ وَالْفَجَّارِ، وَأَنَّ مَطَرَهُ بَنَرَ عَلَى الصَّالِحِينَ وَالْخَاطِئِينَ. (تحف العقول ص ۳۰۵)

۳۶۔ اخْذِرْ مِنَ النَّاسِ ثَلَاثَةَ: الْخَائِنِ وَالظَّالِمِ وَالنَّمَامِ لِأَنَّ مَنْ خَانَ لَكَ خَانَكَ، وَمَنْ ظَلَمَ لَكَ سَيَظْلِمُكَ، وَمَنْ نَمَّ إِلَيْكَ سَيُتَمُّ عَلَيْكَ. (تحف العقول ص ۳۱۶)

۳۷۔ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بَعَثَ اللَّهُ الْعَالِمَ وَالْعَابِدَ، فِإِذَا وَقَفَا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ قِيلَ لِلْعَابِدِ: انْطَلِقْ إِلَى الْجَنَّةِ وَقِيلَ لِلْعَالِمِ قِفْ تَشْفَعُ لِلنَّاسِ بِحَسَنِ تَأْدِيكَ لَهُمْ. (بخارج ۸ ص ۵۶)

۳۸۔ رَكْعَتَانِ يُصَلِّيهِمَا مُتَزَوِّجٌ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً يُصَلِّيَهَا غَيْرُ مُتَزَوِّجٍ.

(بخار الانوار ج ۱۰۳ ص ۲۱۹)

۳۹۔ أَلَا كَاذٌ عَلَى عِبَالِهِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

(وسائل الشيعة ج ۱۲ ص ۴۳)

۴۰۔ لَا بُدَّ لَنَا مِنْ شَفَاعَتِنَا مَنْ اسْتَحَقَّ بِالصَّلَاةِ.

(فروع کافی ج ۳ ص ۲۷۰)

۳۵۔ جو تمہارے ساتھ قطع رحم کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحم کرو، جو تمہارے ساتھ برائی کرے۔ تم اس کے ساتھ اچھائی کرو، جو تم کو کالی دے اس کو سلام کرو، جو تم سے دشمنی کرے تم اس سے اخصا کا براؤ کرو، جو تم پر ظلم کرے اس کو اسی طرح معاف کرو، جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم کو معاف کیا جائے عفو خدا کو پیش نظر رکھو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کا سورج نیکیوں اور بروں سب پر چمکتا ہے اور اس کی بارش نیک لوگوں اور گنہگاروں دونوں پر ہوتی ہے۔

» تحف العقول ص ۳۰۵

۳۶۔ تین لوگوں سے ڈرو، ۱۔ خائن، ۲۔ ظالم، ۳۔ چغٹور، اس کے کھان اگر آج تہہ ہے (فائدے) کیلئے خیانت کر رہا ہے تو کل تمہارے (نقصان) کیلئے خیانت کرے گا۔ اور جو آج تمہاری خاطر ظلم کر رہا ہے کل تم پر ہی ظلم کرے گا۔ اور جو تم سے دوسروں کی جلی کھا رہا ہے وہ دوسروں سے تمہاری جلی کھائے گا۔

» تحف العقول، ص ۳۱۶

۳۷۔ قیامت کے دن خدا عالم اور عابد (دونوں) کو اٹھائے گا۔ جب دونوں خدا کے سامنے کھڑے ہوں گے تو عابد سے کہا جائے گا تو جنت میں جا، اور عالم سے کہا جائے گا تم ٹھہرو لوگوں کو بہترین ادب سکھانے کی وجہ سے ان کی شفاعت کرو۔

» بخار، ج ۸، ص ۵۶

۳۸۔ شادی شدہ کی دو رکعت نماز غیر شادی شدہ کی ستر رکعت نماز سے افضل ہے۔

» بخار، ج ۱۰۳، ص ۲۱۹

۳۹۔ اپنے عیال کیلئے کوشش کرنے والا راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

» وسائل الشیہ، ج ۱۱، ص ۴۳

۴۰۔ نماز کی استخفاف کرنے والے کو ہماری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

» فروع کافی، ج ۳، ص ۲۷۰

معصوم نہم

امام ہفتم

حضرت امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام

اور ان کی چالیس حدیثیں

معصوم نہم

امام ہفتم

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

نام: — — — موسیٰؑ

القاب مشہور: — — — عبد صالح، کاظم، باب الحوائج،

کنیت: — — — ابوالحسن، ابو ابراہیم،

باپ: — — — امام جعفر صادقؑ

مان: — — — حمیدہ خاتون،

وقت ولادت: — — — صبح روز یکشنبہ،

تاریخ ولادت: — — — ۲۸ صفر،

سن ولادت: — — — ۱۲۸ ہجری

جائے ولادت: — — — ۱۴ ابواء، مکرہ و مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے۔

تاریخ شہادت: — — — ۲۵ / رجب، — — — سن شہادت: — — — ۱۸۳ ہجری قمری:

جائے شہادت: — — — قید خانہ ہارون رشید در بغداد،

عمر: — — — ۵۵ سال۔ — — — سبب شہادت: — — — ہارون حکم سے زہر دیا گیا:

مزار: — — — کاظمین، بغداد کے قریب۔

دوران زندگی: ۱۔ امامت سے پہلے کا دور ۱۲۸ قمری سے ۱۳۸ قمری (۲۰ سال) تک، پھر پھیلا ہوا

ہے۔ ۲۔ امامت کے بعد کا دور ۱۳۸، سے ۱۸۳ تک (۲۵ سال) تک کا ہے جو خصوصاً وقت مہم کی عبا

ہادی عبا، ہارون رشید پر مشتمل ہے، سب سے زیادہ آپ کی امامت کا دور عصر ہارون میں تھا

جس کی مدت ۲۳ سال ۲ مہما ۱۷۰۵ اردن تھی اور ہارون عبا دور کا پانچواں خلیفہ تھا اس

کے دور میں حضرت زیادہ تر قید خانہ میں رہے۔

اربعون حدیثاً

عن الامام موسى الكاظم عليه السلام

۱- وَجَدْتُ عِلْمَ النَّاسِ فِي أَرْبَعٍ: أَوَّلُهَا أَنْ تَعْرِفَ رَبَّكَ، وَالثَّانِيَةُ أَنْ تَعْرِفَ مَا صَنَعَ بِكَ، وَالثَّالِثَةُ أَنْ تَعْرِفَ مَا أَرَادَ مِنْكَ، وَالرَّابِعَةُ أَنْ تَعْرِفَ مَا يُخْرِجُكَ عَنْ دِينِكَ.

(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۹)

۲- إِنَّ لِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجَّتَيْنِ: حُجَّةً ظَاهِرَةً، وَحُجَّةً بَاطِنَةً، فَأَمَّا الظَّاهِرَةُ فَالرُّسُلُ وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْأَيْمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ: وَأَمَّا الْبَاطِنَةُ فَالْعُقُولُ.

(بحار الانوار ج ۱ ص ۱۳۷)

۳- يَا هِشَامُ إِنَّ لِقُفْمَانَ قَوْلَ لَا بُدَّ مِنْهُ: «تَوَاضَعْ لِلْحَقِّ تَكُنْ أَغْفَلَ النَّاسِ. يَا بُنَيَّ إِنَّ الدُّنْيَا بَخْرٌ عَمِيقٌ، قَدْ غَرِقَ فِيهِ عَالَمٌ كَثِيرٌ فَلَنْ تَكُنْ سَفِينَتَكَ فِيهَا تَقْوَى اللَّهَ وَخَشَوْهَا الْإِيمَانَ وَشِرَاعُهَا التَّوَكُّلَ وَقَيْمُهَا الْعَقْلَ. وَذَلِيلُهَا الْعِلْمَ وَسُكَّانُهَا الصَّبْرُ».

(تحف العقول ص ۳۸۶)

حضرت امام موسی کاظمؑ کی چالیس حدیث

۱- لوگوں کا علم میں چار چیزوں میں پایا، ۱- اپنے خدا کی معرفت، ۲- خدا نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہے اس کی معرفت، ۳- اس بات کی معرفت کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے، ۴- کون سی چیز تم کو دین سے خارج کر دے گی۔

» اعیان الشیعة طبع جدید، ج ۲، ص ۹ «

۲- خدا کی طرف سے لوگوں کیلئے دو حجتیں ہیں، ۱- ظاہری، ۲- باطنی، ظاہری حجتیں انبیاء و ائمہ ہیں، اور باطنی عقول ہیں،

» بحار، ج ۱، ص ۱۳۷ «

۳- اے ہشام! لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: حق کیلئے تواضع کرو تو سب سے زیادہ عقلمند ہو گے، میرے بیٹے! دنیا ایک بہت ہی گہرا سمندر ہے اس میں بہت سی دنیاؤں کی چکی ہے لہذا اس میں تمہاری کشتی تقویٰ الہی ہو اس میں جو چیز بار کی جائے وہ ایمان ہو، اس کا بادلان توکل (برخدا) ہو اس کا ملاح عقل ہو، اس کشتی کا رہنما علم ہو، اس میں سوار ہونے والا صبر ہو۔

» تحف العقول ص ۳۸۶ «

۴- تَفَقَّهُوا فِي دِينِ اللَّهِ فَإِنَّ الْفِقْهَ مِفْتَاحُ الْبَصِيرَةِ وَتَمَامُ الْعِبَادَةِ وَالسَّبَبُ إِلَى الْمَنَازِلِ الرَّفِيعَةِ وَالرُّتَبِ الْجَلِيلَةِ فِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا. وَفَضْلُ الْفَقِيهِ عَلَى الْعَامِدِ كَفَضْلِ الشَّمْسِ عَلَى الْكَوَاكِبِ. وَمَنْ لَمْ يَتَفَقَّهْ فِي دِينِهِ لَمْ يَرْضَ اللَّهُ لَهُ عَمَلًا. (بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۱)

۵- اجْتَهِدُوا فِي أَنْ يَكُونَ زَمَانُكُمْ أَرْبَعَ سَاعَاتٍ: سَاعَةٌ لِمُنَاجَاةِ اللَّهِ، وَسَاعَةٌ لِأَمْرِ الْمَعَاشِ، وَسَاعَةٌ لِمُعَاشَرَةِ الْإِخْوَانِ وَالنِّقَاتِ الدِّينِ يُعَرِّفُونَكُمْ غُيُوبَكُمْ وَيُخْلِصُونَ لَكُمْ فِي الْبَاطِنِ، وَسَاعَةٌ تَخْلُونَ فِيهَا لِلذَّائِكُمْ فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ وَيَهْدِيهِ السَّاعَةُ تَقْدِيرُونَ عَلَى الثَّلَاثِ سَاعَاتٍ. (تحف العقول ص ۴۰۹)

۶- يَا هِشَامُ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ خَائِفًا رَاجِيًا. وَلَا يَكُونُ خَائِفًا رَاجِيًا حَتَّى يَكُونَ غَامِلًا لِمَا يَخَافُ وَيَرْجُو. (تحف العقول ص ۳۹۵)

۷- ... فَأَيُّ الْأَعْدَاءِ أَوْجِبُهُمْ مُجَاهَدَةً؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَقْرَبُهُمْ إِلَيْكَ وَأَعْدَاؤُهُمْ لَكَ وَأَضَرُّهُمْ بِكَ وَأَعْظَمُهُمْ لَكَ عَدَاوَةً وَأَخْفَاهُمْ لَكَ شَخْصًا مَعَ دُنُوهِ مِنْكَ...

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۳۱۵)

۴- دین خدا کو سمجھو کیونکہ فقہ بصیرت کی کلید، اور مکمل عبادت اور دنیا و آخرت میں عظیم مرتبوں، اور بلند مرتبوں تک پہنچنے کا ذریعہ (وسبب) ہے فقہ کی فضیلت عابد پر اسی طرح ہے جس طرح سورج کی فضیلت ستاروں پر ہے، اور جو شخص دین کی فقہ نہ حاصل کرے خدا اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا۔

» بخارا، ج ۷۸ ص ۳۲۱،

۵- کوشش کر کے اپنے وقت کو چار حصوں میں تقسیم کرو۔ ایک وقت خدا سے مناجات کیلئے، ایک وقت اپنے امور معاش کیلئے، ایک وقت اپنے ان بھروسہ والے دوستوں کیلئے جو تم کو تمہارے غیوب بتا سکیں اور باطن میں تمہارے مخلص ہوں، ایک وقت اپنے غیر حرام لذتوں کیلئے اور اسی ساعت سے باقی تینوں ساعتوں کیلئے طاقت حاصل کرو۔

» تحف العقول، ص ۴۰۹،

۶- اے ہشام! انسان اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا سے خائف اور اس کی رحمتوں کا امیدوار نہ ہو، اور خائف و امیدوار اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ جن چیزوں سے ڈرنا چاہیے اور جن کی امید رکھنی چاہیے ان کا عامل نہ ہو۔

» تحف العقول، ص ۳۹۵،

۷- ایک شخص نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا: کس دشمن سے جہاد کرنا زیادہ واجب ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ان لوگوں سے جو تمہارے سب سے نزدیک ترین دشمن ہوں، اور سب سے زیادہ تیرے دشمن ہوں، اور تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہوں، اور ان کی دشمنی تمہارے لئے سب سے زیادہ عظیم ہو، اور تمہارے لئے ان کی شخصیت سب سے زیادہ پوشیدہ ہو، حالانکہ تم سے بہت فریب ہوں۔

» بخارا، ج ۷۸ ص ۳۱۰،

۸- إِنَّ أَكْظَمَ النَّاسِ قَدَرًا: الَّذِي لَا يَرَى الدُّنْيَا لِنَفْسِهِ خَطَرًا، أَمَّا إِنَّ أَبْدَانَكُمْ لَيْسَ لَهَا تَمَنُّ إِلَّا الْجَنَّةَ، فَلَا تَبِعُوهَا بِغَيْرِهَا.

(تحف العقول ص ۳۸۹)

۹- يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ لَا يُحَدِّثُ مَنْ يَخَافُ تَكْذِيبَهُ. وَلَا يَسْأَلُ مَنْ يَخَافُ مَنَعَهُ. وَلَا يَعِدُّ مَا لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ. وَلَا يَرْجُو مَا يُعْتَفُ بِرَجَائِهِ. وَلَا يَتَقَدَّمُ عَلَى مَا يَخَافُ الْعَجْزَ عَنْهُ.

(تحف العقول ص ۳۹۰)

۱۰- يَسَسُ الْعَبْدُ عَبْدًا يَكُونُ ذَاوَجَهَيْنِ وَذَا لِسَانَيْنِ يُطْرَى أَخَاهُ إِذَا شَاهَدَهُ وَتَأْكُلُهُ إِذَا غَابَ عَنْهُ إِنْ أُعْطِيَ حَسَدَهُ وَإِنْ ابْتُلِيَ خَدَلَهُ.

(تحف العقول ص ۳۹۵) (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۱۰)

۱۱- ... وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَمِّهِ وَأَبِيهِ وَإِنْ لَمْ يَلِدْهُ أَبُوهُ، مَلْعُونٌ مَنِ اتَّهَمَ أَخَاهُ، مَلْعُونٌ مَنِ عَشَّ أَخَاهُ، مَلْعُونٌ مَنِ لَمْ يَنْصَحْ أَخَاهُ، مَلْعُونٌ مَنِ اغْتَابَ أَخَاهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۳)

۱۲- مَنِ اسْتَوَى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُونٌ، وَمَنْ كَانَ آخِرُ يَوْمَيْهِ شَرًّا لِمَا فَهُوَ مَلْعُونٌ، وَمَنْ لَمْ يَغْرِفِ الزِّيَادَةَ فِي نَفْسِهِ فَهُوَ فِي نُقْصَانٍ، وَمَنْ كَانَ إِلَى الثَّقُفَانِ قَالَمُوتٌ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْحَيَاةِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۷)

۸- تم میں سب سے زیادہ ارجمند وہ شخص ہے کہ جو دنیا کو اپنے لئے باعث عزت و وقار نہ سمجھے۔ آگاہ ہو جاؤ تمہارے بدنوں کی قیمت صرف جنت ہے لہذا اس سے کم نہ سودا نہ کرو۔

» تحف العقول، ص ۳۸۹ «

۹- اے ہشام! عقلمند آدمی اس شخص سے بات نہیں کرتا جس کے بارے میں ڈر ہو کہ یہ مجھے جھٹلا دے گا اور نہ اس سے سوال کرتا ہے جس کے بارے میں خطرہ ہوتا ہے کہ انکار کر دے گا اور نہ ایسی چیز کا وعدہ کرتا ہے جس پر قادر نہیں ہوتا، اور نہ اس چیز کی امید کرتا ہے جو باعث سرزنش ہو، اور نہ ایسے کام کا اقدام کرتا ہے جس کے بارے میں خطرہ ہو کہ عاجز ہو جائے گا۔

» تحف العقول ص ۳۹۰ «

۱۰- کتنا برا وہ شخص ہے جو دو چہرہ اور دو زبان والا ہو و یعنی منافق ہو، ساسے اپنے برادر مومن کی تعریف کرے اور پیٹھ پیچھے غیبت کرے، اگر وہ برادر مومن کو کچھ مل جائے تو اس سے حسد کرنے لگے اور اگر مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو اکیلا چھوڑ دے۔

» تحف العقول ص ۳۹۵ « (بحار، ج ۷۸، ص ۳۱۰)

۱۱- ایک مومن دوسرے مومن کا حقیقی بھائی ہے چاہے اس کے والدین نے اس کو نہ جنا ہو جو اپنے بھائی کو متہم کرے وہ ملعون ہے، اور جو اپنے بھائی سے کھوٹ کرے وہ ملعون ہے، جو اپنے بھائی سے خیر نہ کرے اور اس کو نصیحت نہ کرے وہ ملعون ہے جو اپنے بھائی کی غیبت کرے وہ ملعون ہے۔

» بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۳ «

۱۲- جس کے دونوں دن (معنوی اعتبار سے) برابر ہوں وہ کھائے میں ہے، اور جس کے دونوں دنوں میں سے دوسرے دن کا آخری دنوں سے برا ہو وہ ملعون ہے، اور جو اپنے اندر فرائض معنوی نہ دیکھے وہ نقصان میں ہے، اور جو نقصان میں ہو اس کیلئے موت زندگی سے بہتر ہے۔

» بحار، ج ۷۸، ص ۳۲۷ «

۱۳- مَنْ أَظْلَمَ نُورَ فِكْرِهِ بِظُلُولِ أَقْلِيهِ وَمَحَا طَرِائِفَ حِكْمَتِهِ بِفُضُولِ كَلَامِهِ، وَأَظْلَمَ نُورَ عَيْتِهِ بِشَهَوَاتِ نَفْسِهِ فَكَأَنَّمَا أَعَانَ هَوَاهُ عَلَى هَذْمِ عَقْلِيهِ وَمِنْ مَدَمِّ عَقْلِهِ أَفْسَدَ دِينَهُ وَدُنْيَاهُ.

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۴- كُلَّمَا أَخَذَتِ النَّاسُ مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْمَلُونَ، أَخَذَتِ اللَّهُ لَهُمْ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْدُونَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۲)

۱۵- يَا هِشَامُ لَوْ كَانَ فِي يَدِكَ جَوْزَةٌ وَقَالَ النَّاسُ [فِي يَدِكَ] لَوْلَوْهَ مَا كَانَ يَنْفَعُكَ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهَا جَوْزَةٌ. وَلَوْ كَانَ فِي يَدِكَ لَوْلَوْهَ وَقَالَ النَّاسُ: إِنَّهَا جَوْزَةٌ مَا ضَرَرَكَ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهَا لَوْلَوْهَ.

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۶- أَخْبِرَكَ أَنَّ مِنْ أَوْجِبِ حَقِّ أَخِيكَ أَنْ لَا تَكْتُمَهُ شَيْئًا يَنْفَعُهُ لِأَمْرِ دُنْيَاهُ وَلَا لِأَمْرِ آخِرَتِهِ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۹)

۱۷- إِيَّاكَ وَالْكِبْرَ، فَإِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ كِبَرٍ...

(تحف العقول ص ۳۹۶)

۱۸- يَا هِشَامُ لِكُلِّ شَيْءٍ دَلِيلٌ وَدَلِيلُ الْعَاقِلِ التَّفَكُّرُ، وَدَلِيلُ التَّفَكُّرِ الصَّنُتُ.

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۳- جو شخص اپنے فکر کے نور کو لمبی امیدوں کے ذریعہ تاریک بنائے، اور حکیمانہ اقوال کو فضول باتوں سے ختم کر دے، اور عبرتوں کے نور کو خواہشوں (کی ہوا) سے بجھا دے، اس نے اپنے خانہ عقل کو ویران کرنے میں خواہشات نفس کی مدد کی ہے اور جس نے خانہ عقل کو ویران کر دیا اس نے اپنی دنیا و دین کو برباد کر لیا۔

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۴- جب بھی لوگ نئے نئے قسم کے گناہ کرتے ہیں تو خدا ان کو نئے نئے قسم کے عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۲۲)

۱۵- اے ہشام! اگر تمہارے ہاتھ میں اخروٹ ہے اور تم کو معلوم ہے کہ یہ اخروٹ ہے تو لوگ چاہے جتنا کہیں کہ تمہارے ہاتھ میں موتی ہے اس سے تم کو کوئی فائدہ نہیں پہونچے گا۔ اور اگر تمہارے ہاتھ میں موتی ہے اور تم جانتے ہو کہ موتی ہے تو لوگوں کے یہ کہنے سے کہ یہ اخروٹ ہے تم کو کوئی ضرر نہیں پہونچے گا۔

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۶- میں تم کو بتاتا ہوں کہ تمہارے برادر مؤمن کا تمہارے اوپر سب سے بڑا واجب حق یہ ہے کہ کوئی بھی ایسی چیز جو اس کے دنیا یا آخرت کیلئے مفید ہو اس سے نہ چھپاؤ۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۲۹)

۱۷- خبردار کبر نہ کرنا، کیونکہ جس کے دل میں دانہ کے برابر بھی کبر ہو گا وہ جنت میں نہ جائے گا۔

(تحف العقول ص ۳۹۶)

۱۸- اے ہشام! ہشیما کے بے دلیل ہے اور عقلمند کی دلیل غور و فکر کرنا ہے اور غور و فکر کی دلیل خاموشی ہے۔

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۹۔ یا ہشام إِنَّ الْمَسِيحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِلْحَوَارِيِّينَ: ... وَإِنَّ صِغَارَ الذُّنُوبِ وَمُحَقَّرَاتِهَا مِنْ مَكَائِدِ إِبْلِيسَ يُحَقِّرُهَا لَكُمْ وَيُصَغِّرُهَا فِي آغْنِكُمْ فَتَجْتَمِعُ وَتَكْتُمُ فَتَحِيْطُ بِكُمْ»
(تحف العقول ص ۳۹۲)

۲۰۔ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَاجِحٍ بِذِي قَلِيلٍ الْحَيَاءِ لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ فِيهِ.
(تحف العقول ص ۳۹۴)

۲۱۔ یا ہشام إِنَّ الْعَاقِلَ رَضِيَ بِالذُّنُوبِ مِنَ الدُّنْيَا مَعَ الْحِكْمَةِ، وَلَمْ يَرْضَ بِالذُّنُوبِ مِنَ الْحِكْمَةِ مَعَ الدُّنْيَا.
(تحف العقول / ص ۳۸۷)

۲۲۔ وَجَاهِدْ نَفْسَكَ لِتَرْدُّهَا عَنْ هَوَاهَا، فَإِنَّهُ وَاجِبٌ عَلَيْكَ جِهَادُ عَدُوِّكَ.
(بحار الانوار ص ۷۸ ج ۳۱۵)

۲۳۔ مَنْ كَفَّتْ غَضَبُهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّتْ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.
(وسائل الشيعة، ج ۱۱ ص ۲۸۹)

۲۴۔ یا ہشام إِنَّ الزَّرْعَ تَنْبُتُ فِي السَّهْلِ وَلَا تَنْبُتُ فِي الصَّفَا. فَكَذَلِكَ الْحِكْمَةُ تَعْمُرُ فِي قَلْبِ الْمُتَوَاضِعِ وَلَا تَعْمُرُ فِي قَلْبِ الْمُتَكَبِّرِ الْجَبَّارِ.
(تحف العقول ص ۳۹۶)

۱۹۔ اے ہشام! جناب علیؑ نے اپنے حواریوں سے کہا: چھوٹے اور معمولی گناہ ابلیس کے مکاریوں میں سے ہیں، وہ ان گناہوں کو تمہاری نظروں میں حقیر و معمولی کر کے پیش کرتا ہے پھر وہ انہما ہو کر بہت ہو جاتے ہیں۔ اور تم کو (چاروں طرف سے) گھیر لیتے ہیں۔
(تحف العقول، ص ۳۹۲)

۲۰۔ خداوند عالم نے ہر بزدلان اور گالی دینے والے اور بے حیا اور جس کو اس بات کا احساس نہ ہو کہ اس نے کیا کیا اور اس کے بارے میں کیا کہا گیا، پر حجت حرام قرار دیدی ہے،

(تحف العقول، ص ۳۹۴)

۲۱۔ اے ہشام! عقلمند آدمی دانش و معرفت کے ساتھ تھوڑی سی دنیا پر راضی ہو سکتا ہے لیکن بغیر حکمت و دانش پوری دنیا کے ساتھ بھی راضی نہ ہوگا۔

(تحف العقول ص ۳۸۷)

۲۲۔ اپنے کشر خواہشات سے جہاد کرو تاکہ اپنے نفس کو ان خواہشات سے روک سکو خواہشات نفسانی کے ساتھ جہاد نہ دشمن سے جہاد کرنے کی طرح واجب ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۱۵)

۲۳۔ جو شخص اپنے غصے کو لوگوں سے روک لے، خدا قیامت کے دن اس سے اپنا عذاب روک لے گا۔

(وسائل الشیعہ، ج ۱۱، ص ۲۸۹)

۲۴۔ اے ہشام! زراعت نرم زمین میں اگتی ہے، پتھروں پر زراعت نہیں اگتی اسی طرح تواضع سے قلب میں حکمت آباد ہوتی ہے، متکبر و جبار کے دل میں حکمت آباد نہیں ہو سکتی۔

(تحف العقول ص ۳۹۶)

۲۵۔ لَا تُحَدِّثُوا أَنْفُسَكُمْ بِفَقْرِ وَلَا بِطُولِ عُمُرٍ، فَإِنَّهُ مَنْ حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالْفَقْرِ بَخِلٌ، وَمَنْ حَدَّثَهَا بِطُولِ الْعُمُرِ تَخَرُّصٌ.
(تحف العقول ص ۴۱۰)

۲۶۔ يَا هِشَامُ إِنْ كَانَ يُغْنِيكَ مَا يَكْفِيكَ فَأَذْنِي مَا فِي الدُّنْيَا يَكْفِيكَ، وَإِنْ كَانَ لَا يُغْنِيكَ مَا يَكْفِيكَ فَلَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا يُغْنِيكَ.
(تحف العقول ص ۳۸۷)

۲۷۔ يَاكَ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِشُورِ إِيْمَانِكَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۱)

۲۸۔ يَا هِشَامُ الصَّبْرُ عَلَى الْوَحْدَةِ عَلَامَةُ قُوَّةِ الْعَقْلِ فَمَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى آغْتَرَلَ أَهْلَ الدُّنْيَا وَالرَّاعِيْنَ فِيهَا وَرَغِبَ فِيمَا عِنْدَ رَبِّهِ وَكَانَ اللَّهُ آتِسَهُ فِي الْوَحْشَةِ وَصَاحِبَهُ فِي الْوَحْدَةِ وَغْنَاهُ فِي الْعَيْلَةِ وَمَقَرَّهُ فِي غَيْرِ عَشِيرَةٍ.
(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۰۱)

۲۹۔ مَنْ لَمْ يَجِدْ لِلْإِسَاءَةِ مَضْمُونًا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ لِلْإِحْسَانِ مَوْقِعٌ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۳)

۳۰۔ مَا مِنْ شَيْءٍ تَرَاهُ عَيْتَكَ إِلَّا وَفِيهِ مَوْعِظَةٌ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۱۹)

۳۱۔ يَا هِشَامُ مَنْ أَرَادَ الْغِنَى بِلَا مَالٍ، وَرَاحَةَ الْقَلْبِ مِنَ الْحَسَدِ، وَالسَّلَامَةَ فِي الدِّينِ، فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا لَيْتِهِ بِأَنْ يُكَمِّلَ عَقْلَهُ، فَمَنْ عَقَلَ قَتَعَ بِمَا يَكْفِيهِ، وَمَنْ قَتَعَ بِمَا يَكْفِيهِ اسْتَفْنَى، وَمَنْ لَمْ يَقْتَعْ بِمَا يَكْفِيهِ لَمْ يَذَرِكِ الْغِنَى أَبَدًا.
(اصول الكافي ج ۱ ص ۱۸)

۲۵۔ اپنے نفسوں سے فقیری اور طول عمر کی بات نہ کرو کیونکہ جو اپنے نفس سے فقیری کی بات کرتا ہے وہ بخیل ہو جاتا ہے اور جو طول عمر کی بات کرتا ہے وہ ترہیں ہو جاتا ہے۔

«تحف العقول ص ۴۱۰»

۲۶۔ اے ہشام! اگر باندازہ کفاف زندگی تم کو بے نیاز بنا سکتا تو سادہ ترین زندگی دنیا بھی تیرے لئے کافی ہوتی اور اگر بمقدار کفاف تم کو بے نیاز نہیں بنا سکتا تو دنیا کی کوئی چیز بھی تم کو بے نیاز نہیں کر سکتی۔

«تحف العقول ص ۳۸۷»

۲۷۔ خبردار مزاح نہ کرو کیونکہ اس سے تمہارے چہرے کا نور چلا جاتا ہے۔

«بحار ج ۷۸ ص ۳۲۱»

۲۸۔ اے ہشام! تنہائی پر صبر قوت عقل کی علامت ہے، جو خداوند عالم سے آشنا ہو گا (یا خدا سے عقلمندی حاصل کرے گا)، اور اہل دنیا، اور دنیا سے رغبت کرنے والوں سے کنارہ کشی کرے گا اور جو کچھ خدا کے پاس ہے اس سے دل لگائے گا تو خدا وحشت کے وقت اس کا انیس اور تنہائی کے وقت اس کا رفیق، فقیری میں اس کی مال داری، اور بے قومی اور بے قبیلگی کی صورت میں اس کے لئے مایہ عزت ہو گا۔

«بحار ج ۷۸ ص ۳۰۱»

۲۹۔ جس نے رنج و تکلیف کا مزہ کچھا ہو، اس کے نزدیک نیکی کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی

«بحار ج ۷۸ ص ۳۳۳»

۳۰۔ تمہاری آنکھیں جن چیزوں کو بھی دیکھتی ہیں ان میں موعظہ ہے۔

«بحار ج ۷۸ ص ۳۱۹»

۳۱۔ اے ہشام! جو بغیر مال کے مال داری چاہتا ہو، اور حسد سے راحت قلب، اور دین کی سلامتی چاہتا ہو وہ خدا سے تضرع و زاری کے ساتھ کمال عقل کا سوال کرے کیونکہ عاقل بقدر ضرورت قناعت کرتا ہے اور جو بقدر کفاف قناعت کرتا ہے وہ مالدار ہو جاتا ہے اور جو بقدر کفاف قناعت نہیں کرتا وہ کبھی غنا حاصل نہیں کر پاتا۔

«اصول کافي ج ۱ ص ۱۸»

۳۲۔ اِنَّ تَمَتَّعَ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ فَتَنَّفِقَ مِثْلِيْهِ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۰)

۳۳۔ يَا هِشَامُ اِنَّ كُلَّ النَّاسِ يُبْصِرُ الشُّجُوْمَ وَلَكِنْ لَا يَهْتَدِيْ بِهَا اِلَّا مَنْ يَعْرِفَ مَجَارِيَهَا وَمَنَازِلَهَا وَكَذٰلِكَ اَنْتُمْ تَذُرُّوْنَ الْحِكْمَةَ وَلَكِنْ لَا يَهْتَدِيْ بِهَا مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ عَمِلَ بِهَا.

(تحف العقول ص ۳۹۲)

۳۴۔ وَاَمِيتِ الظَّمْعَ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ، فَاِنَّ الظَّمْعَ مِفْتَاحٌ لِلذَّلٰلَةِ...

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۳۱۵)

۳۵۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْكَلِمَةَ مِنَ الْحِكْمَةِ ضَالَّةٌ الْمُؤْمِنِ فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ...

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۳۰۹)

۳۶۔ وَاِنَّ شَرَّ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ تَكَرَّرَ مُجَالَسَتُهُ لِفُحْشِيْهِ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۳۱۰)

۳۷۔ اَفْضَلُ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعَبْدُ اِلَى اللّٰهِ بَعْدَ اَلْمَعْرِفَةِ بِهِ: الصَّلَاةُ وَبِرُّ اَوَّلَادِيْهِ وَتَرْكُ الْحَسَدِ وَالْمُنْجَبِ وَالْفَخْرِ.

(تحف العقول ص ۳۹۱)

۳۲۔ اطاعت خدا میں خرچ کرنے سے نہ رکھو۔ ورنہ اس کا دو گنا معصیت میں خرچ کرنا پڑے گا۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۳۲۰)

۳۳۔ اے ہشام! (یوں تو) سب ہی لوگ ستاروں کو دیکھتے ہیں لیکن ان کے ذریعہ کوئی اصل راستہ تک نہیں پہنچ پاتا۔ البتہ جو لوگ ستاروں کے پجاری اور ان کی منزلوں کو جانتے ہیں اور اصل راستہ تک پہنچ جاتے ہیں اسی طرح تم لوگ حکمت پڑھتے ہو لیکن اس کے ذریعہ کوئی ہدایت نہیں حاصل کر پاتے ہاں جو اس پر عمل کرتے ہیں (وہی سمجھتے ہیں)»

(تحف العقول ص ۳۹۲)

۳۴۔ مخلوقات سے اپنی طمع کو ختم کر دو۔ کیونکہ یہی طمع ذلت کی کلید ہے۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۳۱۵)

۳۵۔ یہ جان لو کہ حکمت کا کلید مومن کی گمشدہ چیز ہے، لہذا تمہارے اوپر علم و دانش کا سیکھنا واجب ہے۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۳۰۹)

۳۶۔ خدا کے بندوں میں سب سے برا وہ ہے جس کے ساتھ نشست و برخاست کو اس کے فحشیات کی وجہ سے مکروہ سمجھا جائے۔

(بخارا ج ۷۸ ص ۳۱۰)

۳۷۔ خدا کی معرفت کے بعد سب سے افضل چیز جس سے بندہ اپنے خدا سے قریب حاصل کر سکے، نماز، والدین کے ساتھ نیکی، ترک حسد، خود پسندی، اور فخر ہے»

(تحف العقول ص ۳۹۱)

۳۸۔ یا ہشام مَنْ صَدَقَ لِسَانُهُ زَكَا عَمَلُهُ

(تحف العقول ص ۳۸۸)

۳۹۔ وَمَنْ ظَلَبَ الرِّثَاسَةَ هَلَكَ. وَمَنْ دَخَلَ الْعُجْبَ هَلَكَ.

(تحف العقول ص ۴۰۹)

۴۰۔ مَنْ بَذَرَ وَآسَرَفَ زَالَتْ عَنْهُ النِّعْمَةُ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۲۲۷)

۳۸۔ اے ہشام! جس کی زبان سچ بولتی ہو اس کا عمل پاکیزہ ہے۔

(تحف العقول ص ۳۸۸)

۳۹۔ جو شخص ریاست طلب ہوگا وہ ہلاک ہوگا، اور جو بھی خورمیں ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔

(تحف العقول ص ۳۰۹)

۴۰۔ جو شخص فضول خرچ ہوگا، اس کی نعمت اس سے زائل ہو جائے گی۔

(بخار ج ۷۸ ص ۲۲۷)



دسویں معصوم

آٹھویں امام

حضرت علی رضا علیہ السلام

کی چالیس حدیث

دسویں معصوم آٹھویں امام حضرت علی رضا علیہ السلام

نام: --- علیؑ

شہور لقب: --- رضا:

باپ: --- امام موسیٰ کاظمؑ

ماں: --- نجمہ خاتون

تاریخ ولادت: --- ۱۱/۱۲/۱۴۸ھ قعدہ، --- سن ولادت: --- ۱۲۸ھ رقی

جائے ولادت: --- مدینہ منورہ،

تاریخ شہادت: --- آخر صفر، --- سن شہادت: --- ۲۴۳ھ ق،

عمر: --- ۵۵ سال۔

سبب شہادت: مامون کے حکم سے زہر دیا گیا۔ اور سناباد نوقان (آج کل شہید کا ایک محلہ ہے) میں شہید ہوئے۔

قبر مبارک: --- مشہد مقدس:

دوران زندگی: --- اسکو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، ۱۔ قبل از امامت ۳۵ سال

(۱۲۸ھ سے ۱۸۳ھ ق تک) ۲۔ بعد از امامت ۱۴ سال مدینہ میں، ۳۔ بعد از امامت تین

سال خراسان میں جو حضرت کی سیاسی زندگی کا احساس ترین دور تھا۔ ۴۔ امام رضاؑ کے صرف ایک فرزند

امام محمد تقیؑ تھے جو باپ کی شہادت کے وقت صرف سات سال کے تھے۔

امام علی رضاؑ کی چالیس حدیث

۱۔ جو خدا کی تشبیہ اس کی مخلوق سے دے وہ شرک ہے اور جو خدا کی طرف ان چیزوں کی نسبت دے جن کی مماثلت کی گئی ہے وہ کافر ہے۔

۴ وسائل الشیعة، ج ۱۸، ص ۵۵۷

۲۔ ایمان اسلام سے ایک درجہ افضل ہے، اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ افضل ہے، اور یقین ایمان سے ایک درجہ افضل ہے، اور نبی آدم کو یقین سے افضل کوئی چیز نہیں دی گئی۔

بخاری، ج ۸، ص ۳۳۸

۳۔ ایمان کے چار کن ہیں۔ ۱۔ خدا پر بھروسہ، ۲۔ قضا (وقد) الہی پر راضی رہنا، ۳۔ امر الہی کے سامنے تسلیم خم کرنا، ۴۔ (تمام امور کو) خدا کے سپرد کر دینا۔

۴ بخاری، ج ۸، ص ۳۳۸

۴۔ ایمان فرائض کی ادائیگی اور محبت سے اجتناب کا نام ہے، ایمان زبان سے اقرار کرنے، دل سے پہچاننے، اعضا و جوارح سے عمل کرنے کو کہتے ہیں۔

تحف العقول، ص ۴۲۲

اربعون حدیثاً

عن الامام علي الرضا عليه السلام

اَمَنْ سَبَّهَ اللَّهَ بِخَلْقِهِ فَهُوَ مُشْرِكٌ، وَمَنْ نَسَبَ إِلَيْهِ مَا نَهَى عَنْهُ فَهُوَ كَافِرٌ.

(وسائل الشيعة ج ۱۸ ص ۵۵۷)

۲- إِنَّ الْإِيمَانَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ، وَالتَّقْوَى أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ، وَالتَّيَقُّنُ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ، وَلَمْ يُغْطِ بَنُو آدَمَ أَفْضَلُ مِنَ التَّيَقُّنِ.

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۸)

۳- الْإِيمَانُ أَرْكَانُ: التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ. وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللَّهِ، وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللَّهِ، وَالتَّقْوِيَةُ إِلَى اللَّهِ.

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۸)

۴- وَالْإِيمَانُ آدَاءُ الْفَرَائِضِ وَاجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ. وَالْإِيمَانُ هُوَ مَعْرِفَةُ بِالْقَلْبِ وَإِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ.

(تحف العقول ص ۴۲۲)

۵- ذَكَرَ الرِّضَا (ع) يَوْمًا الْقُرْآنَ فَقَعَّمَهُ الْحُجَّةَ فِيهِ وَالْآيَةَ الْمُعْجِزَةَ فِي تَفْصِيلِهِ، فَقَالَ: هُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمُتَمِينُ، وَعَزْوُهُ الْوُثْقَى، وَطَرِيقَتُهُ الْمَثَلِيُّ، الْمُؤَدِّي إِلَى الْجَنَّةِ، وَالْمُنْجِي مِنَ النَّارِ، لَا يَخْلُقُ مِنْ أَلَا زَمَنَةٍ، وَلَا يَفْتُ عَلَى أَلَا لَيْسَةٍ، لِأَنَّهُ لَمْ يُجْعَلْ لَزَمَانٍ دُونَ زَمَانٍ، بَلْ جُعِلَ دَلِيلُ الْبُرْهَانِ، وَحُجَّةٌ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ، لَا يَبْأِثِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ.

(بحار الانوار ج ۹۲ ص ۱۴)

۶- قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا تَقُولُ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ كَلَامُ اللَّهِ لَا تَتَجَاوَزُوهُ، وَلَا تَطْلُبُوا الْهُدَى فِي غَيْرِهِ فَتَضِلُّوا.

(بحار الانوار ج ۹۲ ص ۱۱۷)

۷- إِنَّ الْإِمَامَةَ زِمَامُ الدِّينِ، وَنِظَامُ الْمُسْلِمِينَ، وَصَلَاخُ الدُّنْيَا، وَعِزُّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الْإِمَامَةَ أَسُّ الْإِسْلَامِ السَّامِيِّ، وَقَرْعَةُ السَّامِيِّ، بِإِلَامَامِ تَمَامِ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ، وَتَوْفِيرِ الْفَقِيءِ، وَالصَّدَقَاتِ، وَامْتِصَاءِ الْجُدُودِ وَالْأَخْكَامِ، وَمَنْعِ الثُّغُورِ وَالْأُظْرَافِ.

(اصول الکافی ج ۱ ص ۲۰۰)

۸- «... فِي أَعْمَالِ السُّلْطَانِ»... أَلَدُّ خَوْفٍ فِي أَعْمَالِهِمْ، وَالْعَوْنُ لَهُمْ وَالسَّعْيُ فِي خَوَائِجِهِمْ عَدِيلُ الْكُفْرِ، وَالنَّظَرُ إِلَيْهِمْ عَلَى الْعُقَدِ مِنَ الْكِبَايِرِ الَّتِي يَسْتَحِقُّ بِهَا [يَهَا] النَّارُ.

(بحار الانوار ج ۷۵ ص ۳۷۴)

۹- رَجِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَخْبَا أَمْرَنَا (قُلْتُ): وَكَيْفَ يُخْبِي أَمْرَكُمْ؟ قَالَ: يَتَعَلَّمُ غُلُومَنَا، وَيُعَلِّمُهَا النَّاسَ.

(وسائل الشیعة ج ۱۸ ص ۱۰۲)

۵- ایک دن امام رضاؑ نے قرآن کا ذکر کرتے ہوئے اس کی محبت و عظمت اور فوق العادہ آیتوں کے نظم کے اعجاز کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: قرآن خدا کی مضبوط رسی ہے اور لوٹ و حکم رسن ہے اور خدا کا وہ مثالی راستہ ہے جو جنت تک پہنچانے والا اور دوزخ سے بچانے والا ہے، امتداد زمانہ سے پرانا نہیں ہوتا، کثرت تلاوت سے اس کی قیمت کم نہیں ہوتی کیونکہ وہ کسی مخصوص زمانہ کیلئے نازل نہیں کیا گیا ہے بلکہ بعنوان دلیل و برہان ہر انسان کیلئے قرار دیا گیا ہے، باطل کا گزرنہ اس کے آگے سے ہے نہ پیچھے سے ہے دو اس کو خدا حکیم و حمید کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

(بحار ج ۹۲ ص ۱۴)

۶- ریان کہتے ہیں: میں نے امام رضاؑ سے عرض کیا: آپ قرآن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: وہ خدا کا کلام ہے اس (کے حدود قانون) سے آگے نہ بڑھو اور غیر قرآن سے ہدایت طلب نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

(بحار ج ۹۲ ص ۱۱۷)

۷- امامت دین کی مہار، مسلمانوں کا نظام، صلاح دینا اور مومنین کی عزت ہے، ترقی کرنے والے اسلام کی بنیاد، اس کی بلند شاخ ہے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد کا کمال امام (پر موقوف) ہے، مال غنیمت کی زیادتی، صدقات، احکام و حدود کا اجل، سرحدوں اور اطراف کی حفاظت امام ہی سے ہوتی ہے،

(اصول کافی ج ۱ ص ۲۰۰)

۸- ظالم حکام کے کاسوں میں داخل ہونا، ان کی مدد کرنا، ان کی حاجتوں کیلئے کوشش کرنا فکر کے برابر ہے، ان کی طرف جان بوجھ کر نظر رکھنا ان گناہان کبیرہ میں داخل ہے جس پر آدمی مستحق جہنم ہوتا ہے۔

(بحار ج ۷۵ ص ۳۷۴)

۹- خدا اس پر رحم کرے جو ہمارے کمزور زندہ کرے، (راوی نے کہا) آپ کے امور کو کیونکر زندہ کرے؟ فرمایا: ہمارے علوم کو سیکھ کر لوگوں کو سکھائے۔

(وسائل الشیعة ج ۱۸ ص ۱۰۲)

۱۰۔ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ: سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ وَسُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ، وَسُنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ، فَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ فَيَكْتُمَانُ سِرَّهُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: «عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ» وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّهِ فَمُداَرَاةُ النَّاسِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِمُداَرَاةِ النَّاسِ، فَقَالَ: «خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ» وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالَصَّبْرُ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَاءِ.

(اصول الکافی ج ۲ ص ۲۴۱)

۱۱۔ لَا يَتِمُّ عَقْلٌ أَمْرِي مُسْلِمٍ حَتَّى تَكُونَ فِيهِ عَشْرُ خِصَالٍ: الْخَيْرُ مِنْهُ مَا مُوَلَّى وَالشَّرُّ مِنْهُ مَا مُوَلَّى، يَسْتَكْبِرُ قَلِيلَ الْخَيْرِ مِنْ غَيْرِهِ، وَيَسْتَقِيلُ كَثِيرَ الْخَيْرِ مِنْ نَفْسِهِ، لَا يَتَسَامُ مِنْ طَلَبِ الْخَوَانِجِ إِلَيْهِ، وَلَا يَمَلُّ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ طَوْلَ ذَهَبِهِ، أَلْفَقُرُّ فِي اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْغِنَى، وَالذُّكُّ فِي اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعِزِّ عَدُوُّهُ، وَالْحُمُولُ أَشْهَى إِلَيْهِ مِنَ الشُّهْرَةِ، ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَلْعَاشِرَةُ وَمَا الْعَاشِرَةُ، قِيلَ لَهُ: مَا هِيَ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَرَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَأَتَقَى.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۶)

۱۲۔ مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ رَيْحَ، وَمَنْ عَقَلَ عَنْهَا خَيْرَ، وَمَنْ خَافَ أَمِنَ، وَمَنْ اعْتَبَرَ أَبْصَرَ، وَمَنْ أَبْصَرَ فَهِمَ، وَمَنْ فَهِمَ عَلِمَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۲)

۱۳۔ وَسُئِلَ عَنْ خِيَارِ الْعِبَادِ، فَقَالَ (ع): الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا آمَنَتْ بَشَرُهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا؛ وَإِذَا أَغْطَوْا شَكَرُوا، وَإِذَا أَتَبَلَّوْا صَبَرُوا، وَإِذَا غَضِبُوا عَفَا.

(تحف العقول ص ۴۴۵)

۱۔ مومن میں جب تک تین خصلتیں نہ ہوں وہ حقیقی مومن نہیں ہے اور وہ یہ ہیں، ۱۔ خدا کی سنت (پر عمل ہو) ۲۔ سنت رسول (پر عمل ہو) ۳۔ سنت امام (پر عمل ہو)۔ سنت الہی تعویذ ہے کہ رازدار ہو چنانچہ ارشاد باری ہے: (خدا) عالم الغیب ہے اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس رسول کے جو اس کا پسندیدہ ہو (سورہ جن آیت ۲۶) اور سنت رسول یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ خوش رفتاری سے پیش آئے کیونکہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے: عفو و خشوع اپنا پیشہ بنا لو اور نیکی کا حکم دو، آیت ۹۹ سورہ اعراف، اور سنت امام یہ ہے کہ تنگدستی اور پریشانی میں صبر کرتا ہے۔

» اصول کافی ج ۲ ص ۲۴۱

۱۱۔ مومنان میں جب تک دس صفات نہ ہوں اس کی عقل کامل نہیں ہوتی، ۱۔ لوگ اس سے خیر کی توقع رکھتے ہوں، ۲۔ اس کے شر سے مامون ہوں، ۳۔ دوسرے کی قلیل نیکی کو بہت سمجھتا ہو، ۴۔ اپنی زیادہ نیکی کو کم سمجھتا ہو، ۵۔ ضرورت مندوں کی کثرتِ حاجت سے بخیر نہ ہو، ۶۔ تمام تحصیلِ علم کے مستند نہ ہو، ۷۔ راہِ خدا میں فقر کو توں گری سے زیادہ دوست رکھتا ہو، ۸۔ خدا کی راہ میں زلت، دشمنِ خدا کی راہ میں عزت سے زیادہ محبوب ہو، ۹۔ گناہی اس کو شہرت سے زیادہ پسند ہو، اس کے بعد حضرت نے فرمایا دسویں صفت بھی کیا صفت ہے؟ ایک شخص نے پوچھا: دسویں چیز کیا ہے؟ فرمایا جب کو بھی دیکھے کہے: یہ مجھ سے زیادہ اچھا اور مجھ سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔

» بحار ج ۷۸ ص ۳۳۶

۱۲۔ جس نے اپنے نفس کا محاسب کیا وہ فائدہ میں رہا اور جو اس سے غافل رہا وہ گھٹانے میں رہا، جو خدا سے ڈرا وہ بے خوف رہا، جس نے عبرت حاصل کی وہ بینا ہوا، اور جو بینا ہوا وہی با فہم ہوا اور جو با فہم ہوا وہی عالم ہوا۔

» بحار ج ۷۸ ص ۳۵۲

۱۳۔ ایک شخص نے امام رضا سے پوچھا: خدا کے بندوں میں سب اچھا کون ہے؟ فرمایا: وہ لوگ کہ جو اچھا کام کرنے پر خوش ہوتے ہیں اور برا کام کرنے پر استغفار کرتے ہیں جب ان کو کچھ ملے تو شکر کرتے ہیں اور جب ہٹلائے مصیبت ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اور جب غمناک ہوتے ہیں تو محاف کرتے ہیں۔ (تحف العقول ص ۴۴۵)

۱۴... وَاجْتَنَابَ الْكَبَائِرَ وَهِيَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى. وَالزِّنَا وَالسَّرِقَةَ وَشُرْبَ الْخَمْرِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَالْفَرَارُ مِنَ الرَّخْفِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا، وَأَكْلُ لَمْيْتَةٍ وَالذَّمَّ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَمَا أَهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ، وَأَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيْتَةِ، وَالشَّخْتِ، وَالْمَنَسْرِ وَالْقِمَارِ، وَالْبَخْسُ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ، وَقَذْفُ الْمُخَصَّنَاتِ وَاللِّوَاظِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَالْيَأْسُ مِنْ رِزْقِ اللَّهِ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ وَالْقَنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَمَعُونَةُ الظَّالِمِينَ وَالزُّكُوفُ إِلَيْهِمْ، وَالْيَمِينُ الْقَمُوسُ وَحَبْسُ الْحُقُوفِ مِنْ غَيْرِ الْمُعْتَرَةِ، وَالْكَذِبُ وَالْكِبْرُ، وَالْإِسْرَافُ وَالْتِّبَذِيرُ، وَالْخِيَانَةُ، وَالْإِسْتِخْفَافُ بِالْحَقِّ، وَالْمُحَارَبَةُ لِأَوْلِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْإِسْتِغَالُ بِالْمَلَاهِي، وَالْإِضْرَارُ عَلَى الذُّنُوبِ.

(عیون اخبار الرضا (ع) ج ۲ ص ۱۲۷)

۱۵... لِلْعَجَبِ دَرَجَاتٌ: مِنْهَا أَنْ يُرْتَنَ لِلْعَبْدِ سُوءُ عَمَلِهِ قَبْرًا حَسَنًا فَيُعْجِبُهُ وَيَحْسِبُ أَنَّهُ يُحْسِنُ ضَنْعًا. وَمِنْهَا أَنْ يُؤْمِنَ الْعَبْدُ بِرَبِّهِ فَيَمُنَّ عَلَى اللَّهِ وَلِلَّهِ الْمِنَّةُ عَلَيْهِ فِيهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۶)

۱۶... لَوْ لَمْ يُخَوِّفِ اللَّهُ النَّاسَ بِجَنَّةٍ وَنَارٍ لَكَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَلَا يَغْضُوهُ لِتَفْضُلِهِ عَلَيْهِمْ وَاحْسَانِهِ إِلَيْهِمْ، وَمَا بَدَأَهُمْ بِهِ مِنْ أَنْعَامِهِ الَّتِي مَا اسْتَحَقُّوه.

(بحار الانوار ج ۷۱ ص ۱۷۴)

۱۲۔ اسلام کے احکام میں سے یہ چیزیں بھی ہیں، ۱۔ گناہ کبیرہ سے اجتناب مثلاً جس نفس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اس کو قتل کرنا، ۲۔ زنا سے بچنا، ۳۔ چوری نہ کرنا، ۴۔ شراب نہ پینا، ۵۔ والدین کی نافرمانی نہ کرنا، ۶۔ جنگ (جہاد) سے بھاگنا (حرام ہے) ۷۔ مال یتیم کا ظلم سے کھانا (حرام ہے) ۸۔ مدار کھانا (حرام ہے) ۹۔ خون پینا (حرام ہے) ۱۰۔ سورا کا گوشت کھانا (حرام ہے) ۱۱۔ جو جانور نام خدا نے بغیر ذبح کئے جانے ان کا کھانا بغیر ضرورت حرام ہے ۱۲۔ دس ویران کے بعد سو کھانا حرام ہے، ۱۳۔ حرام (کھانا)، ۱۴۔ بولا، پانسہ، پیمانہ اور ترازو میں کم تولنا، باعفت عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا، بچوں سے برا فعل کرنا، جھوٹی گواہی دینا، رحمت خدا سے مایوس ہونا، مکر خدا سے بے خوف ہونا، رحمت الہی سے مایوسی، ظالمین کی مدد، انکی طرف میلان، جھوٹی قسم، کسی عذر کے بغیر دوسروں کے حقوق روک کر کھانا، جھوٹ، تکبر، امر اور نہی میں زیادہ روی، خیانت، حج کا استخفاف، ناخدا خدا سے جنگ کرنا، لہو و لعل میں مشغول رہنا، گناہوں پر اصرار کرنا یہ سب کے سب حرام ہیں اور اسلام کے منافی ہیں۔

(عیون اخبار الرضا (ع) ج ۲ ص ۱۲۷)

۱۵۔ عجب دہندگی کے کئی درجے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کے برے اعمال اتنے مزین ہوں کہ وہ انکو اچھا سمجھے اور اس عمل سے خوش ہو اور گمان کرے کہ اس نے بڑا اچھا عمل کیا ہے، اور ایک درجہ یہ ہے کہ ایمان کو اپنے خدا پر احسان جتانے حالانکہ اس سلسلہ میں اس پر خدا کا احسان ہے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۳۶)

۱۶۔ اگر خداوند عالم لوگوں کو جنت و نار سے نہ بھی ڈراتا تب بھی اس نے اپنے بندوں پر جو فضل و احسان فرمایا ہے۔ اور جو نعمتیں بغیر کسی استحقاق کے مرحمت فرمائی ہیں ان کا تقاضا یہی ہے کہ بندے اس کی اطاعت کریں اور اسکی نافرمانی نہ کریں۔

(بحار ج ۷۱ ص ۱۷۴)

۱۷- فَإِنْ قَالَ قَلَمَ أَمُرُوا بِالصَّوْمِ؟ قِيلَ: لَكِنِّي بَعَرْتُكَ مِنَ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ، فَيَسْتَدِلُّوْا عَلَى فَقْرٍ أَلَا خَيْرَ، وَلَيَكُونُ الصَّائِمُ حَاشِعاً، ذَلِيلًا مُسْتَكِينًا مَا جُورًا مُحْتَسِبًا عَارِفًا صَابِرًا لِمَا أَصَابَهُ مِنَ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ، فَيَسْتَوْجِبُ الثَّوَابَ. مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْإِنْكَسَارِ عَنِ الشَّهَوَاتِ، وَلَيَكُونُ ذَلِكَ وَاعِظًا لَهُمْ فِي الْعَاجِلِ وَرَاقِعًا لَهُمْ عَلَى آدَاءِ مَا كَلَّفَهُمْ وَذَلِيلًا فِي الْآجِلِ، وَلَيَعْرِفُوا شِدَّةَ مَبْلَغِ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ الْفَقْرِ وَالْمُسْكِنَةِ فِي الدُّنْيَا، فَيُؤَدُّوا إِلَيْهِمْ مَا أَفْتَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُمْ فِي أَمْوَالِهِمْ....

(بخاری الانوار ج ۹۶ ص ۳۷۰)

۱۸- إِنَّمَا جُعِلَتِ الْجَمَاعَةُ لِئَلَّا يَكُونَ إِلَّا خِلَاصُ وَالتَّوْحِيدُ وَلَا سَلَامٌ وَالْعِبَادَةُ لِلَّهِ إِلَّا ظَاهِرًا مَكْشُوفًا مَشْهُورًا. لِأَنَّ فِي إِظْهَارِهِ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ الشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ لِلَّهِ وَحْدَهُ. وَلَيَكُونُ الْمُنَافِقُ وَالْمُنْسَخِفُ مُؤَدِّيًا لِمَا أَقْرَبَهُ بِظَاهِرِ الْإِسْلَامِ وَالْمُرَاقَبَةِ. وَلَيَكُونُ شَهَادَاتُ النَّاسِ بِالْإِسْلَامِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ جَائِزَةً مُمَكِّنَةً، مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْمُسَاعَدَةِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى، وَالزَّجْرِ عَنِ كَثِيرٍ مِنْ مَعَاصِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۱۰۹) الحیاة ج ۱ ص ۲۳۳

۱۹- إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِثَلَاثَةِ مَقْرُونٍ بِهَا ثَلَاثَةُ أُخْرَى، أَمَرَ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَمَنْ صَلَّى وَلَمْ يُزَكِّ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ صَلَوَتُهُ، وَأَمَرَ بِالشُّكْرِ لِلَّهِ وَلِلْوَالِدَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَشْكُرْ وَالِدَيْهِ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ، وَأَمَرَ بِاتِّقَاءِ اللَّهِ وَصَلَةِ الرَّجِيمِ فَمَنْ لَمْ يَصِلْ رَجِمَهُ لَمْ يَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. (عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۲۵۸)

۱۷- اگر پوچھا جائے کہ روزہ کا کیوں حکم دیا گیا ہے؟ تو جواب دیا جائے گا کہ لوگ بھوک پیاس کی تکلیف کا احساس کر سکیں اور آخرت کی بھوک پیاس کو پہچان سکیں، اور تاکہ روزہ دار میں خشوع پیدا ہو (خدا کے سامنے) ذلیل و سکین ہو اور اجر کا مستحق ہو، بھوک و پیاس پر صبر کر کے معرفت کے ساتھ اپنی جزا و ثواب کا مستحق ہو، اسکے علاوہ شہوتوں پر کنٹرول کا بھی سبب ہے اور دنیا میں نصیحت عطا کرنے والا ہو، اور لوگوں کو اپنی تکلیف پر عمل کرنے کا عادی بنانے والا ہو اور امور آخرت کیلئے رہبری کرنے والا ہو، (اور یہ بھی وجہ ہے کہ) روزہ رکھنے والے فقیروں اور مسکینوں کی زحمت و پریشانی کا احساس کر سکیں تاکہ خداوند عالم نے ان کے اوپر جو مالی حقوق واجب کئے ہیں ان کو اپنے اموال سے نکال کر ان تک پہنچا سکیں....

» بخاری ج ۹۶، ص ۳۷۰

۱۸- نماز حجت کو اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ خلاص، توحید، اسلام، خدا کی عبادت ظاہر و آشکارا طور سے ہو سکے، کیونکہ اسلام و توحید کو علی الاعلان پیش کرنا مشرق و مغرب کے لوگوں پر خدا کی یکتائی کیلئے اتمام حجت کا سبب بنے، اور تاکہ منافق اور اسلام کا استخفاف کرنے والے ظاہری طور سے جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں اور اس کیلئے تسلیم کرتے ہیں ان کو نیچا دکھایا جاسکے اور لوگوں کا ایک دوسرے کیلئے مسلمان ہونے کی گواہی دنیا ممکن و جائز ہو سکے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ نیکی اور تقویٰ اور بہت سے گناہوں سے روکنے کا سبب و مددگار بنے۔

» عیون اخبار الرضا ج ۲، ص ۱۰۹ الحیاة ج ۱، ص ۲۳۳

۱۹- خداوند عالم نے (قرآن میں) تین چیزوں کو تین چیزوں سے ملا کر حکم دیا ہے۔ ۱- نماز کا حکم زکات کے ساتھ دیا ہے لہذا جس نے نماز پڑھی مگر زکوٰۃ نہ دی تو اس کی نماز مقبول نہیں ہے ۲- اپنے شکر کا حکم والدین کے شکر کے ساتھ قرار دیا۔ لہذا جس نے والدین کا شکر نہ ادا کیا اس نے خدا کا بھی شکر نہ ادا کیا، ۳- تقویٰ کا حکم صلہ رحم کے ساتھ دیا۔ اس لئے جس نے صلہ رحم نہ کیا اس نے تقویٰ الہی نہ اختیار کیا۔

عیون اخبار الرضا ج ۱، ص ۲۵۸

۲۰- لَا تَدْعُوا الْعَمَلَ الصَّالِحَ وَلَا خَيْبَهُادَ فِي الْعِبَادَةِ إِنَّكَ لَا عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ (ص).

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۳۴۷)

۲۱- يَا كُمْ وَالْجِرْصَ وَالْحَسَدَ فَإِنَّهُمَا أَهْلَكَ الْأُمَّةَ السَّالِفَةَ، وَيَا كُمْ وَالْبُخْلَ فَإِنَّهَا عَاهَةٌ لَا تَكُونُ فِي حِرِّ وَلَا مُؤْمِنٍ، إِنَّهَا خِلَافُ الْإِيمَانِ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۳۴۶)

۲۲- لَصُمْتُ بَابَ مِنْ أَبْوَابِ الْحِكْمَةِ، إِنَّ الصَّمْتَ يُكْسِبُ الْمَحَبَّةَ، إِنَّهُ دَلِيلٌ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۲۳- إِضْحَبْ... الصَّدِيقَ بِالتَّوَاضُّعِ، وَالْعَدُوَّ بِالتَّحَرُّزِ، وَالْعَاقَةَ بِالْبِشْرِ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۵)

۲۴- إِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ الْفِيلَ وَالْقَالَ وَاصَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۲۵- لَيْسَ لِبُخْلِ رَاحَةٍ، وَلَا لِحَسَدٍ لَذَّةٌ وَلَا لِمُلُوكٍ وَفَاءٌ، وَلَا لِكَذِّبٍ مُرَوَّةٌ.

(بخار الانوار ج ۷۸ ص ۳۴۵)

۲۰- آل محمد کی محبت پر اعتماد کر کے عمل صالح، اور عبادت میں سعی و کوشش کو نہ چھوڑو،

بخار ج ۷۸، ص ۳۳۷

۲۱- خبردار حرص و حسد سے بچو (کیونکہ) انہیں دونوں نے سابق امتوں کو ہلاک کیا ہے اور خبردار غفل نہ کرنا کیونکہ یہ ایسی بیماری ہے جو شریف اور مومن میں نہیں ہوتی یہ تو ایمان کے خلاف ہے۔

بخار ج ۷۸، ص ۳۳۶

۲۲- خاموشی حکمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، خاموشی جلیب محبت کرتی ہے اور یہ ہر خیر کی دلیل ہے۔

بخار ج ۷۸، ص ۳۳۵

۲۳- دوستوں سے انکساری کے ساتھ، دشمنوں سے ہوشیاری کے ساتھ، عام لوگوں سے کشادہ روی سے ملو،

(بخار ج ۷۸، ص ۳۳۵)

۲۴- خدا قیل و قال، ضیاع مال اور کثرت سوال کو دشمن رکھتا ہے۔

بخار ج ۷۸، ص ۳۳۵

۲۵- بخیل کو راحہ نہیں ہے، حاسد کو لذت نصیب نہیں ہے، بادشاہوں کو وفا نہیں ہے، جھوٹے کو مروت نہیں ہے۔

بخار ج ۷۸، ص ۳۴۵

۲۶۔ عِلَّةُ الصَّلَاةِ أَنَّهَا إِفْرَارٌ بِالرُّبُوبِيَّةِ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَخَلْعُ الْأُنْدَادِ، وَقِيَامُ بَيْنِ يَدَيِ الْجَبَّارِ جَلَّ جَلَالُهُ بِالذُّلِّ وَالْمُسْكِنَةِ وَالْخُضُوعِ وَالْإِغْرَافِ، وَالْقَلْبُ لِلْإِقَالَةِ مِنْ سَالِفِ الذُّنُوبِ، وَوَضْعُ الْوَجْهِ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ أَعْظَاماً لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَأَنْ يَكُونَ ذَاكِرًا غَيْرَ نَاسٍ وَلَا بَطِيرٍ، وَيَكُونَ خَاشِعًا مُتَذَلًّا رَاغِبًا طَالِبًا لِلزِّيَادَةِ فِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْإِنْجَارِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لِئَلَّا يَنْسِيَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَمُدَبِّرَهُ وَخَالِقَهُ فَيَنْظُرَ وَيَتَفَلَّحَ وَيَكُونَ فِي ذِكْرِهِ لِرَبِّهِ وَقِيَامِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ رَاجِعًا لَهُ مِنَ الْمَعَاصِي وَمَا نَمَّا مِنْ أَنْوَاعِ الْفُسَادِ.

(بحار الانوار ج ۸۲ ص ۲۶۱)

۲۷۔ ...وَالْبُخْلُ يُمَرِّقُ الْعِرْضَ، وَالْحُبُّ ذَاعِي الْمَكَارِهِ، وَأَجَلُ الْخَلَائِقِ وَآكِرُهَا اصْطِنَاعُ الْمَعْرُوفِ، وَإِغَاثَةُ الْمَلْهُوفِ، وَتَحْقِيقُ أَقْمَلِ الْأَمَلِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۷)

۲۸۔ لَا تُجَالِسْ شَارِبَ الْخَمْرِ وَلَا تُسَلِّمْ عَلَيْهِ.

(بحار الانوار ج ۶۶ ص ۴۹۱)

۲۹۔ حَرَّمَ اللَّهُ الْخَمْرَ لِمَا فِيهَا مِنَ الْفُسَادِ وَمِنْ تَغْيِيرِ عُقُولِ شَارِبِيهَا وَحَمْلِهَا إِيَّاهُمْ عَلَى انْكَارِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْفِرْتَةِ عَلَيْهِ وَعَلَى رُسُلِهِ وَسَائِرِ مَا يَكُونُ مِنْهُمْ مِنَ الْفُسَادِ وَالْقَتْلِ وَالْقَذْفِ وَالزَّوْنِ وَقَلَّةِ الْإِخْتِجَارِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْمَحَارِمِ فَبِذَلِكَ قَضَيْنَا عَلَى كُلِّ مُسَكِّرٍ مِنَ الْأَشْرَبِ أَنَّهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِأَنَّهُ يَأْتِي مِنْ عَاقِبَتِهَا مَا يَأْتِي مِنَ عَاقِبَةِ الْخَمْرِ...

(وسائل الشیعة ج ۱۷ ص ۲۶۲)

۲۶۔ نماز کا فلسفہ یہ ہے کہ نماز خدا کی ربوبیت کا اقرار، اور ہر قسم کے شریک کی نفی کرتا اور خدا کے سامنے ذلت و مسکنت، خضوع، اعتراف (گناہ) اور گندہ گناہوں کے توبہ و استغفار کیلئے کھڑے ہونے کا نام ہے، اور روزانہ خدا کی تعظیم کیلئے پانچ مرتبہ ہر ایک زمین پر کھٹنے کا نام ہے نماز یا خدا اور غفلت و کسری سے دوری، سبب خشوع و فروتنی اور دین و دنیا کی زیادتی کی طلب و رغبت پر آمادہ کرتی ہے، اس کے علاوہ انسان کو شب و روز و ذکر خدا کی مداومت پر ابھارتی ہے تاکہ بندہ اپنے آقا و مدبر و خالق کو فراموش نہ کر سکے کیونکہ ان چیزوں کی فراموشی انسان کے اندر طغیان و کسری پیدا کرتی ہے، اور ذکر الہی اور خدا کے حضور میں قیام گناہوں سے روکنے والا اور انواع فساد سے مانع ہوتا ہے۔

۱۱۔ بحار، ج ۸۲، ص ۲۶۱

۲۷۔ بخل انسان کی آبروریزی کرتا ہے، اور بد دنیا کی "محبت رنج و مکروہ کا سبب بنتی ہے سب سے اچھی اور شریف عادت نیکی کرنا، مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنا، امیدوار کی امید کو پورا کرنا،

۱۱۔ بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۷

۲۸۔ شرابخوار کے پاس نہ ٹھو بیٹھو نہ اس پر سلام کرو،

۱۱۔ بحار، ج ۶۶، ص ۴۹۱

۲۹۔ خداوند عالم نے شراب کو اسلئے حرام قرار دیا ہے کہ اس میں فساد ہے، اور شرابیوں کی مت ملای جاتی ہے، اور وہ شرابی کو خدا کے انکار پر آمادہ کرتی ہے، اور خدا و اسکے رسولوں پر اتہام لگانے پر آمادہ کرتی ہے۔ اور یہی شراب دوسرے گناہوں مثلاً فساد، قتل، شوہر و عورت پر زنا کا الزام لگانے، زنا، محرمات کو ناجائز سمجھنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اسی لئے ہم نے حکم دیدیا کہ ہر شے آ وچیز حرام و محرم ہے، اسلئے کہ ان چیزوں کا بھی انجام وہی ہوتا ہے جو شراب کا ہوتا ہے۔

۱۱۔ وسائل الشیعة، ج ۱۷، ص ۲۶۲

۳۰- سَبَّعُهُ أَشْيَاءَ بِغَيْرِ سَبْعَةٍ أَشْيَاءَ مِنَ الْإِسْتِهْزَاءِ: مَنْ اسْتَغْفَرَ يُلْسَانِيهِ وَلَمْ يَنْدَمْ بِقَلْبِهِ فَقَدْ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ التَّوْفِيقَ وَلَمْ يَجْتَهِدْ فَقَدْ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ اسْتَحْرَمَ وَلَمْ يَحْدَرْ فَقَدْ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَصْطِرْ عَلَى الشَّدَائِدِ فَقَدْ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنَ التَّارِ وَلَمْ يَتْرَكْ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا فَقَدْ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ ذَكَرَ اللَّهَ وَلَمْ يَسْبِقْ إِلَى لِقَائِهِ فَقَدْ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۶)

۳۱- صِلْ رَحِمَكَ وَلَوْ بِشَرْبَةِ مِنْ مَاءٍ، وَأَفْضَلُ مَا تُوصِلُ بِهِ الرَّحِمَ كَحَفِّ الْأَذَى غَنْهَا.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۸)

۳۲- تَصَدَّقْ بِالشَّيْءِ وَإِنْ قَلَّ، فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ يُرَادُّ بِهِ اللَّهُ، وَإِنْ قَلَّ بَعْدَ أَنْ تَصَدَّقَ النَّبِيُّ فِيهِ عَظِيمٌ...

(وسائل الشیعة ج ۱ ص ۸۷)

۳۳- مَنْ لَقِيَ فَقِيرًا مُسْلِمًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ خِلَافَ سَلَامِهِ عَلَى الْغَنِيِّ لَقِيَ اللَّهَ غَزْوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ.

(وسائل الشیعة ج ۸ ص ۴۴۲)

۳۴- تَرَاوَرُّوا تَحَابُّوا....

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۴۷)

۳۵- لَا تَأْتِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

(بحار الانوار ج ۶ ص ۲۱)

۳۶- مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ التَّنَظُّفُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۳۱. سات چیزیں، سات چیزوں کے بغیر (ایک قسم کا) مذاق ہیں، ۱۔ جو شخص زبان سے استغفار کرے مگر دل سے نادم نہ ہو تو اس نے اپنی ذات سے مذاق کیا، ۲۔ جو خدا سے توفیق کا سوال تو کرے مگر اس کے لئے کوشش نہ کرے تو اس نے اپنے آپ سے مذاق کیا ۳۔ جو دراندیشی کی طلب رکھے مگر اس کی رعایت نہ کرے تو اپنے ساتھ مسخرہ بن گیا، ۴۔ جو خدا سے جنت کا سوال کرے مگر شہوات پر صبر نہ کرے اس نے اپنے ساتھ مذاق کیا، ۵۔ جو خدا کی پناہ مانگے جنہم سے مگر خواہشات دنیا کو نہ چھوڑے اس نے اپنے ساتھ مسخرہ بازی کی، ۶۔ جو شخص خدا کو یاد کرے لیکن اس کی ملاقات کیلئے سبقت نہ کرے اس نے اپنے ساتھ مذاق کیا۔ "نوٹ: اس میں ساتویں بات چھوٹ گئی ہے مترجم ۴۸، بحار ج ۷۸، ص ۳۵۶"

۳۲. صلہ رحم کرو چاہے ایک کھونٹ پانی سے، اور سب سے افضل صلہ رحم (رشتہ داروں سے) اذیت دور کرنا ہے۔

"بحار ج ۷۸، ص ۳۳۸"

۳۳. صدقہ دو چاہے تھوڑی سی چیز سے، اس کے لئے خدا کی تھوڑی سی چیز بھی اگر صدقہ نیت سے ہو تو عظیم ہے۔

"وسائل الشیعة ج ۱، ص ۸۷"

۳۴. جو کسی مسلمان فقیر سے ملاقات پر اس کو اس کے برخلاف سلام کرے جس طرح مالدار پر سلام کرتا ہے تو قیامت کے دن خدا سے اس عالم میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس سے ناراض ہو گا۔

"وسائل الشیعة ج ۸، ص ۴۴۲"

۳۵. ایک دوسرے کی زیارت کرو تاکہ آپس میں محبت بڑھے۔

"بحار ج ۷۸، ص ۳۴۷"

۳۶. گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔

"بحار ج ۶، ص ۲۱"

۳۷. نظافت و پاکیزگی انبیاء کے اخلاق میں سے ہے۔

"بحار ج ۷۸، ص ۳۳۵"

۳۷- أَفْضَلُ الْمَالِ مَا وَفَى بِهِ الْعِرْضُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۲)

۳۸- عَلَيْكُمْ بِسِلَاحِ الْأَنْبِيَاءِ «فَقِيلَ: وَمَا سِلَاحُ الْأَنْبِيَاءِ؟» قَالَ: الدُّعَاءُ.

(اصول الکافی ج ۲ ص ۴۶۸)

۳۹- وَأَعْلَمُ بِرَحْمَتِ اللَّهِ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَهَى عَنْ جَمِيعِ الْقِمَارِ وَأَمَرَ الْعِبَادَ بِالْإِجْتِنَابِ مِنْهَا وَسَمَّاَهَا رِجْسًا فَقَالَ «رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ» مِثْلُ اللَّعِبِ بِالشَّطْرَنْجِ وَالتَّرْدِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْقِمَارِ وَالتَّرْدِ أَشْرٌ مِنَ الشَّطْرَنْجِ.

(مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۴۳۶)

۴۰- أَفْضَلُ الْعَقْلِ مَعْرِفَةُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۲)

۳۷- سب سے افضل مال وہ ہے جس سے آبرو بچائی جاسکے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۵۲)

۳۸- تم لوگوں کیلئے سلاح انبیاء بہت ضروری ہے پوچھا گیا: انبیاء کا سلاح (ہتھیارا) کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: دعا!

» اصول کافی ج ۲ ص ۴۶۸ «

۳۹- خاتم پر رحمت نازل کرے یہ جان لو کہ خدانے ہر قسم کے جوئے بازی سے ممانعت کی ہے، اور بندوں کو اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔ اور اسکو (قرآن میں) رِجْس کہا ہے اور فرمایا ہے: یہ سب ناپاک ”برے“ شیطانی کام ہیں ان سے بچو۔ جیسے نرد و شطرنج بازی اور ان کے علاوہ دیگر جوئے کے اقسام نرد و شطرنج سے بھی زیادہ برے ہیں۔

» مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۴۳۶ «

۴۰- افضل ترین عقل خود انسان کیلئے اپنے نفس کی معرفت ہے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۵۲)



معصوم یازدہم

امام نہم حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

اور آپ کی

چالیس حدیث

معصوم یازدہم امام نہم حضرت جواد علیہ السلام

نام: --- محمد (ع)
مشہور القاب: --- جواد، تقی، (ع)
کنیت: --- ابو جعفر
باپ: --- امام رضا
ماں: --- خیزران
تاریخ تولد: --- ۱۰ رجب --- جائے تولد: --- مدینہ منورہ
سن تولد: --- ۱۹۵ھ
تاریخ شہادت: --- آخر ذی قعدہ --- سن شہادت: --- ۲۲ھ ق
سبب شہادت: --- معصم عباسی کے حکم سے آپ کی بیوی ام الفضل (مامون کی لڑکی) نے زہر دیا
جائے شہادت: --- بغداد
عمر: --- ۲۵ سال
جائے دفن: --- کاظمین، بغداد کے قریب
دوران زندگی: --- اسکو درجہ حوصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، ۱۔ سات سال قبل امامت،
۲۔ ۱۴ سال مدت امامت، آپ کے دور میں مامون و معصم خلیفہ رہے۔ آپ سات
سال کی عمر میں امام ہوئے اور ۲۵ سال کی عمر میں شہید ہو گئے۔ بچپن میں امام ہوئے اور
سب سے زیادہ کم عمر میں شہید ہو گئے۔

امام محمد تقیؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے خدا اسکو خوش کر دیتا ہے، اور جو خدا پر توکل کرتا ہے خدا اس کے تمام امور کی کفایت کرتا ہے، خدا پر اطمینان ایک ایسا قلعہ ہے جس میں مومن امین کے علاوہ کوئی پناہ نہیں لیتا، خدا پر توکل ہر راہی سے نجات اور ہر قسم کے دشمن سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ دین عزت اور علم خزانہ اور خاموشی نور ہے، زہد کی اتہا بہر گناہ سے پرہیز ہے بدو کی طرح کوئی چیز دین کو بر باد کرنے والی نہیں ہے اور طمع سے زیادہ کوئی چیز انسان کو فاسد کرنے والا نہیں ہے، لوگوں کے امور کی اصلاح ان کے رہبر سے ہوتی ہے، اور دعاؤں سے بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔

اعیان الشیعہ، طبع جدید ج ۲، ص ۳۵

۲۔ جو کسی بدکار کو امید و ارشاد دے (یا اس کی آرزو پوری کر دے) اس کی سب سے معمولی و چھوٹی سزا محرومی ہے۔

احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۶

۳۔ خداوند عالم نے بعض انبیاء کی طرف وحی فرمائی: تمہارے دل کا دنیا سے اچٹ ہو جانا تم کو جلد راحت و آرام پہنچانے والا ہے اور تمہارا میری طرف متوجہ ہو جانا (اور دوسروں سے منہ موڑ لینا) تمہارے لئے باعث عزت ہے جو میری طرف سے تم کو حاصل ہوئی ہے (مگر یہ سب چیزیں تو خود تمہارے اپنے لئے تھیں) لیکن (سوال یہ ہے کہ) کیا میری خاطر تم نے میرے کسی دشمن سے دشمنی مول لی؟ اور میرے کسی دوست سے میری خاطر دوستی کی؟

تحف العقول، ص ۴۵۶

اربعون حدیثاً

عن الامام محمد التقي عليه السلام

۱۔ مَنْ وَثِقَ بِاللَّهِ أَرَاهُ الشَّرَّورَ، وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفَاهُ الْأُمُورَ، وَالنِّقَّةُ بِاللَّهِ حِصْنٌ لَا يَتَحَصَّنُ فِيهِ إِلَّا مُؤْمِنٌ أَمِينٌ، وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ نَجَاةٌ مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَحِزْزٌ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ، وَالذِّبُّ عِزٌّ، وَالْعِلْمُ كَنْزٌ، وَالصَّمْتُ نُورٌ، وَغَايَةُ الزُّهْدِ الْوَرَعُ، وَلَا هَذَا لِلْمَدِينِ مِثْلَ الْبِدْعِ، وَلَا أَفْسَدَ لِلرِّجَالِ مِنَ الْقَطْمَعِ، وَبِالزَّاعِي تَصْلَحُ الرَّعِيَّةُ، وَبِالدُّعَاءِ تُصْرَفُ النَّيِّبَةُ...

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۲ ص ۳۵)

۲۔ مَنْ أَقْلَ فَاِجْرًا كَانَ أَذْنَى عُقُوبَتِهِ الْجِزْمَانُ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۶)

۳۔ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى بَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ: أَمَا زُهِدَكَ فِي الدُّنْيَا فَتَعَجَلَكَ الرَّاحَةُ، وَأَمَا أَنْقِطَاعُكَ إِلَيَّ فَيُعَزِّزُكَ بِي، وَلَكِنْ هَلْ غَادَيْتَ لِي عَدُوًّا وَوَالَيْتَ لِي وَلِيًّا؟

(تحف العقول ص ۴۵۶)

۴۔ مَنْ شَهِدَ أَمْرًا فَكَرِهَهُ كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهُ، وَمَنْ غَابَ عَنْ أَمْرِ
فَرَضِيَّتِهِ كَانَ كَمَنْ شَهِدَهُ. (تحف العقول ص ۴۵۶)

۵۔ لَوْ سَكَتَ الْجَاهِلُ مَا اخْتَلَفَ النَّاسُ. (احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۲)

۶۔ كَفَى بِالْمَرْءِ خِيَانَةً أَنْ يَكُونَ أَمِينًا لِلْخَوْنَةِ. (اعیان الشیعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۶)

۷۔ مَنْ أَضْعَى إِلَى نَاطِقٍ فَقَدْ عَبَدَهُ، فَإِنْ كَانَ النَّاطِقُ عَنِ اللَّهِ فَقَدْ عَبَدَ
اللَّهَ، وَإِنْ كَانَ النَّاطِقُ يُنْطِقُ عَنْ لِسَانِ إِبْلِيسَ فَقَدْ عَبَدَ إِبْلِيسَ. (تحف العقول ص ۴۵۶)

۸۔ تَأْخِيرُ النَّوْتَةِ أَغْيَارٌ، وَظُلُومُ النَّسُوفِ خَيْرٌ. وَلَا غِيْلَالٌ عَلَى اللَّهِ
هَلَكَةٌ، وَلَا ضَرَارٌ عَلَى الذَّنْبِ أَمِنْ لِمَكْرِ اللَّهِ «وَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا
الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ». (تحف العقول ص ۴۵۶)

۹۔ مَا عَظُمَتْ نِعْمُ اللَّهِ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَظُمَتْ إِلَيْهِ خَوَائِجُ النَّاسِ، فَمَنْ لَمْ
يَحْتَمِلْ نِلْكَ الْمَوْئِنَةَ عَرَّضَ نِلْكَ النِّعْمَةَ لِلزَّوَالِ. (احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۲۸)

۱۰۔ أَرْبَعُ خِصَالٍ تُعِينُ الْمَرْءَ عَلَى الْعَمَلِ: الصِّحَّةُ وَالْغِنَى وَالْعِلْمُ وَالْتَوْفِيقُ. (احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۶)

۱۱۔ وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَنْ تَخْلُومِنْ عَنِ اللَّهِ، فَانْظُرْ كَيْفَ تَكُونُ. (تحف العقول ص ۴۵۵)

۴۔ جو شخص کسی کام میں موجود ہو مگر اس سے راضی نہ ہو وہ مثل غائب شخص کے ہے اور
جو کسی کام میں غائب ہو مگر اس پر خوش ہو اور راضی ہو تو وہ موجود شخص کی طرح ہے۔

تحف العقول ص ۴۵۶

۵۔ اگر جاہل دنیا گاہ شخص خاموش رہے تو لوگوں میں اختلاف نہ رہے۔

احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۲

۶۔ انسان کے خیانت کار ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ خائونوں کا امین ہو۔

اعیان الشیعة (طبع جدید) ج ۱۲ ص ۳۶

۷۔ جو بولنے والے کی بات کان دھ کر سنے اس نے (گویا) اس کی پرستش کی پس اگر بولنے
والا خدا کی بات کہہ رہا ہے تو اس نے خدا کی عبادت کی، اور اگر بولنے والا شیطان کی زبان بولی
رہا ہے تو اس نے شیطان کی پرستش کی۔

تحف العقول ص ۴۵۶

۸۔ توبہ میں تاخیر کرنا دھوکہ ہے، اور تاخیر توبہ کو بہت طولانی کر دینا حیرت و سرگردانی ہے
اور خدا سے مال منگول کرنا ہلاکت ہے اور گناہ کا بار بار کرنا مکر خدا سے ایمن ہونا ہے اور مکر خدا سے
صرف کھانا اٹھانے والے ہی بے خوف ہوتے ہیں (سورہ اعراف آیت ۹۹)

(تحف العقول ص ۴۵۶)

۹۔ جس پر خدا کی نعمتیں عظیم ہوتی ہیں لوگوں کی ضرورتیں بھی اس کی طرف زیادہ ہوتی ہیں۔ پس
جو شخص دنیا و ان نعمتوں کے بعد لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مشغول ہو کر خدا سے
کرے ان نعمتوں کے زوال کا انتظار کرے۔

احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۲۸

۱۰۔ چار باتیں انسان کو عمل پر ابھارتی ہیں۔ صحت، مالداری، علم، توفیق،

احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۶

۱۱۔ یہ سمجھ کر خدا کی نظروں سے تم باہر نہیں ہو رہے اسلئے یہ دیکھو کہ تم کس حال میں ہو۔

تحف العقول ص ۴۵۵

۱۲. الْعَامِلُ بِالظُّلْمِ وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ وَالرَّاضِي شُرَكَاءُ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۲)

۱۳. مَنْ أَسْتَعْنَى بِاللَّهِ افْتَقَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَمَنْ أَتَى اللَّهَ أَحَبَّهُ النَّاسُ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۲۹)

۱۴. ثَوَابُ النَّاسِ بَعْدَ ثَوَابِ اللَّهِ، وَرِضَا النَّاسِ بَعْدَ رِضَا اللَّهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۰)

۱۵. اَلْتَّيْقَةُ بِاللَّهِ تَعَالَى ثَمَنٌ لِكُلِّ غَالٍ، وَسَلَمٌ إِلَى كُلِّ غَالٍ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۱۶. كَيْفَ يُضَيِّعُ مِنَ اللَّهِ كَافِلُهُ؟ وَكَيْفَ يَنْجُو مِنَ اللَّهِ ظَالِمُهُ؟

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۶)

۱۷. اِنَّا لَا نَنَالُ مَحَبَّةَ اللَّهِ اِلَّا بِبُغْضِ كَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۳)

۱۸. وَالْحِلْمُ لِبَاسِ الْعَالِمِ فَلَا تَفَرِّقَنَّ مِنْهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۲)

۱۹. وَالْعُلَمَاءُ فِي أَنْفُسِهِمْ خَانَةٌ اِنْ كَتَمُوا النَّصِيحَةَ، اِنْ رَأَوْا ثَانِيَهَا ضَالًّا

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۱)

لَا يَهْدُونَهُ، اَوْ مَيَّنَا لَا يُخْبُونَهُ.

۱۲. ظالم، اسکے مددگار، اس پر راضی رہنے والے سب ہی (ظلم میں) شریک ہیں۔

(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۲)

۱۳. جو خدا کی مدد سے مالدار ہو گا لوگ اسکے محتاج ہوں گے، جو متقی ہوں گے لوگ ان سے محبت کریں گے۔

(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۲۹)

۱۴. لوگوں کی جزا خدا کی جزا کے بعد ہے اور لوگوں کی خوشنودی کا نمبر، خدا کی خوشنودی کے بعد آتا ہے (یعنی انسان پہلے خدا کی خوشنودی چاہے اسکے بعد لوگوں کی)

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۰)

۱۵. خدا پر اطمینان ہر متاع کراں قیمت کی قیمت ہے اور ہر بلند جگہ کی سیر بھی ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۴)

۱۶. جس کی کفالت خدا کرے وہ کیونکر ضائع ہو سکتا ہے؟ اور جس کی تلاش میں خدا ہو وہ

(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۶)

کیونکر (بھاک کر) نجات پاسکتا ہے؟

۱۷. بہت سے لوگوں سے دشمنی کے بغیر خدا کی محبت حاصل نہیں کی جاسکتی۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۳)

۱۸. حلم عالم کا لباس ہے لہذا اس لباس کو نہ اتارو۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۲)

۱۹۔ اگر علماء اپنی نصیحت کو چھپائیں (یعنی) سرگرداں اور گمراہ ان کو دیکھ کر اسکو

ہدایت نہ کریں یا (معنوی) مردہ کو دیکھ کر اسے زندہ نہ کریں تو انہوں نے اپنے ساتھ خیانت

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۱)

کی۔

۲۰.... فَإِنِّي أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، فَإِنَّ فِيهَا السَّلَامَةَ مِنَ التَّلَافِ، وَالْغَنِمَةَ فِي الْمُنْقَلَبِ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْقِي بِالتَّقْوَى عَنِ الْعَبْدِ مَا عَزَبَ عَنْهُ عَقْلُهُ، وَيُبْجِلِي بِالتَّقْوَى عَنْهُ عَمَاهُ وَجَهْلُهُ، وَبِالتَّقْوَى نَجَا نُوحٍ وَمَنْ مَعَهُ فِي السَّفِينَةِ، وَصَالِحٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الصَّاعِقَةِ، وَبِالتَّقْوَى فَازَ الصَّابِرُونَ...

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۵۸)

۲۱. إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الشَّرِيرِ، فَإِنَّهُ كَالسَّيْفِ يَحْسُنُ مَنَظَرَهُ وَيُفْجِئُ أَثَرَهُ.

(بخار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۲. قَدْ عَادَاكَ مَنْ سَتَرَعَنَكَ الرُّشْدَ اتِّبَاعًا لِمَا تَهْوَاهُ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۳. عِزُّ الْمُؤْمِنِ فِي غِنَاهُ عَنِ النَّاسِ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۶۵)

۲۴. مَنْ عَمِلَ عَلَى غَيْرِ عِلْمٍ، مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۵. مَنْ أَطَاعَ هَوَاهُ أَعْطَى عِدُوَّهُ مُنَاهُ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۶. الْمُؤْمِنُ يَخْتِاجُ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ: تَوْفِيقٍ مِنَ اللَّهِ، وَوَاعِظٍ مِنْ نَفْسِهِ، وَقَبُولٍ مِمَّنْ يَنْصَحُهُ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۵۸)

۲۰. میں تم کو تقوائے الہی کی وصیت کرتا ہوں اسلئے کہ اس میں ہلاکت سے بچت ہے اور وہ آخرت کیلئے غنیمت ہے، بندگی عقل نے اسکو جس چیز سے دور کر دیا ہے تقویٰ کی وجہ سے خدا اس کو اس (کے شر) سے محفوظ رکھتا ہے تقویٰ کے ذریعہ اس کی جہالت و اندھے پن کو دور کر دیتا ہے۔ نوح اور ان کی کشتی کے ساتھی تقویٰ ہی کی وجہ سے (طوفان سے) نجات پائے، جناب صالح اور ان کے ساتھی تقویٰ ہی کی وجہ سے صاعقہ سے محفوظ رہے، اور تقویٰ ہی کے سبب صابرین کامیاب ہوئے...

بخار ج ۷۸، ص ۳۵۸

۲۱. خبردار شریکی صحبت میں نہ رہا کیونکہ وہ دیکھنے میں اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا اثر بہت برا ہوتا ہے۔

بخار ج ۷۸، ص ۳۶۴

۲۲. جس شخص نے تمہاری خواہشوں کی پیروی کرتے ہوئے راہ رشد و صلاح کو تم سے پھیر دیا رکھا اس نے تمہارے ساتھ دشمنی کی۔

بخار ج ۷۸، ص ۳۶۴

۲۳. مومن کی عزت اسی میں ہے کہ لوگوں سے بے نیاز رہے۔

بخار ج ۷۸، ص ۳۶۵

۲۴. جو نابینا علم کے عمل کرے گا وہ اصلاح کرنے سے زیادہ تباہی مچائے گا۔

بخار ج ۷۸، ص ۳۶۴

۲۵. جو خواہشات نفس کی پیروی کرے گا وہ دشمن کی خواہشات پوری کرے گا۔

بخار ج ۷۸، ص ۳۶۴

۲۶. مومن تین باتوں کا محتاج ہے، خدا کی توفیق، اپنے اندر سے ایک واعظ، نصیحت کرنے والے کی بات کو ماننا۔

بخار ج ۷۸، ص ۳۵۸

۲۷۔ الْعِفَافُ زِينَةُ الْفَقِيرِ، وَالشُّكْرُ زِينَةُ الْغَنِيِّ، وَالصَّبْرُ زِينَةُ الْبَلَاءِ
وَالْتَوَاضُعُ زِينَةُ الْحَسَبِ، وَالْقَصَاحَةُ زِينَةُ الْكَلَامِ وَالْحِفْظُ زِينَةُ الرِّوَايَةِ،
وَحَفْظُ الْجَنَاحِ زِينَةُ الْعِلْمِ. وَحُسْنُ الْأَدَبِ زِينَةُ الْعَقْلِ، وَنَسْطُ الْوَجْهِ زِينَةُ
الْكَرَمِ، وَتَرَكُّ الْمَنِيِّ زِينَةُ الْمَعْرُوفِ، وَالْحُشُوعُ زِينَةُ الصَّلَاةِ، وَالتَّقَلُّلُ زِينَةُ
الْفَنَاعَةِ، وَتَرَكُّ مَا لَا يَغْنِي زِينَةُ الْوَرَعِ.
(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۴)

۲۸۔ اِنَّكَ تُصِيبُ اَوْ تَكْذِبُ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۹۔ اِنْ اِخْوَانَ الْيَقِيَةِ ذَخَائِرُ، بَعْضُهُمْ لِيَبْغِيَ.

(بحار الانوار ج ۷۸، ص ۳۶۲)

۳۰۔ لَا يَنْقُطِعُ الْمَزِيدُ مِنَ اللَّهِ حَتَّى يَنْقُطِعَ الشُّكْرُ مِنَ الْعِبَادِ.

(تحف قول ص ۴۵۷)

۳۱۔ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ إِلَى اضْطِنَاعِهِ أَخْوَجُ مِنْ أَهْلِ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ، لِأَنَّ لَهُمْ
أَجْرَهُمْ وَفَخْرَهُ وَذِكْرَهُ، فَمَا اضْطَنَّعَ الرَّجُلُ مِنْ مَعْرُوفٍ فَإِنَّمَا يَبْدَأُ فِيهِ
بِنَفْسِهِ.
(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۷)

۳۲۔ ثَلَاثٌ يَتَلَفَنَ بِالْعَبْدِ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى: كَثْرَةُ الْإِسْتِغْفَارِ، وَلِينُ
الْجَانِبِ، وَكَثْرَةُ الصَّدَقَةِ. وَثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ لَمْ يَنْدَمْ: تَرَكُّ الْعَجَلَةِ،
وَالْمَشُورَةُ، وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ عِنْدَ الْعَزْمِ.
(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۸)

۲۴۔ فقیری کی زینت عفت ہے، مالدار کی زینت شکر گزینا ہے، بلا کی زینت صبر ہے،
با شخصیت انسان کی زینت تواضع ہے، کلام کی زینت فصاحت ہے، روایت کی زینت
حفظ ہے، علم کی زینت فروتنی ہے، عقل کی زینت حسن ادب ہے، کرم کی زینت خوشنودی
ہے، نیکی کی زینت ترک احسان ہے، نماز کی زینت حضور ہے، فطانت کی زینت کم خرچی ہے
ورع کی زینت لامبانی باتوں کا ترک کر دینا ہے،
(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۴)

۲۸۔ ثابِتِ قَدَمِ رَهْتَا کہ مقصد تک یا اس کے قریب تک پہنچ جاؤ۔

(بحار ج ۷۸، ص ۳۶۴)

۲۹۔ مَخْلُصٌ وَقَالَ اطمینان دوست ایک دوسرے کیلئے ذخیرہ ہیں۔

(بحار ج ۷۸، ص ۳۶۲)

۳۰۔ جب تک بندوں کی طرف سے شکر و سپاس ختم نہیں ہوتا خدا کی طرف سے انزالِ نعمت
میں کمی نہیں ہوتی۔

(تحف العقول، ص ۴۵۷)

۳۱۔ نیک لوگ نیکی کرنے میں حاجت مندوں کے زیادہ محتاج ہیں اس لئے کہ وہ لوگ اجر و
فخر و ذکر کے زیادہ محتاج ہیں، پس جو شخص نیک کام کرتا ہے اس کا سب سے پہلے فائدہ اسی
کو پہنچتا ہے۔
(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۷)

۳۲۔ تین چیزیں بندہ کو خدا کی خوشنودی تک پہنچاتی ہیں۔ ۱۔ کثرتِ استغفار، ۲۔ نرم خوئی
۳۔ کثرتِ صدقہ۔ اور تین ہی چیزیں ایسی ہیں کہ جس کے اندر ہوں گی وہ کبھی پشیمان نہیں ہوگا
۱۔ جلدی کرنا، ۲۔ مشورہ کرنا، ۳۔ عزم کے وقت خدا پر بھروسہ کرنا۔
(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۸)

۳۳. مَنْ هَجَرَ الْمُدَارَاةَ فَارَبَهُ الْمَكْرُوهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۳۴. مَنْ لَمْ يَعْرِفِ الْمَوَارِدَ أَعْيَنَهُ الْمَصَادِرُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۳۵. انْفَادَ إِلَى الظَّمَائِنَةِ قَبْلَ الْخَبَرَةِ فَقَدْ عَرَّضَ نَفْسَهُ لِلْهَلَكَةِ وَالْعَاقِبَةِ الْمُنْعِبَةِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۳۶. رَاكِبُ الشَّهَوَاتِ لَا تَقَالُ عَثْرَتُهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۳۷. نِعْمَةٌ لَا تُشْكُرُ كَسِبَتْهُ لَا تُفْقَرُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۵)

۳۸. وَالْعَاقِبَةُ أَحْسَنُ عَطَاءٍ

(أعيان الشيعة الطبع الجديد ج ۲ ص ۳۶)

۳۹. لَا تُعَالِجُوا الْأَمْرَ قَبْلَ بُلُوغِهِ فَتَنْدُمُوا، وَلَا يَطْلُبَنَّ عَلَيْكُمْ الْأَمَدُ فَتَقْسُوا قُلُوبُكُمْ، وَارْحَمُوا ضَعْفَاءَكُمْ، وَاطْلُبُوا مِنَ اللَّهِ الرَّحْمَةَ بِالرَّحْمَةِ فِيهِمْ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۱)

۴۰. وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْحَلِيمُ الْعَلِيمُ إِنَّمَا غَضَبُهُ عَلَى مَنْ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ رِضَاهُ، وَإِنَّمَا يَنْتَفِعُ مَنْ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ عَطَاؤه وَإِنَّمَا يُضِلُّ مَنْ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ هُدَاهُ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۹)

۳۳. جو لوگوں کے ساتھ خوش رفتاری چھوڑ دے گا۔ رنج و ناگواری اس کے قریب آئے گی۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۳۴. جو کسی کام میں داخل ہونے کے راستوں کو نہ پہچانے گا، نکلنے کے راستوں میں عاجز ہو جائے گا۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۳۵. جو شخص امتحان سے پہلے کسی کے تابع ہو جائے گا وہ اپنے کو ہلاکت اور تھکادینے والے انجام میں مبتلا کر دے گا۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۳۶. شہوتوں (کے گھوڑے) پر سوار شخص کی ٹھوکریں قابل علاج نہیں ہوا کرتیں۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۳۷. جس نعمت کا شکریہ ادا نہ کیا جائے وہ اس گناہ کے مثل ہے جو بخشا نہ جائے۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۶۵

۳۸. عاقبت بہترین عطیہ خداوندی ہے۔

اعیان الشیوخ طبع جدید ج ۲ ص ۳۶

۳۹. کسی چیز کے اصلاح کا وقت پہنچنے سے پہلے اصلاح نہ کرو ورنہ نادام و پشیمان ہو گے۔ اور (عمر کی) مدت دراز نہ ہو ورنہ تمہارا دل سخت ہو جائے گا۔ اپنے کمزوروں پر رحم کرو۔ اور کمزور پر رحم کر کے خدا سے اپنے لئے رحمت کا سوال کرو۔

احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۱

۴۰. یاد رکھو خدا حلیم و علیم ہے۔ اس کا غضب صرف ان پر ہے جو اس سے اس کی رضا مندی نہ طلب کریں۔ اور جو عظیم خدا کو قبول نہیں کرتا اسی کو عظیم الہی نہیں پہنچتا۔ اور جو خدا کی ہدایت نہیں قبول کرتا ہے اسی کو گمراہی نصیب ہوتی ہے۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۵۹

معصوم دوازدهم



امام دہم حضرت امام علی الحادی علیہ السلام

کی چالیس حدیثیں

معصوم دوازدهم امام دہم حضرت امام علی نقی علیہ السلام

نام: ----- علی (ع)
 مشہور القاب: ----- ہادی، نقی،
 کنیت: ----- ابوالحسن، سوم
 باپ: ----- حضرت محمد تقی،
 ماں: ----- جناب سمانہ دوس،
 جائے ولادت: ----- مدینہ منورہ "----- تاریخ ولادت: ----- ۱۵ ذی الحجہ،
 سن ولادت: ----- ۲۱۲ ہجری،
 تاریخ شہادت: ----- سوم رجب "----- محل شہادت: ----- شیرسراہ "-----
 سبب شہادت: ----- مقتدر نے معتمد کے واسطے سے زہر دلویا "-----
 سن شہادت: ----- ۲۵۴ ہجری "----- عمر شریف: ----- ۴۲ سال "-----
 قبر: ----- سامراء "عراق"
 دوران زندگی: اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ۱۔ قبل از امامت آٹھ سال
 (۲۱۲ سے لیکر ۲۲۰ تک) ۲۔ دوران امامت در زمان خلفائے قبل از متوکل ۱۲ سال
 (۲۲۰ سے لیکر ۲۳۳ ہجری تک) ۳۔ دوران امامت ۱۲ سال متوکل کے زمانہ میں اور اس
 کے بعد والے خلفائے کے زمانے۔

امام ہادی کی چالیس حدیث

- ۱۔ جو شخص اپنی قدر و منزلت نہ جانتا ہو اس کے شر سے بچو،
(تحف العقول ص ۴۸۳)
- ۲۔ دنیا ایک بازار ہے جس میں کچھ لوگوں کو فائدہ اور کچھ لوگوں کو نقصان ہوتا ہے۔
(تحف العقول ص ۴۸۳)
- ۳۔ جو اپنی ذات سے راضی ہوگا اس سے بہت سے لوگ ناراض ہوں گے۔
» بحار، ج ۱، ص ۳۶۹ « » انوار البہیۃ ص ۱۴۳ «
- ۴۔ فقر کشی نفس کا سبب اور شدید ناامید کی ہے۔
» بحار، ج ۱، ص ۳۶۸ «
- ۵۔ نیکی سے بہتر نیکی کرنے والا ہے، اور جہیل سے جہیل تر جہیل کا بیان کرنے والا ہے
علم سے بزرگ علم کا حامل ہے، برائی سے بدتر برائی کرنے والا ہے، وحشت سے زیادہ
وحشتناک وحشت پر سوار ہونے والا ہے۔
» اعیان الشیعہ، ج ۲، طبع جدید، ص ۳۹ «

اربعون حدیثاً

عن الامام علي النقي عليه السلام

- ۱- مَنْ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فَلَا تَأْمَنُ شَرَّهُ.
- (تحف العقول ص ۴۸۳)
- ۲- الدُّنْيَا سُوقٌ، رِبْحٌ فِيهَا قَوْمٌ وَخَسِرَ آخَرُونَ.
- (تحف العقول ص ۴۸۳)
- ۳- مَنْ رَضِيَ عَنْ نَفْسِهِ كَثُرَ السَّخِطُونَ عَلَيْهِ.
- (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۹) (الانوار البہیۃ ص ۱۴۳)
- ۴- الْفَقْرُ شَرُّ النَّفْسِ وَشَدُّهُ الْقُحُوطُ.
- (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۸)
- ۵- خَيْرٌ مِنَ الْخَيْرِ فَاعِلُهُ، وَاجْمَلُ مِنَ الْجَمِيلِ فَائِلُهُ وَارْتَجَحُ مِنَ الْعِلْمِ حَامِلُهُ، وَشَرٌّ مِنَ الشَّرِّ جَالِبُهُ وَآهَوُّ مِنَ الْهَوْلِ رَاكِبُهُ.
- (اعیان الشیعہ ج ۲ (الطبع الجدید) ص ۳۹)

۶۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يُوصَفُ إِلَّا بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسُهُ؛ وَأَتَى يُوصَفُ الَّذِي تَغِيْرُ الْخَوَاسِ أَنْ تُدْرِكَهُ، وَأَلَا وَهَامُ أَنْ تَنَالَهُ، وَالْخَطَرَاتُ أَنْ تُحْدَهُ، وَأَلَا بُصَارُ عَنِ الْإِلَاحَاظَةِ بِهِ.

(تحف العقول ص ۴۸۲)

۷۔ فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مُجْبَرٌ عَلَى الْمُعَاصِي فَقَدْ أَحَالَ بِذَنْبِهِ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ ظَلَمَهُ فِي عُقُوبَتِهِ.

(تحف العقول ص ۴۶۱)

۸۔ إِنَّ لِلَّهِ بِطَاعاً يُحِبُّ أَنْ يُدْعَا فِيهَا فَيَسْتَجِيبَ لِمَنْ دَعَاهُ وَالْحَيْرُ مِنْهَا.

(تحف العقول ص ۴۸۲)

۹۔ إِذَا كَانَ زَمَانُ الْعَدْلِ فِيهِ أَغْلَبَ مِنَ الْجَوْرِ، فَحَرَامٌ أَنْ يُظَنَّ أَحَدٌ بِأَحَدٍ سُوءَ حَتَّى يَعْلَمَ ذَلِكَ مِنْهُ، وَإِذَا كَانَ زَمَانُ الْجَوْرِ أَغْلَبَ فِيهِ مِنَ الْعَدْلِ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُظَنَّ بِأَحَدٍ خَيْرًا مَا لَمْ يَعْلَمَ ذَلِكَ مِنْهُ.

(اعيان الشيعة ج ۲ (طبع جدید) ص ۳۹)

۱۰۔ ... فَمَنْ مَاتَ عَلَى ظَلَمٍ الْحَقِّ وَلَمْ يُدْرِكْ كَمَا لَهُ فَهُوَ عَلَى خَيْرٍ؛ وَذَلِكَ قَوْلُهُ: «وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِراً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ... الْآيَةُ.

(تحف العقول ص ۴۷۲)

۱۱۔ مَنْ أَتَى اللَّهَ بِتَقَى وَمَنْ أَطَاعَ اللَّهَ بَطَغَ.

(تحف العقول ص ۴۸۲)

۴۔ خدا کی توصیف انہیں اوصاف سے کی جاسکتی ہے جن سے اس نے خود اپنی توصیف کی ہے اور اس خدا کی توصیف کیسے کی جاسکتی ہے جسے ادراک سے جو اس عاجز ہیں اور اوہام کی وہاں تک رسائی نہیں ہے، تصورات جس کی حد بندی نہیں کر سکتے، آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں۔

» تحف العقول، ص ۳۸۲ «

۵۔ جس کا گمان یہ ہے کہ وہ گناہ کرنے پر مجبور ہے (جبر کا عقیدہ رکھتا ہے) اس نے اپنے گناہوں کو خدا (کی گردن) پر ڈال دیا اور اس کو بندوں کے ترازو دینے کے سلسلہ میں ظالم قرار دیا۔

» تحف العقول، ص ۳۸۱ «

۸۔ خدا کی زمین پر ایسے بھی مگرے ہیں جہاں خدا دوست رکھتا ہے کہ ان مقامات پر دعا کی جائے تو خدا اس کو قبول کرے اور حائر (امام حسین) انہیں مقامات میں سے ہے۔

» تحف العقول، ص ۳۸۲ «

۹۔ جب کبھی ایسا زمانہ آئے جس میں عدل و انصاف کو ظلم و جور پر غلبہ ہو تو کسی کو کسی کے بارے میں بدگمانی کرنا حرام ہے جب تک اس کی برائی کا علم نہ حاصل ہو جائے۔ اور جب کبھی ایسا زمانہ آجائے کہ جس میں ظلم و جور کو عدل و انصاف پر غلبہ ہو جائے تو کسی کو کسی کے بارے میں حقانیت نہیں رکھنا چاہیے جب تک اس کے بارے میں نیکی کا علم نہ ہو جائے۔

» اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹ «

۱۰۔ جو شخص تحصیل سعادت و خیر کے راستہ میں قدم اٹھائے اور کمال تک پہنچنے سے پہلے مرجائے تو اس کی موت خیر پر ہوئی ہے جیسا کہ قرآن نے کہا ہے: وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِراً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ... الخ، جو شخص اپنے گھر سے خدا و رسول کی طرف ہجرت کے لئے قدم نکالے اور مرجائے تو اس کی ہجرت خیر پر ہے۔

تحف العقول، ص ۴۷۲

۱۱۔ جو خدا سے ڈرے گا لوگ اس سے ڈریں گے اور جو خدا کی اطاعت کرے گا لوگ اس کی فرمانبرداری کریں گے۔

» تحف العقول، ص ۳۸۲ «

۱۲- أَذْكَرُ حَسْرَاتِ التَّفْرِيطِ بِأَخَذِ تَقْدِيمِ الْحَزْمِ.

(بحار الانوار/ ۷۸/ ۳۷۰)

۱۳- أَلْحَسَدُ مَا حَيَّ الْحَسَنَاتِ لِجَانِبِ الْمَقْتِ.

(اعیان الشیعہ، الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۹

۱۴- أَلْعُفُوقُ يُعَقِّبُ الْفِلَّةَ وَيُوَدِّي إِلَى الذَّلَّةِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۹)

۱۵- أَلْعِتَابُ مِفْتَاحُ الثَّقَالِ، وَالْعِتَابُ خَيْرٌ مِنَ الْحَقْدِ.

(اعیان الشیعہ، الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۹

۱۶- مَنْ أَطَاعَ الْخَالِقَ لَمْ يُبَالِ سَخَطُ الْمَخْلُوقِينَ وَمَنْ أَشْخَطَ الْخَالِقَ فَلْيَبْتَغِ أَنْ يَحِلَّ بِهِ سَخَطُ الْمَخْلُوقِينَ.

(تحف العقول ص ۴۸۲)

۱۷- فَإِنَّ الْعَالِمَ وَالْمُتَعَلِّمَ شَرِيكَانِ فِي الرُّشْدِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۷)

۱۸- أَلَسَّهَرُ أَلَذُّ لِلْمَنَامِ، وَالْجُوعُ بَرْدٌ فِي طَيْبِ الْقَطَامِ.

(اعیان الشیعہ ج ۲ ص ۳۹)

۱۳- دوراندیشی کے ذریعہ پہلے تفریط کے نقصانات کو یاد کر کے ان کا تذکرہ کرو۔

(بحار، ج ۸، ص ۳۷۰)

۱۴- حسد نیکیوں کو مٹانے والا اور خدا (و مخلوق) کی ناراضگی پیدا کرنے والا ہے۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹)

۱۵- والدین کی نافرمانی قلت روزی اور ذلت و سہولتی کا سبب ہوتا ہے۔

(بحار، ج ۸، ص ۳۶۹)

۱۶- سرزنش (دوستی کرنا) شدید دشواریوں کا سبب ہے مگر کینہ سے بہر حال بہتر ہے۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹)

۱۷- جو خدا کی اطاعت کرے اس کو مخلوق کی ناراضگی سے نہیں ڈرنا چاہیے۔ لیکن جو خدا کو ناراض کر دے اس کو یقین رکھنا چاہیے کہ مخلوق اس سے ضرور ناراض ہوگی۔

(تحف العقول، ص ۴۸۲)

۱۸- طالب علم اور معلم دونوں رشد میں شریک ہیں۔

(بحار، ج ۸، ص ۳۶۷)

۱۹- شب بیداری غینہ کو لذیذ بنا دیتی ہے اور بھوک غذا کو خوش مزہ بنا دیتی ہے۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹)

۱۹- اَذْكُرْ مَضْرَعَكَ بَيْنَ يَدَيِ أَهْلِكَ وَلَا طَيْبَ يَمْتَنِعُ وَلَا حَبِيبَ يَنْفَعُكَ

(اعیان الشیعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۲۰... فَمَنْ فَعَلَ فِعْلاً وَكَانَ بَيْنَ لَمْ يَغْفِرْ قَلْبُهُ عَلَى ذَلِكَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ عَمَلًا إِلَّا بِصَدَقِ النَّيَّةِ...

(تحف العقول ص ۴۷۳)

۲۱- مَنْ أَمِنَ مَكْرَ اللَّهِ وَأَلِيمَ أَخْذِهِ تَكَبَّرَ حَتَّى يَحِلَّ بِهِ قَضَاؤُهُ وَنَافِذُ أَمْرِهِ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۲۲- أَبْقُوا التَّيَمَّ بِخُسْنِ مُجَابَرَتِهَا وَالتَّمِسُوا الزِّيَادَةَ فِيهَا بِالشُّكْرِ عَلَيْهَا.

(اعیان الشیعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۲۳- مَنْ كَانَ عَلَى نَيْتِهِ مِنْ رَبِّهِ هَانَتْ عَلَيْهِ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَلَوْ فَرِضَ وَنُشِرَ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۲۴- إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الدُّنْيَا دَارَ بَلْوَى، وَالْآخِرَةَ دَارَ غَفْبَى وَجَعَلَ بَلْوَى الدُّنْيَا لِنَوَابِ الْآخِرَةِ سَبَبًا، وَنَوَابِ الْآخِرَةِ مِنْ بَلْوَى الدُّنْيَا عَوَضًا.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۲۵- إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا إِذَا عُوذَ قَبِلَ.

(تحف العقول ص ۴۸۱)

۲۶- إِنَّ الْمُحِقَّ السَّفِيَّ يَكْأُ أَنْ يُظْفِي نُورَ حَقِّهِ بِسَفْهِهِ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۱۹- اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے اہل و عیال کے سامنے پڑے ہو گے اس وقت نہ کوئی طیب تم کو موت سے بچا سکتا ہے اور نہ کوئی دوست تمہارے کام آسکتا ہے۔

(اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹)

۲۰- اگر کوئی ایسا کام کرے جس کا صمیم دل سے موافق نہ ہو تو خدا اس سے اس عمل کو قبول نہ کرے گا۔ بس وہ تو صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جس میں صدق نیت ہو۔

(تحف العقول، ص ۱۲۳)

۲۱- جو شخص مکر خدا سے مطمئن ہو اور اس کی دردناک گرفت سے بے خوف ہو تو وہ متکبر ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قضا اور اس کا حکم نافذ (اسکے گریبان کو) پکڑے۔

(تحف العقول، ص ۴۸۳)

۲۲- نعمتوں کو اچھی ہمسائیگی (یعنی صحیح مصرف میں صرف کر) کے ساتھ باقی رکھو اور شکر ادا کر کے اس میں زیادتی چاہو۔

(اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹)

۲۳- جو شخص خدا کی طرف سے واضح دلیل رکھتا ہو وہ دنیا کے ہر مصائب کو آسان سمجھتا ہے چاہے اس کے گمراہ کر دیے جائیں۔

(تحف العقول، ص ۴۸۳)

۲۴- خدا نے دنیا کو مصیبتوں کا گھر بنایا ہے۔ اور آخرت کو جزا کا گھر، قرار دیا ہے اور دنیا کی مصیبتوں کو آخرت کے ثواب کا ذریعہ قرار دیا ہے اور آخرت کے ثواب کو دنیا کی مصیبتوں کا عوض قرار دیا ہے۔

(تحف العقول، ص ۴۸۳)

۲۵- خدا جب کسی بندے کیلئے خیر چاہتا ہے تو جب نا صحوں کی طرف سے اس کو توجیح کی جاتی ہے تو قبول کر لیتا ہے۔

(تحف العقول، ص ۴۸۱)

۲۶- حق بجانب ہو قوف اپنی ہوتوفی کی وجہ سے نور حق کو قریب اگر بھٹاؤ۔

(تحف العقول، ص ۴۸۳)

۲۷۔ شعرا نشدہ الامام علیہ السلام، مخاطب بہ المتوکل العباسی:

بَاثُوا عَلٰی قَلْبِ الْاَخْبَالِ تَغْرِثُهُمْ
عُلْبُ الرِّجَالِ قَلَمٌ تَنْفَعُهُمُ الْقُلُ
وَأَسْتَنْزِلُوا بَعْدَ عِزِّهِمْ
وَأَسْكِنُوا حَقْرًا بِأَيْتِنَ مَا نَزَلُوا
نَادَاهُمْ صَارِحٌ مِنْ بَعْدِ دَفْنِهِمْ
أَيُّنَ الْأَسَاوِرِ وَالسَّيْجَانِ وَالْحُلَلِ
أَيُّنَ الْوُجُوهِ الَّتِي كَانَتْ مُتَقَيَّةً
مِنْ دُونِهَا تُضْرَبُ الْأَشْجَارُ وَالْكَلَلُ
فَأَفْصَحَ الْقَبْرِ عَنْهُمْ حِينَ سَاءَ لَهُمْ
بَيْنَكَ الْوُجُوهُ عَلَيْهَا الدُّوْءُ بِفَتْنِهِ
قَدْ طَالَمَا أَكَلُوا دَهْرًا وَقَدْ شَرُّوا
فَأَضْحَكُوا الْيَوْمَ بَعْدَ الْأَكْلِ قَدْ أَكَلُوا
وَطَالَمَا عَمَرُوا دُورًا لِقَسَمِكِنَّهُمْ
فَفَارَقُوا الدُّوْرَ وَالْأَهْلِيْنَ وَأَنْتَ قَلُوا
وَطَالَمَا كُنُّوْا الْأَمْوَالَ وَأَذْخَرُوا
فَفَرَّقُوْهَا عَلٰی الْأَغْدَاءِ وَأَرْتَحَلُوا
(اعیان الشیعة (الطبع جدید) ج ۲ ص ۳۸)

۲۸۔ الْغِنَى: قِلَّةُ تَمَنِّيكَ وَالرِّضَا بِمَا يَكْفِيكَ.

(اعیان الشیعة (الطبع جدید) ج ۲ ص ۳۹)

۲۹۔ الْغَضَبُ عَلَى مَنْ تَمَلَّكَ لَوْمٌ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۰)

۲۷۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر برقی مونی گرجوں والے (بہادر لوگ) جبکہ وہ ان چوٹیوں پر شب بسر کرتے تھے، ان کی حفاظت کرتے رہے۔ لیکن وہ چوٹیاں ان کو فائدہ نہ پہنچا سکیں۔

(۱۱) عزت کے بعد ان کو ان کی پناہ گاہوں سے تارک کر رکھ دیا گیا اور وہ کتنی بری جگہ سے۔

(۱۲) ان کے مرنے کے بعد مرادی نے مذہبی دی: انکے ظالمی دست بند، انکے تاج، ان کے زیور یہ سب کہاں گئے۔

(۱۳) وہ صرف چہرے جیسے سانس پر دے اور پھر دنیا لٹکانی جاتی تھیں وہ کیا ہوئے۔
(۱۴) جب ان سے سوال کیا گیا تو قبر نے ان کی طرف سے جواب دیا اب تو ان کے چہروں پر کیرے چل رہے ہیں۔

(۱۵) زمانہ تک انہوں نے کھایا پیا مگر آج کھانے کے بعد ان کو کھایا گیا۔
(۱۶) انہوں نے اپنے رہنے کے لئے بہت سے گھر بنائے لیکن ان گھروں سے اور اپنے اہل و عیال سے منتقل ہو گئے۔

(۱۷) مالوں کا خزانہ اور ذخیرہ کیا تھا لیکن اسکو دشمنوں پر تقسیم کر کے خود کو بچ کر گئے:
ان اشعار کو امام نے متوکل کے سامنے پڑھا تھا:

اعیان الشیعة، طبع جدید، ص ۳۸، ج ۲، ۱۱

۲۸۔ کم امید اور ماجر کفایت پر راضی رہنا ہی مالداری ہے۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹، ۱۱

۲۹۔ اپنے مملوک پر غضب ناک ہونا قابل سلامت ہے۔

بحار، ج ۸، ص ۱۳۰، ۱۱

۳۰- الشَّاكِرُ أَسْعَدُ بِالشُّكْرِ مِنْهُ بِالتَّعَمُّدِ الَّتِي أَوْجَبَتْ الشُّكْرَ، لِأَنَّ النَّعْمَ مَتَاعٌ وَالشُّكْرَ نِعْمٌ وَغَفِيٌّ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۳۱- التَّاسُّ فِي الدُّنْيَا بِالْأَمْوَالِ وَفِي الْآخِرَةِ بِالْأَعْمَالِ.

(اعیان الشیعة، الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۹

۳۲- إِيَّاكَ وَالْحَسَدَ فَإِنَّهُ يَبِينُ فِيكَ، وَلَا يَعْمَلُ فِي عَدُوِّكَ.

(اعیان الشیعة، الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۹

۳۳- الْحِكْمَةُ لَا تَنَجُّعُ فِي الْقِبَاعِ الْفَاسِدَةِ.

(اعیان الشیعة، الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۹

۳۴- الْمِرَاءُ يُفْسِدُ الصَّدَاقَةَ الْقَدِيمَةَ.

(اعیان الشیعة، الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۹

۳۵- لَا تَطْلُبِ الصَّفَاءَ مِمَّنْ كَذَرَتْ عَلَيْهِ، وَلَا الْوَفَاءَ مِمَّنْ غَدَرَتْ بِهِ،

(اعیان الشیعة، الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۹

۳۶- رَاكِبُ الْحَرُونِ أَسْبَرُ نَفْسِهِ وَالْجَاهِلُ أَسْبَرُ لِسَانِهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۹)

۳۷- شُكْرُ مَنَازِلِ شُكْرِ سَعَادَاتِ اس نَعْمَتِ كِي سَعَادَاتِ سَے زِيَادَہ ہے جس كا ہر اس نے شُكْر كيا ہے۔ اس لئے كہ نَعْمَتِ زِنْدَگِي كِي حَاجَتِ ہے۔ ليكن شُكْرِ نَعْمَتِ بھي بہ اور بڑی ہے۔

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۳۸- انسان كِي عِزَّتِ وَشَخْصِيَّتِ دُنْيَا ميں اَمْوَالِ سَے ہے اور آخِرَتِ ميں اَعْمَالِ سَے ہے۔

(اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲ ص ۳۹)

۳۹- حَسَدِ سَے پر ہیز كرو كيونكہ اس كا برا اثر تم ميں ظاہر ہوگا اور تمہارے دشمن ميں برا اثر ہوگا۔

(اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲ ص ۳۹)

۴۰- فَاَسَدِ طَبِيعَتُوں ميں حَكْمَتِ كا اثر نہيں ہوتا۔

(اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲ ص ۳۹)

۴۱- جَنگِ وَجَدَالِ پر اپنی دوستی كو خراب كر دیتی ہے۔

(اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲ ص ۳۹)

۴۲- اس شخص سے صفا و نیکی طلب نہ کرو جس پر غصہ ہو، اور جس سے غلامی كی بات سے وفا كی توقع نہ کرو۔

(اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲ ص ۳۹)

۴۳- كھڑے (اور بے حركت)، جانور پر سوار شخص اپنا قیدی ہے۔ اور جال كی بنا كا قیدی ہے۔

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۹)

۳۷۔ مَنْ جَمَعَ لَكَ وَدَّهَ وَرَأْيَهُ فَاجْمَعْ لَهُ طَاعَتَكَ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۳۸۔ الْهَزْلُ فُكَاهَةُ السُّقَاهِ، وَصِنَاعَةُ الْجُهَالِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۹)

۳۹۔ الْمُصِيبَةُ لِلصَّابِرِ وَاحِدَةٌ وَلِلْجَازِعِ اثْنَانِ.

(اعیان الشیعة ج ۲ (طبع جدید) ص ۳۹)

۴۰۔ الْعَجَبُ ضَارِفٌ عَنْ ظَلَبِ الْعِلْمِ، دَاعٍ إِلَى الْغَمْطِ وَالْجَهْلِ.

(اعیان الشیعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۳۷۔ جو شخص اپنی محبت اور رائی (دونوں) تمہارے لئے (مخصوص) کر دے۔ تم اپنی اطاعت اس کیلئے مخصوص کر دو۔
(تحف العقول ص ۴۸۳)

۳۸۔ یہودہ کوئی بیوقوفوں کیلئے لذت بخش، اور نادانوں کا کام ہے۔

» بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۹

۳۹۔ صبر کرنے والے انسان کیلئے مصیبت ایک ہوتی ہے اور جزع و فزع کرنے والے کے لئے دو ہوتی ہے۔
» اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۴۰۔ خود پسندی طلب علم سے رکتی ہے اور انسان کے بستی و جہالت کا سبب بنتی ہے۔
» اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹



معصوم سینزدہم

گیارہویں امام، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

کی چالیس حدیث

معصوم سینزدہم امام یازدہم امام حسن عسکری علیہ السلام

نام: --- حسن د،ع،

مشہور لقب: --- عسکری،

کنیت: --- ابو محمد،

باپ: --- امام علی نقی د،ع،

ماں: --- سلیل د،ع،

تاریخ ولادت: --- ۸ ربیع الآخر یا ۲۲ ربیع الاول،

سن ولادت: --- ۲۳۲ ربیع الثانی قمری، --- جائے ولادت: --- مدینہ منورہ: ،

تاریخ شہادت: --- ۸ ربیع الاول، --- سن شہادت: --- ۲۴۰ ربیع الثانی قمری: ،

جائے شہادت: --- سامراء --- سبب شہادت: --- معتمد نے زہر دلوایا،

عمر مبارک: --- ۲۸ سال، --- مدفن: --- شہر سامراء "۔

دوران زندگی: --- اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے،

۱۔ قبل از امامت (۲۲ سال) ۲۳۲ سے لیکر سن ۲۵۴، ق، تک۔

۲۔ دوران امامت (۶ سال) ۲۵۴ سے لیکر ۲۶۰، ق، تک۔

آپ زندگی بھر اپنے زمانہ کے بادشاہوں کے زیر نظر تھے اور آخر میں زہر دیکر شہید کر دیا گیا۔

امام حسن عسکریؑ کی چالیس حدیث

۱۔ اللہ وہ ذات ہے کہ ہر مخلوق شدائد اور ضرورتوں کے وقت جب ہر طرف سے اس کی امید منقطع ہو جائے اور اس کے علاوہ تمام مخلوقات کے وسائل ٹوٹ جائیں تو اس کی پناہ لیتی ہے۔
(بخاری، ج ۲، ص ۴۱)

۲۔ نیک لوگوں کی نیک لوگوں سے دوستی و محبت نیک لوگوں کیلئے ثواب ہے۔ اور برے لوگوں کی نیک لوگوں سے محبت نیک لوگوں کی فضیلت ہے۔ اور بدکار لوگوں کی نیکی کاروں سے بغض نیکی کاروں کیلئے باعث زینت ہے، اور نیکی کاروں کا بدکاروں سے بغض کھنا بدکاروں کی رسوائی ہے۔
(تحف العقول، ص ۴۸۷)

۳۔ جس عزت دار نے حق کو چھوڑا وہ ذلیل ہوا۔ اور جس ذلیل نے حق پر عمل کیا وہ صاحب عزت ہو گیا۔
(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۴۔ فقہائیں سے جو اپنے نفس کی حفاظت کرنے والا ہو، اور دین کی حفاظت کرنے والا ہو، خواہشات نفس کی مخالفت کرنے والا ہو، اپنے آقا کے حکم کی اطاعت کرنے والا ہو، عوام کو چاہیے کہ اس کی تقلید کریں۔
(وسائل الشیخ، ج ۱۸، ص ۹۵)

اربعون حدیثاً

عن الامام الحسن العسكري عليه السلام

۱۔ اَللّٰهُ هُوَ الَّذِي يَتَأَلَّهٖ يَتَأَلَّهٖ اِلَيْهِ عِنْدَ الْخَوَانِجِ وَالشَّدَائِدِ كُلُّ مَخْلُوْقٍ، عِنْدَ انْقِطَاعِ الرَّجَاءِ مِنْ كُلِّ مَنْ دُونَهُ، وَتَقْطَعُ اِلَّا سَبَابٍ مِنْ جَمِيعٍ مَنْ سِوَاهُ.
(بخارالانوار، ج ۳، ص ۴۱)

۲۔ حُبُّ الْاَبْرَارِ لِلْاَبْرَارِ ثَوَابٌ لِلْاَبْرَارِ. وَحُبُّ الْفَجَّارِ لِلْاَبْرَارِ فَضِيلَةٌ لِلْاَبْرَارِ. وَبُغْضُ الْفَجَّارِ لِلْاَبْرَارِ، زَيْنٌ لِلْاَبْرَارِ وَبُغْضُ الْاَبْرَارِ لِلْفَجَّارِ حِزْبِي عَلَى الْفَجَّارِ.
(تحف العقول، ص ۴۸۷)

۳۔ مَا تَرَكَ الْحَقَّ عَزِيزًا اِلَّا ذَلًّا، وَلَا اَخَذَ بِهِ ذَلِيلًا اِلَّا عَجْزًا.
(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۴۔ فَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنَ الْفُقَهَاءِ صَائِنًا لِنَفْسِهِ، حَافِظًا لِدِينِهِ، مُخَالِفًا عَلَى هَوَاهُ مُطِيعًا لِأَمْرِ مَوْلَاهُ، فَلْيَعْلَمِ أَنَّ يُقْلِدُوهُ.
(وسائل الشيعة، ج ۱۸، ص ۹۵)

۵۔ سَيَاتِي زَمَانٌ عَلَى النَّاسِ وَجُوهُهُمْ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ، وَقُلُوبُهُمْ مُظْلِمَةٌ مُتَكَدِّرَةٌ، السَّنَةُ فِيهِمْ بَدْعَةٌ، وَالْبَدْعَةُ فِيهِمْ سُنَّةٌ، الْمُؤْمِنُ بَيْنَهُمْ مُحَقَّرٌ، وَالْفَاسِقُ بَيْنَهُمْ مُوقَّرٌ، أَمْرًاؤُهُمْ جَاهِلُونَ جَائِرُونَ وَعِلْمَاؤُهُمْ فِي أَبْوَابِ الظُّلْمَةِ...

(مستدرک الوسائل ۲ ص ۳۲۲)

۶۔ مَنْ وَعَظَ أَخَاهُ سِرًّا فَقَدْ زَانَهُ. وَمَنْ وَعَظَهُ عَلَانِيَةً فَقَدْ شَانَهُ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۷۔ خَيْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِخْسَانَكَ إِلَيْهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۸۔ قَلْبُ الْأَخْمَقِ فِي قِيَمِهِ وَقَمِ الْحَكِيمِ فِي قَلْبِهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۹۔ مَنْ رَكِبَ ظَهَرَ الْبَاطِلِ نَزَلَ بِهِ دَارًا لَدَائِمَةً.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۱۰۔ الْفَضْبُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۳)

۱۱۔ لَا تُمَارِقَ قِيْدَ هَبِّ بَهَاؤِكَ، وَلَا تُمَارِجَ قَيْخَرًا عَلَيْكَ.

(تحف العقول ص ۴۸۶)

۵۔ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ان کے چہرے خنداں و شادماں ہوں گے، ان کے دل تیرہ و تاریک ہوں گے سنت خدا بدعت، اور بدعت الہی سنت ہوگی، ان کے درمیان مومن حقیر اور فاسق محترم ہوگا، ان کے علماء ظالموں کے دربار میں ہوں گے، ان کے فرمان روا جاہل و ستمگر ہوں گے۔

”مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۳۲۲“

۶۔ جس نے اپنے برادر مومن کو پوشیدہ طور سے نصیحت کی اس نے اس کو آراستہ کیا اور جس نے علانیہ نصیحت کی اس نے اس کے ساتھ برائی کی۔

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۷۔ تمہارا بہترین بھائی وہ ہے جو تمہارے گناہ بھول جائے اور تم نے جو اس پر احسان کیا ہے اس کو یاد رکھے۔

”بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۹“

۸۔ احمق کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے اور حکیم کا منہ اس کے دل میں ہوتا ہے۔

”بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۴“

۹۔ جو پشت باطل پر سوار ہوگا (غلط کام کرے گا)، وہ پشیمانی کے گھر میں اترے گا۔

”بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۹“

۱۰۔ ہر برائی کی کلید غصہ ہے۔

”بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۳“

۱۱۔ جنگ و جدال نہ کرو ورنہ تمہاری عزت و برکت ختم ہو جائے گی۔ اور مذاق و شوخی نہ کرو ورنہ لوگوں کی جرأت بڑھ جائے گی۔

(تحف العقول ص ۴۸۶)

۱۲۔ مَا أَفْجَحَ بِالْمُؤْمِنِ تَكُونُ لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ

(انوار الہیۃ، ص ۳۵۳)

۱۳۔ الْمُؤْمِنُ بَرَكَهٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَحُجَّةٌ عَلَى الْكَافِرِ

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۱۴۔ خَصَلْتَانِ لَيْسَ فَوْقَهُمَا شَيْءٌ، الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَنَفْعُ الْإِخْوَانِ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۱۵۔ مِنَ الْفَوَاقِرِ الَّتِي تَقْصُمُ الظُّهْرَ: جَارٌ، إِنْ رَأَى حَسَنَةً أَخْفَاهَا وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۲)

۱۶۔ التَّوَاضُّعُ نِعْمَةٌ لَا يُحْسَدُ عَلَيْهَا.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۱۷۔ لَيْسَ مِنَ الْأَدَبِ إِظْهَارُ الْقَرَحِ عِنْدَ الْمَخْرُوفِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۱۸۔ أَقْلُ النَّاسِ رَاخَةٌ الْحَقُّودِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۳)

۱۹۔ جُعِلَتِ الْخَبَائِثُ فِي بَيْتٍ وَالْكَذِبُ مَقَاتِلُهَا.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۱۲۔ مومن کیلئے کتنی بری بات ہے کہ ایسی چیز کی طرف رغبت رکھے جو اس کی ذلت و رسوائی کا سبب ہو۔

(انوار الہیۃ، ص ۳۵۳)

۱۳۔ مومن، مومن کیلئے باعث برکت اور کافر کیلئے حجت ہے۔

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۱۴۔ دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے اوپر کوئی شئی نہیں ہے۔ ۱۔ ایمان باللہ، ۲۔ برادر مومن کو نفع پہنچانا۔

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۱۵۔ گھر گن مہاسب میں سے وہ پڑوسی ہے جو اچھی بات کو چھپائے اور بری بات کو طشت از بام کر دے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۲)

۱۶۔ انکساری ایک ایسی نعمت ہے جس پر حسد نہیں کیا جاسکتا۔

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۱۷۔ غمگین آدمی کے سامنے اظہار خوشی کرنا خلاف ادب ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۴)

۱۸۔ کمزور رکھنے والے لوگ سب سے زیادہ ناراحت ہیں۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۳)

۱۹۔ تمام برائیوں کو ایک کمرے میں بند کر دیا گیا ہے اور اس کی کلید جھوٹ کو قرار دیا گیا ہے،

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۹)

۲۰۔ مِنَ الدُّنُوبِ الَّتِي لَا تُغْفَرُ: لَيْتَنِي لَا أُؤَاخِذُ إِلَّا بِهَذَا. ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
الْإِشْرَاكُ فِي النَّاسِ أَخْفَى مِنْ ذَيْبِ النَّمْلِ عَلَى الْمَسْحِ الْأَسْوَدِ فِي اللَّيْلَةِ
الْمُظْلِمَةِ. (تحف العقول ص ۴۸۷)

۲۱۔ لَا يَعْرِفُ التَّيَمُّنَةَ إِلَّا الشَّاكِرُ، وَلَا يَشْكُرُ التَّيَمُّنَةَ إِلَّا الْعَارِفُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۲۔ مَنْ مَدَحَ غَيْرَ الْمُسْتَحِقِّ فَقَدْ قَامَ مَقَامَ الْمُتَّهَمِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۳۔ أَضَعَفُ الْأَعْدَاءِ كَيْدًا مَنْ أَظْهَرَ عِدَاوَتَهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۲۴۔ رِيَاضَةُ الْجَاهِلِ وَرَدُّ الْمُفْتَادِ عَنْ عَادَتِهِ كَالْمُعْجِزِ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۲۵۔ وَاعْلَمْ أَنَّ الْإِلَاحَ فِي الْمَطَالِبِ يَسْلُبُ الْبُهَاءَ وَيُورِثُ التَّعَبَ وَالْعَنَاءَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۶۔ كَفَاكَ أَدَبًا تَجَنُّبُكَ مَا تَكْرَهُ مِنْ غَيْرِكَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۰۔ جین گناہوں کو نہیں بخشا جائیگا (ان میں سے ایک گناہ یہ کہنا ہے) کاش مجھ سے اس کے
علاوہ کسی اور گناہ کا مواخذہ نہ کیا جائے۔ اس کے بعد امام نے فرمایا: لوگوں کے درمیان شرک
چیونٹی کی اس چال سے بھی زیادہ باریک پایا جاتا ہے جو تاریک رات میں کالی گدڑی پھیل
رہی ہو۔ (تحف العقول، ص ۴۸۷)

۲۱۔ نعمت کو شکر گزار کے علاوہ کوئی نہیں پہچانتا اور عارف کے علاوہ کوئی نعمت کا شکر نہیں
ادا کرتا۔ (بحار، ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۲۔ جو غیر مستحق کی مدح کرے وہ اپنے کو متہم شخص کی جگہ پیش کرتا ہے۔

(بحار، ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۳۔ فریب نظر کے اعتبار سے سب سے کمزور دشمن وہ ہے جو اپنی دشمنی کو ظاہر کر دے۔

(بحار، ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۴۔ جاہل کو تربیت دینا اور کسی شے کے عادی کو اس کی عادت چھڑانا مثل مجذوم کے ہے (یعنی
بہت مشکل ہے) (تحف العقول، ص ۴۸۹)

۲۵۔ سوال میں گمراہی آبروئی اور باعث رنج و زحمت ہے۔

(بحار، ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۶۔ تمہارے بالاد ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ دوسروں کی جس بات کو ناپسند کرتے ہو خود
اس سے اجتناب کرو۔ (بحار، ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۷۔ إِنَّ لِلشَّخَاءِ مِقْدَارًا، فَإِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ سَرَفٌ، وَلِلْعَزْمِ مِقْدَارًا، فَإِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ جُبْنٌ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۸۔ وَلَا فِتْصَادَ مِقْدَارًا فَإِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ بُخْلٌ، وَلِلشَّجَاعَةِ مِقْدَارًا فَإِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ تَهَوُّرٌ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۹۔ مَنْ كَانَ الْوَرَعَ سَجِيَّةً، وَالْكَرَمَ طَبِيعَةً، وَالْحِلْمَ خُلُقَةً كَثُرَ صَدِيقُهُ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۳۰۔ إِذَا نَشِطَتِ الْقُلُوبُ فَأَوْدِعُوهَا وَإِذَا نَفَرَتْ فَوَدِّعُوهَا.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۳۱۔ فَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى الصَّوْمَ لِيَجِدَ الْغَنِيُّ مَسَّ الْجُوعِ لِيَتَحَنَّنَ عَلَى الْفَقِيرِ.

(كشف الغمة ج ۲ ص ۱۹۳)

۳۲۔ لَا يَسْغَلُكَ رِزْقٌ مَضْمُونٌ عَنْ عَمَلٍ مَفْرُوضٍ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۳۳۔ إِيَّاكَ وَالْإِذَاعَةَ وَطَلَبَ الرِّيَاسَةِ فَإِنَّهُمَا يَدْعُوَانِ إِلَى الْهَلَكَةِ.

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۱)

۲۶۔ سخاوت کی ایک مقدار ہوتی ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو فضول خرچی ہے، اور دراندیشی (اور احتیاط) کی ایک حد ہوتی ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو بزدلی ہے۔

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۸۔ میانہ روی کی بھی ایک حد ہوتی ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو بخل ہے، شجاعت کی بھی ایک حد ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو وہ تہور ہے۔

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۹۔ جس کی عادت تقویٰ ہو، کرم طبیعت ہو، حلم اس کی خلت ہو اس کے دوست بہت ہوں گے۔

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۳۰۔ جس وقت قلوب مسرور ہوں (علم و کمال) ان میں ودیعت کرو، اور جس وقت خالی و متغیر ہوں ان کو چھوڑ دو۔

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۳۱۔ خداوند عالم نے روزہ اس لئے واجب قرار دیا ہے تاکہ مالدار (بھوک و پیاس کا مزہ چکھے) اور اس کی وجہ سے فقیر پر مہربانی کرے۔

(كشف الغمة ج ۲ ص ۱۹۳)

۳۲۔ جس رزق کی خدا نے ضمانت دی ہے (اس کی طلب) تم کو واجب عمل سے نڈر کر دے۔

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۳۳۔ خبردار ریاست و شہرت طلبی سے بچو کیونکہ یہ دونوں ہلاکت کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔

(بخارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۱)

۳۴۔ لَيْسَتْ الْعِبَادَةُ كَثْرَةَ الصَّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّمَا الْعِبَادَةُ كَثْرَةُ التَّفَكُّرِ فِي أَمْرِ اللَّهِ.

(تحف العقول ص ۴۸۸)

۳۵۔ اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا زَيْنًا وَلَا تَكُونُوا سَيْنًا.

(تحف العقول ص ۴۸۸)

۳۶۔ لَا يُدْرِكُ حَرِيصٌ مَا لَمْ يُقَدِّرْ لَهُ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۳۷۔ جُرْأَةُ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ فِي صِغَرِهِ تَدْعُو إِلَى الْمُعْثُوقِ فِي كِبَرِهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۳۸۔ مِنَ الْجَهْلِ الصَّخْلُ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ

(تحف العقول ص ۴۸۷)

۳۹۔ إِنَّا نَكُنْ فِي أَجَالٍ مَنقُوصَةٍ، وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ، وَالْمَوْتُ يَأْتِي بَغْتَةً، مَنْ يَزْرَعْ خَيْرًا يَخْصِدْ غِنًى، وَمَنْ يَزْرَعْ شَرًّا يَخْصِدْ نَدَامَةً، لِكُلِّ زَارِعٍ مَا زَرَعَ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۴۰۔ مَنْ لَمْ يَتَّقِ وَجْهَ النَّاسِ لَمْ يَتَّقِ اللَّهَ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۳۳۔ روزہ و نماز کی کثرت عبادت نہیں ہے بلکہ مر خدا کے بارے میں غور و فکر کرنا عبادت ہے۔

۳۵۔ تقوا لے الہی اختیار کرو۔ اور (ہمارے لئے) باعث زینت بنو، باعث برائی نہ بنو۔

(تحف العقول، ص ۴۸۸)

۳۶۔ حرص آدمی اپنے مقدر سے زیادہ نہیں حاصل کر سکتا۔

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۳۷۔ بچپن میں بچے کی اپنے باپ سے جہارت، اس کو بڑے ہوئے پر عاق ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۴)

۳۸۔ بغیر تعجب کے مہنا جہالت کی علامت ہے۔

(تحف العقول، ص ۴۸۷)

۳۹۔ تم کو کم ہونے والی عریں ملی ہیں اور چند گنے چنے دن ملے ہیں، موت کسی بھی وقت اچانک آ سکتی ہے، جو خیر کی زراعت کرے گا وہ خوشی و نفع کاٹے گا۔ اور جو شر و برائی کی کاشت کرے گا وہ ندامت کاٹے گا۔ شخص کو وہی چیز ملے گی جس کی وہ کاشت کرے گا۔

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۴۰۔ جو لوگوں کے سامنے برائی کرنے سے نہیں بچے گا (اور گناہ کرے گا) وہ خدا سے بھی نہیں ڈرے گا۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۷)

معصوم چہار دہم

امام دواز دہم، حضرت امام مہدی، امام زمانہ، عجل اللہ فرجہ

اور آپ کی چالیس حدیث

معصوم چہار دہم امام دواز دہم حضرت مہدی، عجل اللہ فرجہ

- نام : ---- رسول خدا کے پھنام (م - ح - م - د) علیہ السلام۔
 مشہور القاب: -- مہدی موعود، امام عصر، صاحب الزمان، بقیۃ اللہ، قائم و... ارواحنا
 باپ : ---- امام حسن عسکریؑ،
 ماں : ---- جناب حبیبہ خاتون،
 تاریخ ولادت: -- ۱۵ شعبان،
 سال ولادت: -- ۲۵۵ یا ۲۵۶ ہجری قمری،
 جائے ولادت: -- سامراء۔ تقریباً پانچ سال تحت کفالت پدر تھے اور پوشیدہ تھے۔
 دوران زندگی: -- اس کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
 ۱۔ بچپن: -- پانچ سال اپنے والد ماجد کے زیر سرپرستی تھے۔ اور پوشیدہ تھے تاکہ دشمنوں کے
 گزند سے محفوظ رکھیں۔ اور جب ۲۶ ہجری میں امام حسن عسکریؑ کا انتقال ہو گیا تو عہدہ امامت
 آپ کے سپرد ہوا۔
 ۲۔ غیبت صغریٰ: -- سن ۲۶۰ ہجری سے شروع ہوئی اور سن ۳۲۹ ہجری تک تقریباً ۷۰
 سال تک باقی رہی۔ (اس میں دیگر اقوال بھی ہیں)
 ۳۔ غیبت کبریٰ: ۳۲۹ ہجری سے شروع ہوئی ہے اور جب تک خدا چاہے گا باقی
 رہے گی۔
 ۴۔ ظہور کا زمانہ: یہ بھی شیت الہی پر موقوف ہے۔ ظہور کے بعد آپ کی حکومت ہوگی۔

حضرت حجت کی چالیس حدیث

۱۔ مقدرات الہی کبھی مغلوب نہیں ہو کرتے۔ ارادہ الہی کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اور توفیق الہی پر کوئی چیز بھی سبقت نہیں لے جاسکتی۔
» بحار، ج ۵۳، ص ۱۹۱ «

۲۔ خداوند عالم نے مخلوقات کو یکساں نہیں پیدا کیا اور نہ ان کو بے مقصد چھوڑ رکھا ہے۔
» بحار، ج ۵۳، ص ۱۹۲ «

۳۔ خداوند عالم حضرت محمد کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر مبعوث کیا اور ان کے ذریعہ نعمتوں کو تمام کیا، اور ان پر سلسلہ نبوت کو ختم کیا، اور تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔
» بحار، ج ۵۳، ص ۱۹۲ «

۴۔ خداوند عالم کا ارشاد ہے -
۴۔ اَلَمْ، کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ دھرتی، اتنا کچھ دینے سے کہ وہ ہم ایمان لائے، چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اور ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ » پ ۲۹ (مکتوبات) آیت ۲۰۱ «
لوگ کس طرح آزمائش میں مبتلا ہو گئے ہیں اور کس طرح حیرت و سرگردانی میں مارے مارے پھرتے ہیں، دائیں بائیں ٹھسکتے ہیں (دیوگ) دین سے جدا ہو گئے ہیں یا شک و شبہ میں مبتلا ہو گئے ہیں یا حق کے دشمن ہو گئے ہیں یا سچی روایات اور اخبار صحیحہ سے جا ملے ہیں یا جان بوجھ کر بھلا دیتے ہیں؟ (آگاہ ہو جاؤ) زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہتی خواہ ظاہر بظاہر ہو، یا پوشیدہ ہو،
(کمال الدین ج ۲، ص ۵۱۱) باب (توبیع من صا الزمان)

اربعون حدیثاً

عن الامام المهدي (عجل الله تعالى فرجه)

۱۔ اَفْدَارُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا تُغَالِبُ، وَارَادَتُهُ لَا تُرَدُّ، وَتَوْفِيقُهُ لَا يُسْبَقُ.

(البحار ج ۵۳ ص ۱۹۱)

۲۔ «... إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ يَخْلُقِ الْخَلْقَ عَبَثًا وَلَا أَهْمَلَهُمْ سُدَّتِ...»

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۹۴)

۳۔ «... بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَتَمَّمَ بِهِ نِعْمَتَهُ وَخَتَمَ بِهِ أَنْبِيَآءَهُ وَآرَسَلَهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً...»

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۹۴)

۴۔ فَإِنَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: «اَلَمْ أَحْسِبِ النَّاسَ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ» كَيْفَ يَتَسَاقَطُونَ فِي الْفِتْنَةِ وَتَرَدَّدُونَ فِي الْحَيَرَةِ وَتَأْخُذُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا فَارْقُوا دِينَهُمْ أَمْ ارْتَابُوا أَمْ غَانَدُوا الْحَقَّ أَمْ جَهِلُوا مَا جَاءَتْ بِهِ الرِّوَايَاتُ الصَّادِقَةُ وَالْأَخْبَارُ الصَّحِيحَةُ أَوْ عَلِمُوا ذَلِكَ فَتَنَاسَوْا مَا يَعْلَمُونَ أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ إِلَّا ظَاهِرًا وَأَمَّا مَغْمُورًا.

(کمال الدین ج ۲ ص ۵۱۱) باب (توقیع من صاحب الزمان)

۵۔ اَمَّا سَمِعْتُمُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» هَلْ أَمَرَ آلًا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ أَوَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لَكُمْ مَعَاقِلَ تَأْوُونَ إِلَيْهَا وَأَعْلَامًا تَهْتَدُونَ بِهَا مِنْ لَدُنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى أَنْ ظَهَرَ الْأَمَاضِي (أَبُو مُحَمَّدٍ) صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ كُلَّمَا غَابَ عِلْمٌ بَدَأَ عِلْمٌ وَإِذَا أَقْلَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ، فَلَمَّا قَبِضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ طَلَعَتْ أَنْ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَطَعَ السَّبَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ. كَلَّا مَا كَانَ ذَلِكَ وَلَا يَكُونُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَتُظْهَرَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُمْ كَارِهُونَ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۷)

۶۔ «... إِنَّ الْأَمَاضِي (ع) مَضَى سَعِيداً فَقِيداً عَلَى مِنْهَاجِ آيَاتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خَذُوا النَّعْلَ بِالنَّعْلِ وَفِينَا وَصِيَّتُهُ وَعِلْمُهُ وَمَنْ هُوَ خَلْقُهُ وَمَنْ يَسُدُّ مَسَدَهُ وَلَا يَنْزِعُنَا مَوْضِعَهُ إِلَّا ظَالِمٌ آثِمٌ وَلَا يَتَدَبَّرُ إِلَيْهِ دُونَنَا إِلَّا جَائِدٌ كَافِرٌ وَلَوْلَا أَنْ أَمَرَ اللَّهُ لَا يُغْلَبُ وَبِرَّهَ لَا يُظْهَرُ وَلَا يُغْلَبُ لَظَهَرَ لَكُمْ مِنْ حَقِّنَا مَا تَبْهَرُ مِنْهُ عُقُولُكُمْ وَيُزِيلُ سُكُوتَكُمْ لَكِنَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَسَلِّمُوا لَنَا.

(البحار ج ۵۳ ص ۱۷۹)

۷۔ وَأَمَّا الْحَوَادِثُ الْوَاقِعَةُ فَارْجِعُوا فِيهَا إِلَى زَوَاجِ حَدِيثِنَا، فَإِنَّهُمْ حُجَّتِي عَلَيْهِمْ، وَأَنَا حُجَّةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴)

۵۔ کیا تم نے خدا کا قول نہیں سنا کہ ارشاد ہے: ایمان والو! خدا، رسول اور اہل بیت کے ساتھ اپنی اطاعت کرو اور کیا خداوند عالم نے قیامت تک ہونے والی کلاوہ کسی اور کو حکم دیا ہے؟ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے تمہارے لئے ایسا حکم کیا کہ اگر کسی میں تم اگر پناہ لیتے ہو اور کیا جناب آدمؑ سے لیکر امام حسنؑ و امام حسینؑ کی نشانیاں نہیں قرار دیں کہ جن سے تم ہدایت حاصل کرو۔ جب بھی ایک پرچم اُٹھے اس کی جگہ پرچم اُٹھایا جب بھی ایک ستارہ ڈوبے اس کی جگہ طالع ہوا۔ اور جب امام حسنؑ کی نشانیاں ہو گئی تو تم کو گمان ہو کہ خدا نے اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان کا واسطہ ختم کیا ہے؟ کیا تم نے ایسا ہوا ہے نہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔ خدا کا امر ظاہر ہو کے رہے گا یہ کہنا ہی ناپسند کریں۔

۶۔ امام نریشہ (امام حسنؑ کی) باکمال سعادت اپنے آباء (واجدان) کے لئے قدم پر چلتے ہوئے ہماری نظروں سے پوشیدہ ہو گئے، ہمارے درمیان ان کا وصی، ان کا امام، ان کا پناہ کا قائم مقام موجود ہے۔ جو شخص بھی ان کی جانشینی کے سلسلے میں ہم سے جنگ کرے گا وہ ظالم و گنہگار ہوگا، اور اس کا عویدار ہمارے علاوہ وہی ہو سکتا ہے جو منکر و کافر ہو، اور جو ظالم و گنہگار نہیں ہو سکتا اور اس کا راز ظاہر نہیں کیا جاسکتا اور نہ اس کا اعلان کیا جاسکتا ہے اور نہ ہم اپنے حق کا اس طرح اظہار کرتے کہ تمہاری عقلیں روشن ہو جائیں اور تمہارا دل تاریک نہ رہے ہو جاتے۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے اور ہر شے کیلئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے لہذا تم لوگ تقوا اللہ الہی اختیار کرو اور ہمارے سامنے سر تسلیم خم کر دو۔

(کمال الدین ج ۱ ص ۱۴۹)

۲۴۔ لیکن واقع ہونے والے حوادث میں تم ہمارے حدیثوں کے راویوں کو رجوع کرو، کیونکہ وہ لوگ میری طرف سے تمہارے اوپر حجت ہیں، اور میں ان سے ان پر حجت ہوں۔

(کمال الدین ج ۱ ص ۱۴۹)

۸۔ «اللَّهُمَّ.. وَتَفَضَّلْ عَلَى عُلَمَائِنَا بِالزُّهْدِ وَالنَّصِيحَةِ، وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِينَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ، وَعَلَى الْمُسْتَمِيعِينَ بِالْإِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ وَعَلَى مَرْضَى الْمُسْلِمِينَ بِالشِّفَاءِ وَالرَّاحَةِ، وَعَلَى مَوْتَاهُمْ بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَعَلَى مُشَايخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ، وَعَلَى الشَّبَابِ بِالْإِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ، وَعَلَى النِّسَاءِ بِالْخِيَاءِ وَالْعِفَّةِ، وَعَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِالْتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ، وَعَلَى الْفُقَرَاءِ بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ...

(المصباح للكفعمی ص ۲۸۱)

۹۔ «... قُلُوبُنَا أَوْعِيَةً لِمَشِيئَةِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ سَنُتَابِعُ»

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۵۱)

۱۰۔ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَبَيْنَ أَحَدٍ قَرَابَةٌ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴)

۱۱۔ «... وَلْيَعْلَمُوا أَنَّ الْحَقَّ مَعَنَا وَفِينَا لَا يَقُولُ ذَلِكَ سِوَانَا إِلَّا كَذَابٌ مُفْتَرٍ وَلَا يَدْعِيهِ غَيْرُنَا إِلَّا ضَالٌّ غَوِيٌّ...»

(کمال الدین ج ۲ ص ۵۱۱)

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَنْ نَاجَاكَ ، وَبِحَقِّ مَنْ دَعَاكَ فِي الْبَحْرِ وَالْبَرِّ ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ ، وَتَفَضَّلْ عَلَى فَقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْعَفْوِ وَالسَّعَةِ ، وَعَلَى مَرْضَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَاءِ وَالصَّحَّةِ وَالرَّاحَةِ ، وَعَلَى أَخْيَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللِّطْفِ وَالْكَرَامَةِ ، وَعَلَى أَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ ، وَعَلَى غُرَبَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّحْمَةِ إِلَى أَوْطَانِهِمْ سَالِمِينَ غَانِمِينَ ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ .

(المصباح للكفعمی ص ۳۰۶)

۸۔ حذایا، ہمارے علما، کوزہ نصیحت کی، اور طلاب کو تحصیل علم کی کوشش و رغبت کی توفیق عطا فرما، سننے والوں کو پیروی اور مواعظ (قبول کرنے کی) توفیق دے، ہمارے بیماروں کو شفا اور راحت عطا فرما، ہمارے مردوں پر مہربانی و رحم فرما، بزرگوں کو کھانا و وقار عطا فرما، جوانوں کو توبہ و انابت کی توفیق دے، عورتوں کو حیا و عفت عطا کر، مالداروں کو انکساری اور کشادہ دہی مرحمت فرما، فقیروں کو صبر و قناعت عطا فرما...

«مصباح کفعمی، ص ۲۸۱»

۹۔ ہمارے قلوب مشیت الہی کے طرف ہیں جب وہ چاہتا ہے ہم بھی چاہتے ہیں۔

«بحار، ج ۵۲، ص ۵۱»

۱۰۔ یہ جان لو کہ خدا اور کسی کے درمیان کوئی قرابت نہیں ہے۔

«کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۴»

۱۱۔ یہ بھی جان لو کہ حق ہم میں ہے اور ہمارے ساتھ ہے۔ ہمارے علاوہ جو اس کو کہے گا وہ جھوٹا اور افتراء پر داز ہے۔ اور ہمارے علاوہ اس (امامت) کا جو بھی دعویٰ کرے وہ گمراہ ہے۔

«کمال الدین، ج ۲، ص ۵۱۱»

۱۲۔ پروردگار تجھ کو تجھ سے سرگوشی کرنے والوں کا واسطہ، خشکی اور سمندر میں رہنے والوں کے، حق کا واسطہ محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی رحمت نازل فرما۔ مومنین و مومنات کے فقرا کو مال داری و کشادہ دہی مرحمت فرما، مومنین و مومنات کے بیماروں کو شفا و صحت و راحت عطا کر، مومنین و مومنات میں جو زندہ ہیں ان پر ناپا لطف و کرم فرما۔ مومنین و مومنات کے مردوں پر اپنی مغفرت و رحمت نازل فرما «مومنین و مومنات کے غریبوں (مسافروں) کو سلامتی اور (مال) غنیمت کے ساتھ ان کے وطن پہنچا۔ (ان ساری دعاؤں کو) محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقہ میں قبول فرما:

«مصباح کفعمی، ص ۳۰۶»

۲۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَطَعْتُكَ فَلَمْ حَمْدُهُ لَكَ وَاِنْ عَصَيْتُكَ فَلَمْ حُجَّةُ لَكَ، مِنْكَ الرّٰوْحُ وَمِنْكَ الْفَرْجُ، سُبْحَانَ مَنْ اَنْعَمَ وَشَكَرَ، وَسُبْحَانَ مَنْ قَدَرَ وَغَفَرَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ قَدْ عَصَيْتُكَ فَاِنِّي قَدْ اَطَعْتُكَ فِيْ اَحَبِّ الْاَشْيَاءِ اِلَيْكَ وَهُوَ الْاِيْمَانُ بِكَ، لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَلَمْ اَذْغْ لَكَ شَرِيْكًَا، مَتَا مِنْكَ بِهٖ عَلَيَّ، لَا مَتًا مَتِيْ بِهٖ عَلَيْكَ ...

(مہج الدعوات ص ۲۹۵)

۲۲۔ وَمَنْ اَكَلَ مِنْ اَمْوَالِنَا شَيْئًا فَاَتَمَّا يَأْكُلُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارًا وَسَيَصْلٰ سَعِيْرًا.

(کمال الدین ج ۲ ص ۵۲۱) باب (ذکر التوقیعات)

۲۳۔ ... فَلْيَعْمَلْ كُلُّ اَمْرِئٍ مِنْكُمْ مَا يَتَقَرَّبُ بِهٖ مِنْ مَحَبَّتِنَا وَتَجَنَّبُ مَا يَذْنِبُهٗ مِنْ كِرَاهَتِنَا وَسَخَطِنَا ...

(الاحتجاج ص ۴۹۸)

۲۴۔ ... فَاغْلِقُوا ابْوَابَ اَلْسُوَالِ عَمَّا لَا يَغْنِيْكُمْ ...

(بخارج ۵۲ ص ۹۲)

۲۵۔ اَنَا اَلْمَهْدِيُّ اَنَا قَائِمُ الزَّمَانِ اَنَا الَّذِيْ اَفْلَاحُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئْتُ جَوْرًا اِنَّ اَلْاَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ ...

(بخارج الانوار ج ۵۲ ص ۲)

۲۶۔ ... وَاجْعَلُوا قَصْدَكُمْ اِلَيْنَا بِالْمَوَدَّةِ عَلَى الشَّيْءِ الْوَاضِحَةِ ...

(بخارج ۵۳ ص ۱۷۹)

۲۱۔ میرے معبود! اگر میں تیری اطاعت کروں تو اس میں تیری حمد و ثنا ہے اور تیری نافرمانی کروں تو جنت تیرے لئے ہے، آسودگی و کشائش تیری ہی طرف سے ہے۔ پاکیزہ ہے وہ ذات جو نعمت عطا کرتا ہے اور شکر کو قبول کرتا ہے، پاک و مہترہ ہے وہ ذات جو قدرت والی اور بخشنے والی ہے۔ میرے معبود اگر میں نے تیری محصیت کی ہے تو جو چیز تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے یعنی تجھ پر ایمان لانا، اسمیں تیری اطاعت کی ہے نہ تیرے لئے اولاد کے قائل ہوئے اور نہ تیرے لئے شریک قرار دیا اور یہ بھی تیرا احسان میرے اوپر ہے نہ کہ میرا احسان تیرے اوپر ہے ...

”مہج الدعوات، ص ۲۹۵“

۲۲۔ جو ہمارے مال میں سے کچھ بھی کھائے گا (جیسے خنس وغیرہ) وہ اپنے پیٹ کو آتش سے بھرے گا۔ اور جہنم کے شعلوں میں جلے گا۔

”کمال الدین ج ۲ ص ۵۲۱، باب ذکر التوقیعات“

۲۳۔ تم میں سے ہر شخص وہ کام کرے جس سے ہماری محبت سے قریب ہو جائے اور جو چیزیں ہماری نافرمانی اور غصہ کا سبب ہوں ان سے دوری اختیار کرے۔

”احتجاج، ص ۴۹۸“

۲۴۔ لا، یعنی باتوں کے بارے میں سوالات کا دروازہ بند کر دو۔

”بخارج ۵۲ ص ۹۲“

۲۵۔ میں ہی، مہدی ہوں، میں وہی، قائم الزمان ہوں، میں ”ہی“ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دوں گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین جنت خدا سے خالی نہیں رہتی۔

”بخارج ۵۲ ص ۲“

۲۶۔ واضح روایات کی بنا پر آپ نے قصد و توجہ کو ہماری محبت کے ساتھ ہماری طرف قرار دے

”بخارج ۵۳ ص ۱۷۹“

۲۷۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيقَ الطَّاعَةِ، وَنَعْدَ الْمَغْصَبَةِ، وَصِدْقَ النَّبِيِّ، وَعِزِّ اَنْفَانِ الْحَرْمَةِ، وَكَرَمْنَا بِالْهُدَى وَالْاِسْتِقَامَةِ، وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ، وَآمَلْنَا قُلُوبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَظَهَّرْ بَطُونَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ، وَانْكَفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ، وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُورِ وَالْجَبَانَةِ، وَاشْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغَيْبَةِ...

(المصباح للكفعمي ص ۲۸۱)

۲۸۔ فَقَدْ وَقَعَتِ الْغَيْبَةُ النَّاقَةُ فَلَا ظُهُورَ اِلَّا بَعْدَ اِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۵۱۶)

۲۹۔ «... وَاِذَا اِذْنُ اللّٰهِ لَنَا فِي الْقَوْلِ ظَهَرَ الْحَقُّ وَاضْمَحَلَّ الْبَاطِلُ...»

(بخارا الانوار ج ۵۳ ص ۱۹۶)

۳۰۔ «اَنَا بَقِيَّةُ اَللّٰهِ فِي اَرْضِهِ وَالْمُنْتَقِمُ مِنْ اَعْدَائِهِ...»

(بخارج ۵۲ ص ۲۴)

۳۱۔ وَاِنِّي اَخْرُجُ حِينَ اَخْرُجُ وَلَا بَيْعَةَ لِأَحَدٍ مِنَ الطَّوَاغِيتِ فِي غُنْفٍ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۳۸۰) باب مواعظ الامام القائم (ع) وحکمہ

۳۲۔ «... اِنَّا غَيْرُ مُهْمِلِينَ لِمُرَاعَاةِكُمْ وَلَا نَاسِينَ لِدِكْرِكُمْ...»

(بخارج ۵۳ ص ۱۷۵)

۳۴۔ خداوند! ہم کو طاعت کی ترفیق، مصیبت سے دوری، صدق نیت، اپنے اترام کی معرفت کی رفی مرحمت فرما، اور ہم کو راہ ہدایت واستقامت عطا فرما، ہماری زبانوں کو راستی وحکمت سے استوار کر دے۔ ہمارے دلوں کو علم ومعرفت سے بھر دے ہمارے شکموں کو حرام وشبہ کی غذا سے پاک کر دے، ہمارے ہاتھوں کو چوری اور ظلم سے باز رکھ دے ہماری آنکھوں کو فجور و خیانت (کی طرف) سے بند کر دے، ہمارے کانوں کو غیبت اور لغو باتوں (کے سننے سے) بند کر دے۔

«مصباح کفعمی، ص ۲۸۱»

۳۸۔ غیبت نامہ واقع ہو چکی ہے اب ظہور اذن خدا کے بعد ہی ہو سکے گا۔

«کمال الدین، ج ۲، ص ۵۹۶»

۲۹۔ جب بھی خدا تکوین کی اجازت دے گا۔ حق واضح اور باطل نابود ہو جائے گا۔

«بخارج، ج ۵۳، ص ۱۹۶»

۳۰۔ میں زمین میں بقیۃ اللہ ہوں اور دشمنان خدا سے انتقام لینے والا ہوں۔

«بخارج، ج ۵۳، ص ۲۴»

۳۱۔ میں جس وقت بھی خروج کروں کسی طاغوت کی بیعت میری گردن میں نہ ہوگی (یعنی نہ میں تقیہ کروں گا اور نہ کسی کے مقابلہ میں خاموش ہوں بلکہ ان سے جنگ کر رہا ہوں)»

«بخارج، ج ۷۸، ص ۳۸۰» باب مواعظ امام قائم و حکمہ

۳۲۔ میں تمہارے امور زندگی سے غافل نہیں ہوں اور نہ تمہاری یاد کو بھلانے والا ہوں۔

«بخارج، ج ۵۳، ص ۱۷۵»

۳۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ، وَآكِرِمْ اَوْلِيَآءَكَ بِاَنْجَارٍ وَعِدِكَ، وَتَلِغْهُمْ ذٰلِكَ مَا يَأْمُلُوْنَهُ مِنْ نَصْرِكَ، وَآكُفِّ عَنْهُمْ بَأْسَ مَنْ نَصَبَ الْخِلَافَ عَلَيْكَ، وَتَمَرِّدَ بِمَنْعِكَ عَلٰی رُكُوبِ مُخَالَفَتِكَ، وَاسْتِعَانَ بِرِفْدِكَ عَلٰی قِلِّ حَدِّكَ، وَقَصْدَ لِكَيْدِكَ بِأَيْدِكَ، وَوَسِغَتَهُ جِلْمًا لِّتَأْخُذَهُ عَلٰی جَهْرَةٍ، وَتَسْتَأْصِلَهُ عَلٰی غَيْرَةٍ، فَإِنَّكَ اَللّٰهُمَّ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ حَتّٰى اِذَا اَخَذْتَ الْاَرْضَ زُخْرِفَهَا وَارْتَبَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنْهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَيْهَا اَتَاَهَا اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَاَنْ لَمْ تَغْنِ بِالْاُمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاَيَّامَ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ وَقُلْتَ (فَلَمَّا اَسْفَوْنَا اَنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ).

(مہج الدعوات ص ۶۸)

۳۴۔ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالتَّائِسِ اَجْمَعِينَ عَلٰی مَنْ اَكَلَ مِنْ مَا لَبِثَ رَهْمًا حَرَامًا۔
(کمال الدین ج ۲ ص ۵۲۲) باب (ذکر التوفیعات)

۳۵۔ وَاَمَّا اَمْوَالُكُمْ فَلَا تَقْبَلُهَا اِلَّا لِتُظْهَرُوا۔

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴)

۳۶۔ يَا مَالِكَ الرِّقَابِ وَيَا هَازِمَ الْاَخْزَابِ يَا مُفْتَحَ الْاَبْوَابِ يَا مُسَبِّبَ الْاَشْيَابِ سَبَبَ لَنَا سَبَبًا لَا نَسْتَطِيعُ لَهُ ظَلَمًا يَحَقُّ لَالِةَ الْاِلَهِ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدًا رَّسُولَ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَجْمَعِينَ۔

(مہج الدعوات ص ۴۵)

۳۳۔ پالنے والے تو محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی رحمت نازل فرما، اور اپنے اولیاء کو اپنا وعدہ پورا کر کے محترم قرار دے۔ اور ان کو اپنی نصرت دیکر ان کی امیدوں کو حاصل کر دے۔ اور ان کو ان لوگوں کے گزند سے محفوظ رکھ جو علیؑ الا علان تیری مخالفت کرتے ہیں اور تیری بغت نہ کرنے کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، اور تیری بخشش کا سہارا لیکر تیرے شمشیر قانون کی دھار کو کند کرتے ہیں اور تیری دی ہوئی طاقت کے سہارے تیرے لئے مکاری کا اقدام کرتے ہیں۔ اور تو نے اپنے علم و برداری سے ان کو آزادی دے رکھی ہے تاکہ انکی علیؑ الا علان گرفت کر سکے اور ان کو حالت غرور میں جڑ سے اکھاڑ پھینکے اسلئے کہ تو نے خود کہا ہے وہ اور تیرا قول حق ہے، یہاں تک کہ جب زمین نے (فصل کی چیزوں سے) اپنا بناؤ شکار کر لیا اور (دہر طرح) آراستہ ہوئی اور کھیت والوں نے سمجھ لیا کہ اب اس پر یقیناً قابو پائے گئے (جب چاہیں گے کاٹ لیں گے) یکایک ہمارا حکم (عذاب) دن یا رات کو آپہونچا تو ہم نے اس کھیت کو ایسا صاف کتا ہوا بنا دیا کہ گویا اس میں کل کچھ تھا ہی نہیں۔ جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کے واسطے ہم آیتوں کو یوں تفصیل وار بیان کرتے ہیں (نہیں۔ ۲۳) اور تو نے ہی فرمایا ہے: جب وہ لوگ ہم کو غصہ دلا دیتے ہیں تو ہم ان سے انتقام لیتے ہیں۔

(مہج الدعوات ص ۶۸)

۳۳۔ جو ہمارے مال سے ایک درہم (بطور) حرام کھائے اس پر خدا، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔
(کمال الدین ج ۲ ص ۵۲۲)

۳۵۔ ہم تمہارے اموال کو صرف اسلئے قبول کرتے ہیں تاکہ تم ظاہر ہو جاؤ۔

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴)

۳۶۔ اے انسانوں کے مالک، اے دشمنوں کے لشکروں کو شکست دینے والے۔ اے (رحمت کے) دروازوں کو کھولنے والے، اے اسباب کے مہیا کرنے والے ہمارے لئے ایسا ذریعہ پیدا کر جو جو کچھ چاہیں طاقت نہیں رکھتے، بخیر کلمہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وَاٰلِہٖ اٰجَمِیْنَ (مہج الدعوات ص ۴۵)

۳۷۔ یَا نُورَ الثَّوْرِ، یَا مُدَبِّرَ الْأُمُورِ، یَا بَاعِثَ مَنْ فِي الْقُبُورِ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ لِي وَلِشِيعَتِي مِنَ الصِّبْقِ فَرَجًا، وَمِنَ الْهَمِّ مَخْرَجًا، وَأَوْسِعْ لَنَا الْمَنَهِجَ، وَأَظْلِقْ لَنَا مِنْ عِنْدِكَ مَا يُفَرِّجُ، وَافْعَلْ بِنَاقَا أَنْتَ أَهْلُهُ، یَا كَرِيمُ، یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔
(الجنة الواقعة فصل ۲۶)

۳۸۔ فَإِنَّا يُحِيطُ عَلَمُنَا بِأَنْبَاءِكُمْ وَلَا يَغْرُبُ عَنَّا شَيْءٌ مِنْ أَخْبَارِكُمْ۔
(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۷۵)

۳۹۔ وَأَمَّا ظُهُورُ الْفَرَجِ فَإِنَّهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ۔

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴)

۴۰۔ ... فَمَا أَرْغَمَ أَنْفَ الشَّيْطَانِ بِشَيْءٍ مِثْلَ الصَّلَاةِ فَصَلَّاهَا وَأَرْغَمَ أَنْفَ الشَّيْطَانِ۔
(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۸۲)

۳۶۔ اے فروغ بخش نور، اے امور کے تدبیر کرنے والے، اے انسانوں کو قیام سے اٹھانے والے محمد و آل محمد پر اپنی رحمت نازل فرما، میرے اور میرے شیعوں کیلئے تنگی سے کشادگی عطا فرما، اور رنج و غم سے نجات دے، اور (راہ لطف کو) ہمارے لئے وسیع فرما اپنی طرف سے ہمارے لئے ایسی چیز بھیج جو باعث فرج ہو، ہمارے ساتھ وہ برتاؤ کر جس کا تو اہل ہے۔ اے کریم۔ اے ارحم الراحمین۔
"الجنة الواقعة فصل ۲۶"

۳۸۔ ہمارا علم تمہاری خبروں کے بارے میں محیط ہے، تمہاری کوئی خبر ہم سے چھپی نہیں ہے۔
"بحار ج ۵۳ ص ۱۷۵"

۳۹۔ رہا ظہور کا مسئلہ تو وہ اذن خدا سے متعلق ہے۔

"کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴"

۴۰۔ نماز سے زیادہ شیطان کی ناک رگڑنے والی کوئی چیز نہیں ہے لہذا نماز پڑھو اور شیطان کی ناک رگڑو!
"بحار ج ۵۳ ص ۱۸۲"

